Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-12 ● 106 :شمارہ ● 12 :جلد ● KOLKATA ● Sunday, 20th April 2025 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۶ھ ۲۱ رشوال ● بمطابق ۲۱ ● اتوار، ۲۰/ اپریل ۲۰۲۵ء ● کلکتہ

مدھیہ پردیش کے ساگر میں 'لو جہاد' کا الزام لگا کر ہوئی زبردست توڑ پھوڑ، دکانیں نذر آتش، پولیس فورس تعینات

بھوپال، 19/اپریل: مدھیہ پردیش واقع ساگر ضلع کے سنودھا علاقہ میں ہفتہ کے روز 2 طبقات میں تصادم نے تشدد والے حالات پیدا کر دیے۔ اکثریتی طبقہ نے 'لو جہاد' کا معاملہ بتا کر ہنگامہ شروع کیا، جس کے بعد علاقے میں خوف و دہشت پھیل گئی۔ کچھ مقامات پر توڑ پھوڑ اور آگ زنی کا واقعہ انجام دیا گیا، جس نے اکثریتی اور اقلیتی طبقہ کے درمیان تصادم والے حالات پیدا کر دیے۔ بتایا جاتا ہے کہ شورش پسندوں نے مقامی دکانوں میں توڑ پھوڑ کی اور کچھ مکانات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس توڑ پھوڑ اور آگ زنی کی خبر جب سنودھا تھانہ پولیس کو ملی، تو وہ فوراً جائے وقوع پر پہنچی۔ حالات کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس نے مشتعل بھیڑ کو سمجھانے کی کوشش کی، لیکن اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حالات بگڑتے دیکھ قریبی تھانوں سے پولیس فورس بلایا گیا۔ مشتعل لوگوں کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے بھی داغے گئے اور ہلکی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے شورش پسندوں کو کھدیڑا گیا۔ علاقے میں پولیس فورس کی تعیناتی کر دی گئی ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ گاؤں (باقی صفحہ 4 پر)

سنجولی مسجد کیس: وقف بورڈ نے عدالت میں داخل کیا جواب، 8 مئی سے قبل سنایا جائے گا حتمی فیصلہ!

19/اپریل: ہماچل پردیش واقع سنجولی میں موجود مسجد کو لے کر جاری تنازعہ پر عدالتی کارروائی اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ ہفتہ کے روز سنجولی مسجد میں مبینہ ناجائز تعمیرات کو لے کر میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ اس دوران وقف بورڈ کی جانب سے عدالت میں جواب داخل کیا گیا۔ ساتھ ہی بورڈ کی طرف سے 2 ذیلی منزلوں کے مالکانہ حقوق کے کاغذات عدالت میں پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا۔

اس معاملے میں عدالت نے آئندہ سماعت کے لیے 3 مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کمشنر نے عدالت میں کہا کہ وہ 8 مئی سے پہلے ہر حال میں اس معاملے پر فائنل آرڈر سنائیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو 3 مئی کے بعد روزانہ میونسپل کارپوریشن کمشنر کے دفتر میں اس معاملے پر سماعت ہوگی۔ ساتھ ہی کمشنر نے مسجد کمیٹی سے اوپر کی 2 منزلوں سے دیواریں جلد از جلد ہٹانے کے لیے کہا ہے۔

سنجولی مسجد کمیٹی کے چیف محمد لطیف نے اس معاملے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ہفتہ کے روز سماعت میں وقف بورڈ کی طرف سے جواب داخل کر دیا گیا ہے۔ 2 ذیلی منزلوں سے متعلق دستاویز پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی محمد لطیف (باقی صفحہ 4 پر)

شمال مشرقی دہلی میں عمارت گرنے سے 6 افراد ہلاک، 20 زخمی

نئی دہلی، 19 اپریل (یو این آئی) شمال مشرقی دہلی کے دیال پور تھانہ علاقے کے تحت مصطفیٰ آباد علاقے میں آج وایک چار منزلہ عمارت منہدم ہوگئی، جس میں چھ افراد ہلاک اور 20 دیگر زخمی ہو گئے۔ حکام نے بتایا کہ ملبے میں بہت سے لوگوں کے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ سینئر پولیس افسر سندیپ لامبا نے بتایا کہ علی الصبح تقریباً 3 بجے یہ حادثہ پیش آیا۔ بچاؤ اور راحت کا کام شروع کر دیا گیا ہے جس میں نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، دہلی فائر سروسز اور دہلی پولیس کی ٹیمیں شامل ہیں۔ یہ علاقہ شکتی وہار میں (باقی صفحہ 4 پر)

مندر سے متعلق متنازعہ بیان دے کر بری پھنسی اُروشی روتیلا

فلم اداکارہ اور متنازعہ بیانات کے لیے مشہور اُروشی روتیلا نے گزشتہ دنوں مندر سے متعلق کچھ ایسا بیان دیا جس پر سنتوں نے سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے اتراکھنڈ کے بدری ناتھ واقع ایک مندر کو اپنے نام سے منسوب کیا، جس نے سوشل (باقی صفحہ 4 پر)

میر تقی میر کی عصری معنویت: سہ روزہ قومی سمینار کا دوسرا دن بہت ہی پرجوش رہا

کولکاتا، 19/اپریل: مغربی بنگال اردو اکاڈمی کا سہ روزہ قومی سمینار ''میر تقی میر کی عصری معنویت'' کے دوسرا دن انتہائی پر جوش گزرا جب کل ملا کر 15 مقالے صبح و شام کے سیشن میں پڑھے گئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت پروفیسر شہاب الدین ثاقب (علی گڑھ) نے فرمائی اور انہوں نے پہلے اجلاس میں پڑھے گئے مقالات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقالہ نگاروں میں پروفیسر حامد علی خان (بہار یونیورسٹی مظفر پور)، پروفیسر حسن عباس (بنارس ہندو یونیورسٹی)، پروفیسر آفتاب احمد آفاقی (بنارس ہندو یونیورسٹی)، خورشید اکبر (پٹنہ)، ڈاکٹر اندیا شیکھر پروکائستھ (آئی ایل ایس آر، کولکاتا) ڈاکٹر سواتی گوہا (آئی ایل ایس آر، کولکاتا) ڈاکٹر عمر غزالی (ہگلی محسن کالج) ڈاکٹر عاصم شہواز شبلی (مولانا آزاد کالج) نے اپنے مقالے پڑھے اور اس سیشن کی خوبی یہ رہی کہ اس میں سہ لسانی پروگرام ہوئے جب اردو، بنگلہ اور انگریزی کے اسکالروں نے میر تقی میر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (باقی صفحہ 4 پر)

اسرائیل کی غزہ میں گھروں اور خیمہ بستیوں پر بمباری، 70 فلسطینی شہید

غزہ، 19 اپریل (یو این آئی) غزہ پر اسرائیلی فورسز کی وحشیانہ بمباری میں 24 گھنٹوں کے دوران کم از کم 70 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، اور مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ جاری ہے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق طبی ذرائع نے بتایا کہ جمعے کی صبح سے اب تک اسرائیلی فورسز نے متعدد گھروں، خیمہ بستیوں اور پناہ گزین کیمپوں کو نشانہ بنایا ہے۔ اقوام متحدہ کے ورلڈ فوڈ پروگرام نے فوری انتباہ جاری کیا ہے کہ غزہ کو اب خوراک کی ضرورت ہے، کیونکہ لاکھوں افراد کو بھوک کا خطرہ ہے۔ غزہ میں 'الجزیرہ' کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ اسرائیلی بمباری کی وجہ سے لوگ 'نفسیاتی طور پر ٹوٹ چکے' ہیں، اور امدادی سامان کی فراہمی پر اسرائیلی ناکہ بندی کی وجہ سے اپنے بچوں کو کھانا کھلانے سے قاصر ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ 18 ماہ قبل غزہ پر مسلط کردہ اسرائیل کی جنگ کے نتیجے میں کم (باقی صفحہ 4 پر)

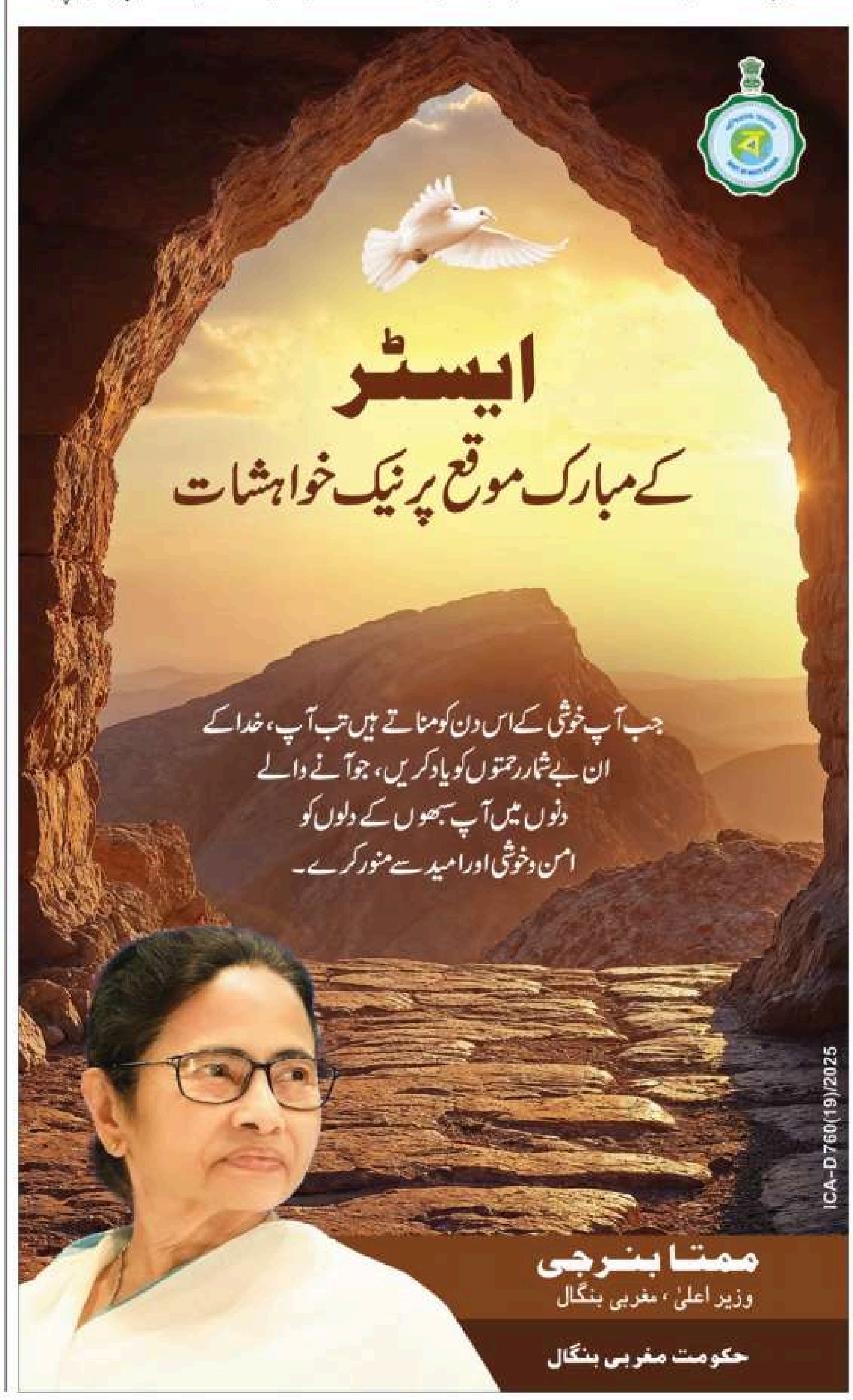

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
20/اپریل 2025

فجر	3 بج کر 50 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 13 منٹ
ظہر	11 بج کر 36 منٹ
عصر	4 بج کر 08 منٹ
مغرب	6 بج کر 03 منٹ
عشاء	7 بج کر 15 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

سندیش کھالی میں اقتدار و اپوزیشن پارٹی میں جھڑپ

کولکاتا:19اپریل (عوامی نیوز سروس) شمالی 24 پرگنہ ضلع کے جلیا کھلی، سندیش کھالی میں بی جے پی اور ترنمول کے حامیوں کے درمیان جھڑپوں کی وجہ سے کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ اس تصادم میں ترنمول اور بی جے پی کے کم از کم 10 کارکن زخمی ہوئے۔ ان میں سے آٹھ کی حالت ایسی تھی کہ انہیں اسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ ہنگامہ آرائی اور ہاتھاپائی کے بارے میں سندیش کھالی-2 بلاک ترنمول صدر دلیپ ملک نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی کے کچھ کارکن مقامی مسجد کے امام سے بات کر رہے تھے۔ اسی وقت ترنمول کے کچھ کارکن وہاں پہنچ گئے اور جب انہوں نے پوچھا کہ کیا بحث ہو رہی ہے تو بی جے پی کارکنوں نے اچانک ان پر حملہ کر دیا۔ جس میں ترنمول کے چھ کارکنان اور حامی شدید زخمی ہو گئے۔

دلیپ ملک نے بی جے پی کارکنوں پر فائرنگ کا بھی الزام لگایا۔ تاہم بی جے پی نے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ بی جے پی کے شمالی 24 پرگنہ ضلع بشیرہاٹ تنظیمی ضلعی صدر سکلیان ویدیا نے دعویٰ کیا کہ ترنمول نے وقف ترمیمی قانون کے خلاف جلیا کھلی میں احتجاجی مارچ کا اہتمام کیا تھا۔ ترنمول کے لوگوں نے بی جے پی کارکنوں اور حامیوں کو زبردستی اس جلوس میں لے جانے کی کوشش کی۔

جب بی جے پی کارکنوں نے جلوس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تو ترنمول کے لوگوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد دونوں فریقوں میں جھڑپ شروع ہو گئی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ترنمول کے کارکنوں اور حامیوں نے بغیر کسی اشتعال کے بی جے پی کارکنوں کی پٹائی کی۔ ہنگامہ آرائی کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ اس نے دونوں طرف سے آٹھ زخمیوں کو ہسپتال لے جانے کا انتظام کیا۔ بدامنی کے تناظر میں سندیش کھالی پولیس اسٹیشن کے اوسی بلیا گھوش نے کہا کہ اس واقعہ کے سلسلے میں دونوں طرف سے کل پانچ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ملزمان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

☆☆☆☆

آخرش دلیپ گھوش کی شادی پر شبھیندو ادھیکاری نے اپنے تاثرات دیئے

کولکاتا: 19 اپریل (عوامی نیوز سروس) سیاسی حلقوں میں ان کے ساتھ ذاتی مساوات کے چرچے ہیں۔ پارٹی کے سابق ریاستی صدر دلیپ گھوش اب شادی کے بندھن میں بندھ گئے ہیں۔ زندگی کا ایک نیا باب شروع ہوا ہے۔ بی جے پی کے رہنما، جنہوں نے سنگھ کے مبلغ کے طور پر طویل عرصے تک برہمی کا مشاہدہ کیا، کہا کہ اب جب کہ وہ مبلغ کے عہدے پر نہیں ہیں، وہ اپنی ماں کی ہدایت پر خاندانی زندگی میں واپس آ گئے ہیں۔ لیکن، ریاستی اپوزیشن لیڈر، شبھیندو ادھیکاری نے اپنے ساتھی کے لیے اتنے اچھے دن پر کیا کہا؟

بیدی کے مطابق دلیپ گھوش نے بی جے پی مورچہ لیڈر رنکو مجمدار سے گزشتہ جمعہ کو نیو ٹاؤن میں اپنے گھر پر ایک گھریلو تقریب میں شادی کی۔ سکوں کے ساتھ سندور کا عطیہ روایت کے مطابق کیا گیا۔ دلہن کا سر معمولی کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ پھر شادی کے بعد جوڑے نے میڈیا پر بھی اپنے ردعمل کا اظہار کیا۔ شادی کی صبح، ریاستی بی جے پی صدر اور مرکزی وزیر سکانتا مجمدار دلیپ گھوش، پون بنسل، لاکٹ چٹرجی، اور راہول سنہا کے ساتھ مبارکباد دینے گئے۔ پارٹی کی جانب سے انہوں نے دلیپ کو ان کی نئی زندگی کی مبارکباد دی۔ تحائف بھی دیے گئے ہیں۔ تاہم بنگال بی جے پی کے موجودہ فرنٹ لائن لیڈر شبھیندو ادھیکاری اس پارٹی میں نظر نہیں آئے۔ بعد میں جب میڈیا نے ان سے دلیپ گھوش کے بارے میں پوچھا تو ان کا ردعمل سامنے آیا۔

جواب میں شبھیندو نے کہا کہ میں ان کے ذاتی معاملات کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ مبارکباد کے بارے میں پوچھے جانے پر شبھیندو نے کہا، ''مبارکباد پارٹی کی طرف سے بھیجی گئی تھی، میں پارٹی سے باہر نہیں ہوں!''

بالورگھاٹ میں ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے سامنے سکانتو کی ہنگامہ آرائی
بی جے پی نے جلوس کو روکنے کے لئے پولس پر لاٹھی چارج کا الزام لگایا

بالورگھاٹ،19/اپریل: مرشدآباد میں وقف کی بدامنی کا مرکز اب بالورگھاٹ بن گیا ہے۔ سنیچر کی دوپہر ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے سامنے بی جے پی کے جلوس کو لیکر افراتفری مچ گئی۔ ضلع کے بہت سے بی جے پی کارکنان اور حامی بالورگھاٹ بی جے پی ایم پی، مرکزی وزیر اور ریاستی بی جے پی صدر سکانتا مجمدار کی قیادت میں جلوس میں شامل ہوئے۔ جیسے ہی وہ ضلع مجسٹریٹ کے دفتر پہنچے، پولس نے انہیں 'ہائی سکیورٹی زون' قرار دیتے ہوئے روک دیا۔ اس دفتر کو چاروں طرف سے بیریکیڈز بنا کر گھیر لیا گیا تھا۔ لیکن بی جے پی کارکنوں نے رکاوٹیں توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ پولس نے انہیں روکا تو عملی طور پر لڑائی چھڑ گئی۔ ایک ہی لمحے میں صورتحال انتہائی کشیدہ ہو گئی۔ پولس پر لاٹھی چارج کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ بالورگھاٹ ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں کافی عرصے سے اس کو لے کر گرما گرمی ہے۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ سکانت مجمدار نے ریاست میں 26,000 تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی بے روزگاری اور مرشدآباد میں وقف بدامنی جیسے واقعات کے خلاف احتجاج کے لیے سنیچر کو بالورگھاٹ شہر میں ایک جلوس نکالنے کی کال دی تھی۔ ان کا سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر کا گھیراؤ کرنے کا منصوبہ تھا۔ یہ دفتر ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے احاطے میں واقع ہے۔ بی جے پی کے اس پروگرام کے اردگرد سکیورٹی کے انتظامات پہلے سے سخت سکیورٹی والے علاقے میں کئے گئے تھے۔ یہ بانس کی رکاوٹوں سے گھرا ہوا ہے۔ آج تقریباً 2 بجے بی جے پی کا جلوس بالورگھاٹ کے مدر ٹریسا چوراہے سے نکلا۔ ضلع بی جے پی جنرل سکریٹری بپی سرکار اور ضلع صدر سوروپ چودھری نے سکانتا مجمدار کی قیادت میں جلوس میں حصہ لیا۔ پولس نے جلوس کو روک دیا کیونکہ یہ پورے شہر کا سفر کرتا ہوا ضلع مجسٹریٹ کے دفتر پہنچا۔ مبینہ طور پر، کچھ بی جے پی کارکنوں نے بانس کی رکاوٹوں کو توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ پولس نے انہیں روکنے کے لیے عارضی طور پر ہلکے لاٹھی چارج کا سہارا لیا جس کے بعد صورتحال گرم ہو گئی۔ بی جے پی قائدین بشمول سکانتا مجمدار آگے آئے اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے دفتر کا گھیراؤ کرنے کے لئے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ پولس کی رکاوٹ پر دونوں فریقین میں ہاتھاپائی ہو گئی۔ اس کے بعد پولس نے مبینہ طور پر زبردست لاٹھی چارج کیا۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ بی جے پی کے کئی حامی زخمی ہوئے ہیں۔ اس بارے میں سکانتا مجمدار نے دعویٰ کیا، "ہم ایک پرامن جلوس نکال رہے تھے۔ ہمارا پروگرام نوکریوں سے محرومی اور مرشدآباد میں وقف کی بدامنی کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔ لیکن پولس نے ہمارے جلوس کو روک کر بدامنی پیدا کی۔ تاہم ہم سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو میمورنڈم سونپیں گے۔

☆☆☆☆

ایس ایس سی گھوٹالہ: سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد مغربی بنگال میں اساتذہ کی تنخواہوں پر غیر یقینی

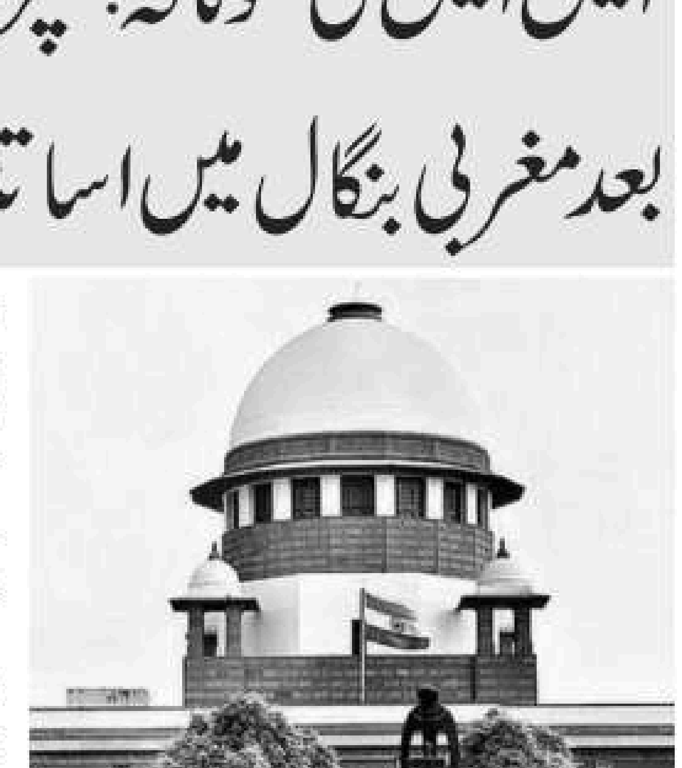

کولکاتا: 19 اپریل (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں ایس ایس سی (اسکول سروس کمیشن) کے ذریعے کی گئی بھرتیوں کے معاملے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ایک نیا تنازعہ جنم لے چکا ہے۔ 2016 کے ایس ایس سی تقرری گھوٹالے کے دوران 25,752 اساتذہ اور تعلیمی ملازمین کی تقرریاں منسوخ کر دی گئی تھیں، جس کے بعد ان ملازمین کو ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔

تاہم، 3 اپریل 2025 کو سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ وہ اساتذہ جو 'نااہل' یا 'بدعنوان' نہیں ہیں، انہیں اپنے اسکولوں میں کام جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔ 2016 میں ایس ایس سی کی بھرتیوں میں بے ضابطگیاں سامنے آئی تھیں، جس کے بعد عدالت نے ان تمام بھرتیوں کو منسوخ کر دیا تھا۔ لیکن ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی کہ جن اساتذہ پر کوئی الزام نہیں ہے یا جو بدعنوان نہیں ہیں، انہیں تعلیم کے شعبے میں کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ عدالت نے اس درخواست کو تسلیم کیا اور ان اساتذہ کو اسکولوں میں ڈیوٹی دینے کی اجازت دے دی۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ایک نیا سوال سامنے آیا ہے کہ ان اساتذہ کو تنخواہ کب اور کیسے ملے گی۔ مغربی بنگال میں تعلیمی اداروں کے سربراہان کا کہنا ہے کہ چونکہ ہر مہینے کی 25 تاریخ تک تنخواہوں کی کارروائی مکمل ہو جاتی ہے اور اب صرف چند دن باقی ہیں، اس لیے اگر جلد فیصلہ نہیں کیا گیا تو اس ماہ کی تنخواہیں روکنے کی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔

تاہم ابھی تک اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی واضح ہدایات یا فہرست نہیں آئی جس میں یہ بتایا جائے کہ کون سے اساتذہ کو تنخواہ دی جائے گی اور کون سے اساتذہ کو چھوڑا جائے گا۔ مغربی بنگال پرنسپل ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری کرشنانشو مشرا نے اس حوالے سے کہا، "سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد یہ واضح ہے کہ کس کو تنخواہ ملنی چاہیے، لیکن جب تک حکومت کی طرف سے کسی فہرست یا ہدایت کا اجرا نہیں ہوتا، اسکول کے سربراہان کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتے۔"

ذرائع سے یہ اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں کہ ایس ایس سی نے نااہل اساتذہ کی فہرست محکمہ تعلیم کو بھیج دی ہے۔ اس فہرست کی توقع ہے کہ آئندہ ہفتے کے آغاز میں جاری کی جائے گی۔ اس کے بعد ضلع اسکول انسپکٹرز کو یہ فہرست فراہم کی جائے گی تاکہ وہ اسکولوں تک پہنچا سکیں۔ یہ امید کی جا رہی ہے کہ آئندہ جمعرات تک یہ فہرست اور تنخواہ سے متعلق ہدایات اسکولوں میں پہنچ جائیں گی۔ سپریم کورٹ کے فیصلے میں واضح کیا گیا ہے کہ گروپ C اور گروپ D کے ملازمین کے لیے کوئی نیا حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔

صرف اساتذہ جو نویں سے بارہویں جماعت تک تدریس کرتے ہیں اور جو کسی بدعنوانی یا غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں ہیں، انہیں ہی اسکولوں میں کام جاری رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ باقی تمام ملازمین کے لیے پرانا حکم ہی نافذ رہے گا۔ اساتذہ کی جانب سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ انہیں حکومت کے فیصلے کا انتظار ہے۔ ایک جانب جہاں کچھ اساتذہ اپنی ملازمتوں میں بحالی کی امید رکھتے ہیں، وہیں دوسری جانب ان کی تنخواہوں کے بارے میں عدم وضاحت انہیں پریشان کن حالات میں ڈال رہی ہے۔ اساتذہ کا کہنا ہے کہ جب تک مکمل فہرست اور حکومتی ہدایات نہ آئیں، اس وقت تک اسکولوں کے سربراہان کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگا کہ کس اساتذہ کو تنخواہ دی جائے گی اور کس کو نہیں۔

اس فیصلے کے بعد مغربی بنگال میں تعلیم کے شعبے میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ جلد سے جلد اس مسئلے کا حل نکالے اور اساتذہ کے بارے میں واضح ہدایات جاری کرے تاکہ تعلیمی اداروں میں کسی قسم کی انتظامی مشکلات کا سامنا نہ ہو اور اساتذہ کو ان کا حق مل سکے۔

گاردن ریچ فلائی اوور پر ہولناک سڑک حادثہ، ایک نوجوان ہلاک، پانچ زخمی

کولکاتا: 19 اپریل (عوامی نیوز سروس) گزرے روز رات تقریباً 10:10 بجے گاردن ریچ فلائی اوور پر پیش آئے ایک المناک سڑک حادثے میں ایک 17 سالہ نوجوان، شبھم داس، جاں بحق ہو گیا، جبکہ دیگر پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک سیاہ رنگ کی ہونڈا سٹی کار (رجسٹریشن نمبر WB06B 7889) تیز رفتاری اور لاپروائی سے چلائی جا رہی تھی۔

پولیس کے مطابق کار میں سوار چھ نوجوانوں کی شناخت درج ذیل کے طور پر کی گئی ہے:

1. شبھم داس (17 سال)، والد مدن داس، سکونت C/236، رائے پارہ روڈ، پہاڑپور، تھانہ گاردن ریچ۔
2. روہت اگروال (19 سال)، والد ستیہ نارائن اگروال، سکونت 229، رائے پارہ روڈ
3. ریو سرکار (21 سال)، والد سومن سرکار، سکونت B/288، رائے پارہ روڈ
4. جے داس (19 سال)، والد گوپال داس، سکونت 246، رائے پارہ روڈ
5. سیان داس (17 سال)، والد شمبھو داس، سکونت 52، ہلدار پارہ، پہاڑپور
6. سوریا پردھان (16 سال)، والد ملے پردھان، سکونت 235، پہاڑپور روڈ

حادثے کے وقت گاڑی روہت اگروال چلا رہا تھا جو کہ مبینہ طور پر تیز رفتاری اور غفلت سے گاڑی چلا رہا تھا۔ فلائی اوور کے وسط میں پہنچنے پر وہ گاڑی پر قابو نہ رکھ سکا جس کے نتیجے میں گاڑی کنکریٹ کی حفاظتی دیوار سے ٹکرا کر الٹ گئی۔

حادثے کے بعد تمام زخمیوں کو فوری طور پر ایک دوسرے کی مدد سے اسپتال لے جایا گیا جہاں شبھم داس کو ایس ایس کے ایم اسپتال میں مردہ قرار دے دیا گیا۔ جبکہ دیگر پانچ نوجوانوں کا علاج کیا گیا اور بعد میں انہیں اسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ ساتھ ہی حادثے کی شکار گاڑی بری طرح تباہ ہو گئی ہے اور اسے پولیس اسٹیشن میں ضبط کر لیا گیا ہے۔ تمام زخمیوں کے اہل خانہ اسپتال پہنچے۔

اسپتال سے میڈیکل رپورٹ حاصل کرنے کے بعد ایک غیر فوجداری مقدمہ درج کیا گیا اور پھر ایک مخصوص کیس نمبر 54، مورخہ 19.04.25، دفعات 281/106(1)/125(a)/324(4)/125(b) بی این ایس کے تحت گاردن ریچ تھانے میں درج کیا گیا۔ گاڑی کے ڈرائیور روہت اگروال کو اس معاملے میں حراست میں لے لیا گیا ہے اور آج اسے چیف جوڈیشیل مجسٹریٹ، علی پور کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ پولیس اس حادثے کی مکمل تفتیش کر رہی ہے۔

☆☆☆

میں دلیپ دا کو شادی کی مبارکباد دیتی ہوں، اور اتنا ضرور کہونگی کہ دی دی ہر جگہ ہیں: رچنا بنرجی

ہگلی: 19 اپریل (محمد شبیب عالم) رچنا بنرجی اپنے پارلیمانی حلقے میں ہیلتھ کیمپ کا انعقاد کر رہی ہیں ان لوگوں کا ہاتھ دیں گی جن کے پاس نہیں ہے۔ وہیں دلیپ گھوش کو شادی کی مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیدی ہر جگہ موجود ہیں۔ ہگلی کی رکن اسمبلی رچنا بنرجی نے کامیابی کے بعد کہی تھیں کہ وہ اپنے حلقے میں صحت کے نظام کو بہتر بنائیں گیں۔ قبل ازیں وہ ضلع سمیت مختلف دیہی اسپتالوں کا دورہ کر چکی ہیں اور انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کے بارے میں بات کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے ہیلتھ چیک اپ کیمپ شروع کر دیا ہے۔ آج دھنیا کھالی میں آنکھوں کا چیک اپ کیمپ لگایا گیا۔ وہیں انہوں نے گاؤں والوں کے لئے آنکھوں کے چیک اپ اور موتیابند کی سرجری کے لئے ضروری انتظامات کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اپنے ایم پی حلقہ کے بھی سات اسمبلی حلقوں میں مصنوعی ہاتھ فراہم کرنے کا انتظام کریں گی۔ یعنی جن کے ہاتھ کسی وجہ سے کٹ گیا ہے وہ معذور ہیں انہیں مصنوعی ہاتھ فراہم کی جائےگی۔

آج انہوں نے صحافیوں کیسوال پر دلیپ گھوش کو سالگرہ اور شادی کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کے "میں نے انہیں مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ وہ خوش اور سلامت رہیں۔ میں دلیپ دا کو بھی سالگرہ کی بھی مبارکباد دیتا ہوں۔'' اس دوران انہوں نے آگے بیان دیتے ہوئے کہا کہ دلیپ گھوش کی محبت کی کہانی ایکو پارک سے شروع ہوئی۔ ایکو پارک سب کیلئے ہے۔ کیونکہ دیدی نے اسے بنایا ہے آج ہر کوئی وہاں جا کر مل سکتا ہے، بیٹھ سکتا ہے، کھا سکتا ہے اور مزے کر سکتا ہے۔ محبت کا میلہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ کہنے کا مطلب ہے کہ ہماری دیدی ممتا بنرجی ہر جگہ ہیں۔ انکی خدمات کو کوئی فراموش نہیں کر سکتا۔ انہوں نے اور کہا کہ دیبانکشو بھٹاچاریہ جو ابھی تک سنگل ہیں انکے حوالے سے کہا کہ ''کہیں کوئی ہے جو صحیح وقت آنے پر آئے گی۔'' واضح ہو کہ رچنا بنرجی ہگلی لوک سبھا سے پہلی دفعہ ترنمول کانگریس کی ٹکٹ پر بی جے پی کی لاکٹ چٹرجی کو شکست دیکر کامیابی حاصل کی ہیں لوگوں نے انہیں دونوں ہاتھوں سے ووٹ دیکر کامیاب بنایا ہے کہ مگر آج بیشتر لوگوں کا کہنا ہے کہ رچنا بنرجی بہت کم اپنے حلقے میں دکھائی دیتی ہیں اگر دکھتی بھی ہیں تو مخصوص حلقوں میں بیشتر لوگ ان سے مل نہیں پاتے، اپنی باتیں، اپنی شکایتیں، اپنی مشکلیں انکے سامنے پیش نہیں کر پاتے ہیں اس لئے کہ لوک سبھا انتخاب کے اتنے دن گزر جانے کے بعد بھی ابھی تک یہ پتہ نہیں چل پایا کہ وہ اپنے حلقے میں کس جگہ کس دن کس وقت لوگوں سے ملتی ہیں انکے مسائل سنتی ہیں۔ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے وہ ہوا کی طرح آتی ہیں اور آندھی کی طرح غائب ہو جاتی ہیں۔ آخر ہم اپنی باتیں اپنے مسائل کس کے سامنے رکھیں؟

معروف ہارٹ کے ڈاکٹر محمد آر سعید کا ہیلتھ اسکین کیئر میں استقبال

(ساجد پرویز) ملک کے معروف کارڈیو ڈاکٹر، ڈاکٹر محمد آر سعید کا ہیلتھ کیئر اسکین ڈائیگنوسٹکس میں ڈاکٹر حبیب الرحمن نے پرتپاک استقبال کیا۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر محمد آر سعید اپولو چنئی میں کارڈیو کے معروف ڈاکٹر ہیں اور وہ کلکتہ کے نونا پوکھر کے پاس واقع ہیلتھ اسکین کیئر ڈائیگو ڈیگنوسٹیکس میں خصوصی طور سے بیٹھتے ہیں لوگوں کو علاج کرنے کیلئے جو مریض اپولو چنئی میں ہارٹ کا آپریشن کرانا چاہتے ہیں تو ان کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ وہ ہیلتھ کیئر اسکین میں آکر ڈاکٹر حبیب الرحمن سے ملاقات کریں تاکہ وہ ڈاکٹر محمد آر سعید سے وقت لے سکیں۔ ڈاکٹر محمد آر سعید پہلے مریض کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور چیک اپ کے بعد انہیں اپولو چنئی اسپتال میں داخلہ کیلئے وقت دیتے ہیں۔ جہاں محمد آر سعید اور ان کی ٹیم کی نگرانی میں ان کو ہر طرح سے آسانیاں فراہم کی جاتی ہیں۔ اپولو چنئی اسپتال کے قریب ہوٹل میں ٹھہرنا علاج اور آپریشن کے سلسلے میں مکمل جانکاری اور مدد ڈاکٹر محمد آر سعید خود کرتے ہیں۔ اور اس طرح لگتا ہے کہ ہم چنئی میں نہیں بلکہ اپنے شہر کلکتہ میں ہیں۔

سرکاری املاک اور عوام کو نقصان پہنچائے بغیر احتجاج کریں، پیر صاحب

ہماری تحریک اور جدوجہد پرامن ہونی چاہیے۔ فرفرہ شریف کے سربراہ پیر شیخ مشکلت صدیقی نے کہا کہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ سرکاری املاک یا عام لوگوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ انہوں نے ایک میٹنگ میں کہا کہ نئے وقف بل کو واپس لینا ہوگا۔ یہ آئین کے خلاف ہے۔ مرکزی حکومت عوام کے بنیادی حقوق چھین رہی ہے۔ ناانصافی ایک دن تباہ ہو جائے گی، انہوں نے راہ راست کو سمجھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے مزید دعا کرنے کیلئے بھی کہا۔ پیر صاحب نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسائل کا واحد حل نماز ہے جو سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ وقف جائیداد مسلمانوں اور ان کے آباؤ اجداد کی ہے۔ سوسائٹی اس پراپرٹی سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ حکومت ان کی خداداد جائیدادیں چھین کر ناانصافی کر رہی ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے کا احترام کیا۔ (نورالاسلام خان)

رانی گنج 19 اپریل: رانی گنج بورو 2 آسنسول میونسپل کارپوریشن کے تحت وارڈ نمبر 88 حسین نگر میں ایک ڈرین کی جاری تعمیر کا معائنہ کرتے ہوئے بورو چیئرمین مزمل حسین شہزادہ۔

ادارہ ثنا افکار نوجوان کے زیر اہتمام آئندہ بروز اتوار مورخہ 20/اپریل بروقت 3/بجے دوپہر سے 8 بجے رات تک مولا علی یوا کیندر ہال مولا علی مزار کے نزدیک ایک عظیم الشان قومی یکجہتی کی تقریب اور کل ہند اردو-ہندی کوی سمیلن و مشاعرہ ہونے جا رہا ہے جس میں ملک گیر شہرت یافتہ شاعر سہارنپور سے شہزادہ کلیم، وکاش بوکھل، گل صبا، اپراجیتا (بنگال)، ارشاد آرزو، خواجہ احمد حسین مومن، بنگلہ شاعر جیانتا داس شرکت کریں گے۔ بحیثیت مہمان ایودھیا سے بھاجپا امیدوار کو شکست دینے والے ممبر پارلیمنٹ اودیش پرشاد، کرن موئے نندا سابق ایم پی، ندیم الحق ایم پی، طاہر خان ممبر اسمبلی سلطان پور یوپی و دیگر مقامی مہمانان بھی شرکت کریں گے داخلہ فری ہے آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔ طاہر خان ممبر اسمبلی سلطان پور یوپی کو سیالدہ اسٹیشن پر حبیب الرحمن خان (مغربی بنگال سماج وادی پارٹی کے جنرل سکریٹری) پھولوں کا ہار پہنا کر مغربی بنگال کی سرزمین پر ان کا استقبال کیا۔ ان کے علاوہ سماجوادی پارٹی سے منسلک توقیر خان، جاوید خان، مجید خان، زاہد خان، قاسم خان اور آفران خان نے بھی اس موقع پر موجود رہے۔

سڑک پر کھیلتی بچی کار کی زد میں آکر ہلاک

ندیا،19/اپریل: دوپہر کا سورج غروب ہوتے ہی دو بچے گھر کے سامنے کھیلنے لگے۔ کھیلتے کھیلتے ان میں سے ایک گلی میں بھاگتا ہے اور اسی لمحہ ایک المناک حادثہ پیش آ گیا۔ ایک تیز رفتار فور وہیلر نے اسے ٹکر ماری اور بھاگ گئی۔ حادثے میں دو سالہ بچی کی موت ہو گئی۔ یہ واقعہ سنیچر کی دوپہر ندیا کے ہنس کھالی کے گنیوتا علاقے میں پیش آیا ہے۔ اس واقعہ سے علاقے میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ پولس اور مقامی ذرائع کے مطابق جاں بحق ہونے والے بچی کا نام ارمی بسواس ہے۔ غزنا گرام پنچایت کے گنیوتا علاقے میں ان کے گھر کے قریب سڑک ہے جن پر گاڑیوں دوڑتی رہتی ہیں۔ آج سنیچر کی دوپہر ارمی اپنے گھر کے سامنے پڑوس کے گھر کے چھ سالہ بچے کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ وہ دونوں کھیلتے کھیلتے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ ارمی بھاگتی ہوئی سڑک پر آئی جہاں کاریں چل رہی تھیں۔ اسی وقت ایک تیز رفتار چار پہیوں والی کار وہاں پہنچی۔ اس نے بچی کو زبردست ٹکر ماری جس کی وجہ سے وہ بچی دور جا گری۔ وہ بچی خون میں لت پت ہو کر زمین پر گری تھی۔ لواحقین اور پڑوسیوں نے اس بچی کو اٹھا کر فوری طور پر مقامی اسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ جب بچے کھیل رہے تھے تو گھر کے باقی لوگ کیوں موجود نہیں تھے؟ یہ سوال اٹھنا شروع ہو گیا ہے۔ اس سڑک پر کاریں تیزی سے چل رہی ہیں۔ اس سڑک پر ٹریفک پولس کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ حادثہ ڈرائیور کی لاپرواہی کے باعث پیش آیا ہے۔ لواحقین کا مطالبہ ہے کہ پولس فوری طور پر مناسب کارروائی کرے۔ واقعہ سے اہل خانہ پر غم کی لہر دوڑ گئی۔ پولس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کے ذریعہ قاتل گاڑی اور ڈرائیور کی تلاش شروع کر دی ہے۔

بریگیڈ ریلی: لال بازار میں شہر کو ٹریفک جام سے پاک رکھنے کیلئے 900 پولس اہلکار تعینات

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) بائیں بازو کی بریگیڈ ریلی ہے۔ تاہم عوام کو بڑی حد تک راحت ملی ہے کیونکہ بریگیڈ ریلی اتوار کو ہے۔ تاہم خیال کیا جارہا ہے کہ ٹریفک پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اتوار کو بھی لال بازار شہر کو چلانے میں مصروف ہے۔ بائیں بازو کی اس ریلی کے لیے لالبازار پہلے سے ہی چوکس ہے۔ اتوار کو تقریباً 900 پولس تعینات کی جائے گی۔ لال بازار ذرائع کے مطابق اس ریلی کے لیے سیالدہ اور ہوڑہ اسٹیشن، پارک سرکس میدان، خضر پور چوراہے، وکٹوریہ ہاؤس، ایکسائیڈ چوراہے سمیت آٹھ مقامات پر جمع ہونے کے بعد بائیں بازو کے کارکن بریگیڈ کی طرف مارچ کریں گے۔ نتیجتاً، اتوار کا دن ہونے کے باوجود، یہ ریلی شہر بھر میں بڑے پیمانے پر ٹریفک جام کا سبب بن سکتی ہے۔ اس کے لیے ان تمام علاقوں میں کولکاتا پولس کے سینئر ٹریفک افسران کو تعینات کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے مختلف علاقوں سے کئی چھوٹے جلوسوں کی آمد متوقع ہے۔ اور اسی لیے پولس کا اندازہ ہے کہ ان تمام چھوٹے بڑے جلوسوں کی وجہ سے شہر کے مختلف علاقوں میں ٹریفک میں وقفے وقفے سے خلل پڑ سکتا ہے۔ اس کے لیے، دیگر پولس افسران کل گراؤنڈ میں موجود رہیں گے، ساتھ ہی لالبازار ٹریفک ڈپارٹمنٹ کے اعلیٰ افسران بھی موجود رہیں گے۔ نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر کولکاتا پولس کے ٹریفک کے انچارج ایک افسر نے کہا کہ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ بریگیڈ کی ریلی نکالی گئی ہو۔ ہم صورتحال کی بنیاد پر کارروائی کریں گے۔ ہم تیار ہیں۔ کولکاتا پولس ذرائع کے مطابق بائیں بازو کے حامی بنیادی طور پر ہوڑہ اسٹیشن، بریبورن روڈ، رابندر سرانی، بینٹنک اسٹریٹ اور دھرمتلہ کے راستے بریگیڈ جائیں گے۔ اس کے علاوہ ریلی میں آنے والے پارٹی کارکن سیالدہ سے اے جے سی بوس روڈ، ایس این بنرجی روڈ، دھرمتلہ ہوتے ہوئے بریگیڈ جائیں گے۔ اور اس سے چترنجن ایونیو، آشوتوش مکھرجی روڈ، ریڈ روڈ، پارک اسٹریٹ، جواہر لال نہرو روڈ، اے جے سی بوس روڈ، سی آئی ٹی جیسی اہم سڑکوں پر ٹریفک متاثر ہوسکتا ہے۔ نتیجتاً کولکاتا پولس پریشان ہے کہ مستقبل میں شہر کو ٹریفک جام سے کیسے پاک رکھا جائے۔

☆

شہر میں لگاتار جلسے، جلوس اور احتجاجی مظاہرے کے سبب سی پی کی میٹنگ سے پولس افسران کو سخت پیغام

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) نئے وقف قانون کی مخالفت میں شہر بھر میں جلسے، جلوس، احتجاج اور مظاہرے ہو رہے ہیں۔ نہ صرف وقف فاؤنڈیشن، بلکہ ملازمت کے متلاشی بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ کولکاتا شہر کے قلب میں حالیہ دنوں میں زیادہ سے زیادہ مظاہرے، جلسے اور جلوس ہو رہے ہیں۔ اب کولکاتا کے پولس کمشنر منوج ورما نے اس سلسلے میں پولس افسران کو سخت پیغام دیا ہے۔ کولکاتا پولس ذرائع کے مطابق کولکاتا پولس کمشنر نے پولس افسران کو ہدایت دی ہے کہ اگر شہر میں کسی قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا سڑکیں بلاک ہوتی ہیں تو ڈیوٹی پر زیادہ چوکس رہیں۔ ذرائع کے مطابق کچھ دن پہلے توڑ پھوڑ کے واقعہ سے سیکھتے ہوئے سی پی نے ہدایت دی ہے کہ کسی بھی جلسے، جلوس میں کتنے لوگ آرہے ہیں یا قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اس کی پیشگی اطلاع رکھیں۔ وہ کیا سوچ رہے ہیں؟ منوج ورما نے کولکاتا پولس کے اہلکاروں کو ہر چیز کے لیے مزید تیار رہنے کی ہدایت کی۔ تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ بھانگڑ میں حال ہی میں پولس کے کردار سے مطمئن ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ بات کولکاتا پولس کی کرائم میٹنگ میں کہی۔ غور طلب ہے کہ جنوبی 24 پرگنہ کے بھانگڑ میں نئے وقف ایکٹ کے خلاف احتجاج جاری تھا۔ اس واقعے میں مظاہرین نے پولس پر حملہ کرنے کا الزام لگایا تھا۔ یہی نہیں بلکہ مظاہرین پر پولس کی گاڑیوں کو نذر آتش کرنے اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کا بھی الزام تھا۔ اس واقعے میں متعدد افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔

کارپوریشن کے ڈمپنگ گراؤنڈ میں

ڈکیتی کی کوشش، گارڈ زیر علاج

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے ڈمپنگ گراؤنڈ میں ڈکیتی کی جرات مندانہ کوشش! جمعہ کی رات دیر گئے، 20-25 مجرموں کے ایک گروپ نے گیراج پر حملہ کر دیا۔ پرانے اسکریپ اور پرزوں کو لوٹنے کی کوشش کو روکنے کی کوشش کے دوران سیکورٹی گارڈ انادی ترپاٹھی کو تیز دھار ہتھیار سے وار کر کے زخمی کر دیا گیا۔ شدید زخمی حالت میں اسپتال میں زیر علاج ہے۔ واضح ہو کہ کولکاتا کا دھاپا ڈمپنگ گراؤنڈ صرف نام سنتے ہی ذہن میں کروڑوں روپے کے فضلے کی پروسیسنگ کی تصاویر آتی ہیں۔ اس گیراج میں ردی سے لے کر کار کے پرانے پرزوں تک ہر چیز کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ صرف نیلامی کے بازار میں ہی نہیں بلکہ ایک عرصے سے ان تمام پرزوں کی بلیک مارکیٹ ہے۔ شرپسندوں کے ایک گروپ نے جمعہ کی رات اس گودام پر حملہ کیا۔ میونسپل کارپوریشن کے ذرائع کے مطابق تقریباً 20 سے 25 لوگوں کے ایک گروپ نے 1 بجکر 30 بجے کے قریب اچانک گیراج پر حملہ کر دیا۔ ان کا نشانہ پرانی دھات اور پرزے تھے۔ گن مین انادی ترپاٹھی، جو جائے وقوعہ پر سیکورٹی کے انچارج تھے، جب اسے احساس ہوا کہ کیا ہو رہا ہے، چیخنا شروع کر دیا۔ دیگر سیکورٹی گارڈز فوری طور پر وہاں پہنچے، لیکن شرپسندوں نے ان کے موقع سے پہلے ہی انادی پر چھلانگ لگا دی۔ اس پر تیز دھار ہتھیار سے وحشیانہ حملہ کیا گیا۔ اسے خون آلود حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی میونسپل کارپوریشن کے انچارج سب اسسٹنٹ انجینئر اور دیگر افسران موقع پر پہنچ گئے۔ بعد میں شرپسندوں کے خلاف پرگتی میدان پولس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی گئی۔ پولس نے پہلے ہی تفتیش شروع کر دی ہے۔ تاہم ابھی تک کسی کی گرفتاری کی کوئی خبر نہیں ہے۔ گیراج کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔ گیراج کے کارکنوں کا ابتدائی قیاس یہ ہے کہ اس واقعے میں آس پاس کے علاقے کے جرائم پیشہ افراد ملوث ہیں۔ کیونکہ اگر وہ باہر کا آدمی ہوتا تو اتنے مجرموں کے گیراج میں گھسنے کی ہمت نہ ہوتی۔ اس واقعہ کے بعد میونسپل کارپوریشن گیراج پر سیکورٹی گارڈز کی تعداد بڑھانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ دوسری جانب پولس نے بتایا ہے کہ ملزمان کی تلاش کے لیے چھاپے اور پوچھ تاچھ جاری ہے۔

سوربھ گنگولی نے ملازمت سے محروم اساتذہ کی دعوت ٹھکرائی

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں ڈبلیو بی ایس ایس سی بھرتی گھوٹالہ پر سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ملازمت سے ہاتھ دھونے والے اساتذہ کے ایک گروپ نے جمعرات کو سوربھ گنگولی کے گھر کا دورہ کیا۔ اس دوران اساتذہ کے اس گروپ نے گنگولی کو مغربی بنگال اسٹیٹ سیکریٹریٹ تک مارچ کرنے کی دعوت دی۔ تاہم میڈیا کی ایک رپورٹ کے حوالے سے بتایا گیا کہ ہندستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان نے ان کی دعوت کو ٹھکرا دیا ہے۔ ٹیچر 21 اپریل کو مارچ کی دعوت دینے کے لیے کولکاتا میں گنگولی کی رہائش گاہ پر گئے تھے، لیکن اطلاعات کے مطابق، گنگولی نے جواب دیا کہ برائے مہربانی مجھے سیاست میں شامل نہ کریں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ طلباء کو تکلیف نہ ہو، سپریم کورٹ نے حال ہی میں کہا کہ مغربی بنگال کے اساتذہ، جن کی تقرری اس ماہ کے شروع میں بھرتی میں بے ضابطگیوں کی وجہ سے منسوخ کر دی گئی تھی، نئے انتخاب کے عمل کے مکمل ہونے تک تدریس جاری رکھ سکتے ہیں۔ تاہم، یہ ریلیف صرف 'اہل' اساتذہ کے لیے ہے۔ جن کا نام 2016 کی تقرریوں کی تحقیقات کے دوران کسی بے ضابطگی سے منسلک نہیں تھا۔ نیز یہ ریلیف کلاس 9، 10، 11 اور 12 کے اساتذہ کے لیے بھی ہے۔ تاہم سپریم کورٹ نے بنگال اسکول سروس کمیشن (SSC) کے لیے ایک آخری تاریخ مقرر کی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ نے کہا کہ ایس ایس سی کو نئی بھرتی کے عمل کے لیے 31 مئی تک اشتہار جاری کرنا ہے اور انتخاب کا عمل 31 دسمبر تک مکمل کرنا ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ریاستی حکومت اور کمیشن 31 مئی کو یا اس سے پہلے ایک حلف نامہ داخل کریں، اشتہار اور شیڈول کی ایک کاپی منسلک کریں، تاکہ بھرتی کا عمل 31 دسمبر تک مکمل ہوسکے۔ اگر ہدایت کے مطابق اشتہار شائع نہیں کیا گیا تو جرمانے سمیت مناسب احکامات پاس کیے جائیں گے۔

گورنر کی مرشد آباد میں

مہلوکین کے اہل خانہ سے ملاقات، ہر ممکن مدد کا تیقن

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) گورنر سی وی آنند بوس نے مغربی بنگال کے مرشد آباد میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف احتجاج کے دوران تشدد میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے متاثرہ خاندان کو ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ شمشیر گنج کے علاقے جعفر آباد میں ہرگوبند داس اور چندن داس کی لاشیں ان کے گھر سے ملی ہیں جن کے جسموں پر چھریوں کے متعدد زخم تھے۔ سرکاری معلومات کے مطابق گورنر نے لواحقین سے بات کی اور انہیں مدد کا یقین دلایا۔ لواحقین نے واقعہ کی سی بی آئی انکوائری کا مطالبہ کیا ہے۔ گورنر مرشد آباد ضلع کے دھولیان، سوتی اور جنگی پور میں تشدد سے متاثرہ دیگر علاقوں کا بھی دورہ کریں گے۔ 8-12 اپریل کو ان مسلم اکثریتی علاقوں میں وقف (ترمیمی) ایکٹ کے خلاف مظاہروں کے دوران پھوٹ پڑنے والے تشدد میں کم از کم تین افراد بشمول ایک باپ بیٹے کی موت ہوگئی۔ اس کے بعد اس سلسلے میں 274 سے زیادہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ شمشیر گنج کا اپنا دورہ شروع کرنے سے پہلے، بوس نے فرخہ کے گیسٹ ہاؤس میں متاثرہ خاندانوں کے کچھ ارکان سے بات کی جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ جمعہ کو بوس نے مالدہ کا دورہ کیا تھا اور ایک عارضی پناہ گزین کیمپ میں رہنے والے لوگوں سے ملاقات کی تھی جو مرشد آباد ضلع کے تشدد زدہ علاقوں سے بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے متاثرہ لوگوں کو یقین دلایا کہ ان کی شکایات کو دور کرنے کے لیے ٹھوس کارروائی کی جائے گی۔ گورنر نے کہا کہ میں نے یہاں کیمپ میں موجود خاندان کے افراد سے ملاقات کی، انہوں نے مجھے تفصیلی معلومات دی ہیں۔ یقیناً ٹھوس کارروائی کی جائے گی۔ دریں اثنا، قومی کمیشن برائے خواتین (NCW) کے ایک وفد نے بھی مرشد آباد ضلع میں فسادات سے متاثرہ لوگوں سے ملاقات کی اور انہیں یقین دلایا کہ مرکز مستقبل میں ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا۔ فسادات سے متاثرہ خواتین نے اپنی آزمائش بیان کی اور مطالبہ کیا کہ ضلع کے منتخب علاقوں میں بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے مستقل کیمپ قائم کیے جائیں اور این آئی اے فرقہ وارانہ جھڑپوں کی تحقیقات کرے۔ ان جھڑپوں میں تین افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ NCW کے سربراہ وجیے رہاٹکر نے متاثرین سے کہا کہ انہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مرکز ان کے ساتھ ہے۔ ہم آپ کی حالت زار جاننے آئے ہیں۔ انہوں نے مرشد آباد کے بیتبونا قصبے میں متاثرین سے کہا کہ برائے مہربانی فکر نہ کریں۔ ملک اور کمیشن آپ کے ساتھ ہے۔ یہ مت سوچیں کہ آپ اکیلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ NCW اپنی رپورٹ مرکز کو پیش کرے گی۔ NCW کی ٹیم نے جمعہ کو مالدہ ضلع میں ایک ریلیف کیمپ کا بھی دورہ کیا اور مرشد آباد فسادات کی وجہ سے بے گھر ہونے والے لوگوں سے ملاقات کی۔ اس تشدد میں کم از کم تین افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے کمیشن نے اس تشدد کا از خود نوٹس لیا ہے۔

ایڈن میں نائٹ رائیڈرز کا میچ: میٹرو 21 اپریل کو آدھی رات تک چلے گی

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میٹرو 21 اپریل کو آدھی رات کو ایڈن میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز اور گجرات ٹائٹنز کا میچ دیکھنے کے بعد گھر واپسی کے لیے ایک خصوصی ٹرین کا انتظام کر رہی ہے۔ اس خبر کا اعلان کولکاتا میٹرو نے سنیچر کو کیا۔ خصوصی میٹرو خدمات اس دن آدھی رات کو Esplanade اسٹیشن سے اپ اور ڈاؤن لائنوں پر چلائی جائیں گی۔ ہوڑہ میدان تک خصوصی ٹرینیں بھی چلائی جائیں گی۔ تاہم اضافی خدمات حاصل کرنے کے لیے مسافروں کو فی ٹکٹ دس روپے اضافی فیس ادا کرنا ہوگی۔ بلیو لائن اپ ٹرین ایسپلانیڈ میٹرو اسٹیشن سے آدھی رات کو روانہ ہوگی۔ یہ 12 بجکر 33 پر دکھنیشور میٹرو اسٹیشن پہنچے گی۔ اسی طرح، ایسپلانیڈ میٹرو اسٹیشن سے آدھی رات 12 بجے ڈاؤن لائن ٹرین کوی سبھاش میٹرو اسٹیشن آدھی رات 12 بجکر 33 پر پہنچے گی۔ ہوڑہ سے بہت سے لوگ گیم دیکھنے آئیں گے۔ ان کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس دن آدھی رات کو ایسپلانیڈ میٹرو اسٹیشن سے ہوڑہ میدان تک میٹرو سروس کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ میٹرو کے تمام مسافر اسمارٹ کارڈ استعمال نہیں کرتے۔ ان کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ریلوے حکام نے اس دن ایسپلیڈ میٹرو اسٹیشن اور نیو ایسپلیڈ میٹرو اسٹیشن پر کاؤنٹر کھلے رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میٹرو ذرائع کے مطابق، میسرز گیم پلانز اسپورٹس پرائیویٹ لمیٹڈ نے کرکٹ ایسوسی ایشن آف بنگال (سی اے بی) اور کولکاتا نائٹ رائیڈرز کی جانب سے 21 تاریخ کو آدھی رات کو خصوصی میٹرو سروس چلانے کے لیے کولکاتا میٹرو ریل اتھارٹی کو درخواست دی تھی۔ یہ فیصلہ اسی درخواست کے مطابق ہے۔

☆

آج کالیاگنج بی ڈی او آفس میں چیف الیکشن کمیشن ریاستی ڈی ای او، اے ڈی آئی، سی ای او اور ای آر او، بی ڈی او کے ساتھ میٹنگ کرتے ہوئے۔

کولکاتا سمیت جنوبی بنگال میں بدھ تک بارش جاری رہے گی

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا سمیت جنوبی بنگال میں مسلسل بارش ہورہی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ہفتے کے آخر میں بھی جنوبی بنگال میں بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ علی پور محکمہ موسمیات نے سنیچر اور اتوار کو کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کے امکان کی پیش گوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جنوبی بنگال کے اضلاع میں 20 اپریل تک بارش کا امکان ہے۔ 21 تاریخ کو بھی کچھ اضلاع میں ہلکی بارش ہوسکتی ہے۔ بارش کے ساتھ ساتھ تیز ہوائیں بھی چل سکتی ہیں۔ آج سنیچر کو جنوبی بنگال کے ندیا، 24 پرگنہ، مرشد آباد اور مدنا پور میں بارش کا امکان ہے۔ جنوبی بنگال کے دیگر اضلاع میں بھی ہلکی بارش ہوگی۔ بارش کے ساتھ ہی سنیچر کو جنوبی بنگال کے اضلاع میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ کئی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد، اتوار کو جنوبی بنگال کے تمام اضلاع میں بکھری بارش کا امکان ہے۔ جھاڑگرام، مدنا پور اور 24 پرگنہ میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ شدید بارش کی کوئی پیش گوئی نہیں ہے۔ گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان صرف جنوبی بنگال کے ندیا اور مرشد آباد میں سوموار کو ہے۔ منگل سے موسم میں بہتری آئے گی۔ پھر پانچ دن تک بارش کی کوئی پیش گوئی نہیں ہے۔ بدھ سے ریاست میں درجہ حرارت میں بتدریج اضافہ ہوگا۔ ابھی کے لیے کولکاتا میں ناقابل برداشت گرمی نہیں ہوگی۔ اگلے ہفتے کے وسط سے درجہ حرارت بڑھے گا۔ محکمہ موسمیات نے شمالی بنگال کے کئی اضلاع میں بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ شمالی بنگال کے تقریباً سبھی اضلاع میں آج گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ تیز ہوائیں بھی چل سکتی ہیں۔ ہوا کی رفتار 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوسکتی ہے۔ شمالی بنگال میں ابھی بارش جاری رہے گی۔ شمالی بنگال کے دارجلنگ، کالمپونگ، جلپائی گوڑی اور علی پوردوار میں بارش کا امکان ہے۔ جلپائی گوڑی اور کوچ بہار اتوار کو بھیگ سکتے ہیں۔ گرج چمک کے ساتھ بارش ہو سکتی ہے۔ باقی اضلاع میں بدھ تک ہلکی بارش جاری رہے گی۔ شمالی بنگال میں بارش کی وجہ سے درجہ حرارت زیادہ نہیں بڑھے گا۔

بے روزگار اوکیا منچ نے 21 اپریل کو نبانہ مہم کو معطل کردیا

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) بے روزگار اساتذہ کو ممتا پر بھروسہ ہے۔ مغربی بنگال کے بے روزگاروں، ملازمت کے متلاشیوں، اور ملازمت کے متلاشی اتحاد فورم کے ذریعہ 21 اپریل کو ہونے والا نبانہ مہم عارضی طور پر واپس لے لیا گیا ہے۔ انہوں نے سنیچر کو ہوڑہ اور کولکاتا پولس کمشنریٹ کو خط لکھ کر اس فیصلے سے آگاہ کیا۔ انتظامیہ کے بیان کا احترام کرتے ہوئے نبانہ مہم کو فی الحال معطل کر دیا گیا ہے۔ جاب سیکرز، ایمپلائیز اور بیروزگار اوکیا منچ کے کنوینر میں سے ایک دیباشیس بسواس نے کہا کہ ان کا نبانہ ابھیان، جو 21 اپریل کو ہونا تھا، فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور چیف سکریٹری سے بات چیت کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ بے روزگار اساتذہ نبانہ مہم سے پیچھے ہٹ گئے۔ تنظیم نے کہا کہ پولس افسران ان سے متعدد بار ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ اس تناظر میں، انہوں نے جمعہ کو بھوانی بھون، لالبازار، اور ہوڑہ پولس کمشنریٹ کے سربراہوں کے ساتھ میٹنگ کی۔ پولس سربراہان نے یقین دلایا کہ وہ ان کے مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ اور ایس ایس سی کے وعدے اور سپریم کورٹ کے فیصلے، تین یقین دہانیوں کے بعد بے روزگاروں کا اعتماد بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے 21 اپریل کو نوانا مہم کو معطل کرنے کا اعلان کیا۔ دیباشیس بسواس نے کہا کہ ہم نے نبانہ مہم کو عارضی طور پر روک دیا ہے۔ ہم نے ہوڑہ اور کولکاتا پولس کمشنریٹ کو اس فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر ہم چیف سکریٹری اور وزیر اعلیٰ سے اپیل کریں گے تو وہ ہماری بات سنیں گے۔

اب مرد بھی لیڈیز اسپیشل لوکل ٹرین میں سفر کرنے کے اہل

کولکاتا، 19؍اپریل: (عوامی نیوز سروس) ریلوے کے سیالدہ ڈویژن میں اہم فیصلہ کرلیا گیا۔ لوکل ٹرین جو کہ طویل عرصے سے صرف خواتین کے لیے مخصوص تھی، اب مرد مسافروں کے لیے بھی کھولی جانے والی ہے۔ سنیچر کو ریلوے نے اعلان کیا کہ اب سے مرد مسافر اس ٹرین کے کچھ ڈبوں میں سوار ہوسکیں گے۔ تاہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ مرد مسافروں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے، کچھ ڈبے عام مسافروں کے لیے کھولے جا رہے ہیں۔ اب سے مرد اور خواتین دونوں ان کوچوں میں سوار ہوسکیں گے۔ اب تک ماتر بھومی لوکل ٹرین مکمل طور پر خواتین کے لیے مخصوص تھی۔

تاہم گزشتہ چند ماہ کے دوران خواتین کے کمروں کی تعداد میں اضافے کے بعد جنرل رومز کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ سے مرد مسافروں کے لیے سفری مسائل میں اضافہ ہوا ہے، اور کچھ اسٹیشنوں پر احتجاج بھی ہوا ہے، جس کی وجہ سے ریل خدمات میں کچھ خلل پڑا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ریلوے حکام نے مرد اور خواتین دونوں کے لیے کچھ بوگیاں مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے نے کہا کہ ماتر بھومی لوکل ٹرینوں کے کچھ ڈبے مرد اور خواتین دونوں کے لیے ریزرو ہوں گے، لیکن خواتین مسافروں کے آرام اور حفاظت سے سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، ریلوے نے کہا۔ ریلوے حکام نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس تبدیلی سے نہ صرف مرد مسافروں کی سہولت میں اضافہ ہوگا بلکہ خواتین کے لیے سفر میں کوئی پریشانی بھی نہیں ہوگی۔

☆☆

ڈاکٹر ارشاد علی برکاتی اور ہومیوپیتھی کی کرشمہ سازیاں

سوال: ڈاکٹر صاحب! کچھ دنوں کی غیر حاضری کے بعد ہومیوپیتھی کی کرشمہ سازیاں پھر نظر نواز ہوا۔ گردے میں پتھری کے اسباب وعلاج پر لکھیں۔ نوازش ہوگی۔ شفیق الزماں انصاری، بانکڑہ، ہوڑہ

جواب: امریکہ میں کی جانے والی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ میٹھی غذاؤں اور میٹھی مشروبوں کا استعمال، کیلشیم اور چربیلے چیزوں کا زیادہ استعمال گردے کی پتھری کا سبب بن سکتے ہیں۔ گردوں میں پتھری ایک تکلیف دہ مرض ہوتا ہے جس کا علاج بھی آسان نہیں ہوتا کیوں کہ وہ دوبارہ بھی بن سکتی ہے۔ گردوں میں پتھری کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں۔ جیسے پانی کم پینا، خاندان میں اس کے مریضوں کی موجودگی، مخصوص غذائیں خاص طور پر زیادہ نمک، کیلشیم والے کھانے، موٹاپا، ذیابیطس، پیٹ کے امراض اور سرجری وغیرہ۔ گردے کی پتھری پیشاب کی نالی کے کسی بھی حصے کو متاثر کرسکتی ہے اور وہاں سے ان کا نکلنا کافی تکلیف دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اندازے کے مطابق دنیا میں گیارہ میں سے ایک شخص کو گردے کی پتھری پیدا ہونے کی شکایات کا سامنا رہتا ہے اور اکثر ایسے افراد کو پتھری نکلوانے کے بعد بھی پتھری پیدا ہوسکتی ہے۔ اگرچہ گردوں میں پتھری کی دیگر بھی وجوہات ہیں لیکن اب ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ میٹھی غذائیں کھانے اور میٹھے مشروب پینے سے بھی یہ پیدا ہوسکتی ہے۔ امریکی ماہرین نے ۲۸/ہزار سے زیادہ افراد پر اسسال تک تحقیق کی۔ تحقیق میں مرد اور خواتین شامل تھیں اور تمام رضا کاروں نے گردوں میں پتھری کی شکایات تھیں۔ ماہرین نے تمام افراد سے ان کی غذائیت سے متعلق معلومات کرنے سمیت ان کی دیگر طبی علامات کا بھی جائزہ لیا۔ اور ان کی شکایات سنیں۔ بعدازاں ماہرین نے تمام رضا کاروں سے حاصل کی گئی معلومات اور ان کے ڈیٹا کا جائزہ لے کر نتائج اخذ کیے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ اپنی غذائیت کا ۲۵ فیصد حصہ میٹھی چیزیں کھانے اور پینے والے افراد کے گردوں میں پتھری پیدا ہونے کے امکانات ۸۸ فیصد تک بڑھ جاتے ہیں۔ خصوصی طور پر ایسی غذاؤں اور مشروبات کا استعمال گردوں میں پتھری بنانے کا امکانات بڑھا دیتا ہے۔ کڈنی اسٹون کے لئے شروعاتی دور میں Berberies VulgQ اور Ocimum Can Q دونوں سے پندرہ پندرہ بوند آدھے کپ پانی میں ملاکر روزانہ تین بار لیں۔

سوال: ڈاکٹر صاحب! آج سے دوسال قبل میں اپنی والدہ کو آپ کے چیمبر مرلی ہومیو کڈ اسٹریٹ لے کر حاضر ہوا تھا۔ جسم پر خارش، گول گول نشانات جلد سے کھرنڈ کا نکلنا بے چینی، نیند کا نہ آنا، آپ نے چنبل بیماری بتائی تھی۔ کچھ دنوں کے علاج کے بعد آج بھی والدہ ٹھیک ہیں۔ دواؤں نے اثر دکھلایا۔ آج میں اس اذیت ناک بیماری چنبل کے بارے میں جانکاری چاہتا ہوں، امید کہ قلم کو حرکت دیں گے۔ عبدالمبین خان، پانچ کوڑی موڑ، کھڑگ پور۔

جواب: چنبل ایک عام مگر بہت تکلیف دہ جلدی عارضہ ہے۔ اسے انگریزی اصلاح میں سوراسس کہتے ہیں۔ یہ عام طور پر جسم کے زیادہ درجہ حرارت والے مقامات پر نمودار ہوتا ہے۔ اس مرض میں جلد کے کسی مقام پر سوزش ہوکر لال رنگت کے چمکدار چھلکے کی مانند ابھار بن جاتا ہے اور اس جگہ پر جلد کھردری ہوجاتی ہے۔ متاثرہ مقام پر شدید خارش ہوتی ہے یہ چھلکے مچھلی کی کھال کی مانند ہوتے ہیں۔ جب یہ مرض شروع ہوتا ہے تو متاثرہ مقام پر سرخ گلابی دانے بنتے ہیں۔ ان پر چھلکوں کی تہہ بن جاتی ہے۔ کھجانے سے یہ چھلکے صاف ہوجاتے ہیں مگر کچھ وقت کے بعد دوبارہ ظاہر ہوتے ہیں اگر بروقت علاج نہ کروایا جائے تو یہ سوزش بڑھ کر جسم کے دوسرے حصوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ یہ ضدی مرض ہے۔ آسانی سے نہیں جاتا اور اذیت بھی دیتا ہے۔ مشاہدے میں ہے کہ اس مرض کا زیادہ اثر کہنیوں، ٹانگوں، کھوپڑی اور کمر کے حصوں پر ہوتا ہے۔ طب یونانی میں اسے چنبل جب کہ اسے ایکزیما بھی کہا جاتا ہے۔ یوں تو ہر عمر کے افراد اس کا شکار ہوسکتے ہیں مگر زیادہ تر ۲۵ سال سے ۴۰ سال کی عمر کے افراد میں یہ مرض پایا جاتا ہے۔ چنبل کی کئی اقسام ہیں جن میں سے ایک خاص طور پر نوجوان بچوں میں عام ہے۔ اس قسم میں گلے کی سوزش کے بعد یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ ابتدا میں کمر اور سینے پر بارش کے قطرے برابر دائرے بن جاتے ہیں۔ اس طرح بعض افراد میں سینہ اور رانوں پر نمودار ہوتا ہے۔ البتہ عام قسم چاندی کی مانند باریک باریک چھلکے بنتا ہے۔ متاثرہ مقام پر خارش ہوتی ہے اور چھلکے اترتے ہیں ان کے جسم کا بڑا حصہ متاثر ہوجاتا ہے اور کئی طبی مسائل جنم لیتے ہیں ان میں سر میں خشکی کھرنڈ اور خارش شامل ہیں۔ ان علامات کے ظاہر ہونے کے نتیجے میں بال گرنا شروع ہوجاتے ہیں۔ چنبل کا عارضہ لاحق ہونے سے جسم میں کیلشیم اور معدنیات کی کمی بھی واقع ہوجاتی ہے اسے موروثی بھی قرار دیا جاتا ہے۔ طب کے اصول کے مطابق خلط مواد جب ہوتا ہے بعد ازاں چنبل کی ضرورت نمودار ہوتی ہے۔ Psorinum 0/1 دس بار اسٹروک کرکے روزانہ تین بار لیں۔ دوا ختم ہونے کے بعد 0/2 پھر 0/3 ختم کرکے رجوع کریں۔

سوال: ڈاکٹر صاحب، عرصہ دراز سے حضرت انسان دل کی بیماریوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں اس کے لئے درجنوں ٹسٹ کروائے جاتے ہیں مگر بیماری گرفت میں نہیں آتی۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر، ای سی جی، سی ٹی اسکین، کارڈیوگرافی اور دیگر باتوں میں الجھا کر رکھتے ہیں کھل کر کچھ بتاتے بھی نہیں۔ پوچھنے پر یہ حال ہوتا ہے چلمن سے لگے بیٹھے ہیں چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں۔ بس جو دوا دی کھایئے، ہر مہینے ٹسٹ کرایئے۔ حضرت دل کا عالم یہ ہے کہ کسی منچلے شاعر کی طرح اپنی بے بحر بے وزن غزل کو سیدھا کرنے کا نام ہی نہیں لیتے بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ

اب دوا کی ضرورت نہیں درد جگر کے لئے
اک نظر کافی ہے میرے مسیحا عمر بھر کے لئے

تو پھر اتنے لوازمات کیوں؟ بہر حال دل کی بیماری وجوہات اور بچاؤ سوال لے کر حاضر ہوا ہوں۔ امید کہ در دولت سے خالی نہ جاؤں گا۔ ابرارالحسن انصاری، جہانگیر محلہ آسنسول۔

جواب: گرچہ دل کا سائز اتنا بڑا نہیں ہوتا جتنی کہ انسان کے جسم میں دل کی ضرورت یا پھر دل کی اہمیت ہوتی ہے۔ سائنس کے اعتبار سے ایک انسان کے سارے جسم میں موجود گندہ خون دل پر آکر صاف ہوتا ہے اور پھر دل اس صاف خون کو پورے جسم میں پمپ کرتا ہے۔ ایک صحت مند انسان کا دل بہتر سے چوہتر بار دھڑکتا ہے۔ انسان کی صحت اور تندرستی کا اندازہ دل کی دھڑکن کی تعداد فی منٹ یا دل کی دھڑکن کی رفتار سے لگایا جاسکتا ہے۔ دل قدرت کی طرف سے ایک انسان کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ دل کا آئینے کی طرح صاف ہونا لازمی کسی کا علم کسی پر کتنا اثر پذیر ہے یا پھر علم حاصل کرنے والے کا کتنا اثر ہوا ہے اس بات کا اندازہ دل سے لگایا جاسکتا ہے۔ اہل علم کی سوچ یا خیال کے مطابق علم سے دل روشن ہونا لازمی ہے۔ اگر علم سے دل روشن ہوگیا تو پھر ثابت ہوتا ہے کہ مناسب اور درست علم جس کی ضرورت تھی وہ حاصل ہوگیا اور اگر دل روشن نہ ہوسکا تو پھر علم والے کو اپنے علم پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اب ہر ایک تعلیم یافتہ فرد کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دل کی بڑھتی ہوئی بیماریوں کی شرح ایک سنگین مسئلہ ہے۔ جو جدید زندگی کے مختلف پہلوؤں سے جڑا ہوا ہے۔ دل کی بیماری جسے کارڈیوسکولر بیماری بھی کہا جاتا ہے ایک ایسی حالت ہے جس میں دل اور خون کی نالیوں میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بیماری مختلف عوامل کی بنا پر ہوسکتی ہے۔ جیسے کہ زیادہ چربی، نمک اور شکر کا استعمال جسمانی عدم سرگرمی، تمباکو نوشی، اور جینیاتی عوامل، دل کی بیماریوں کی سب سے عام شکلیں ہیں۔ دل کا دورہ، ہارٹ اٹیک، اسٹروک اور دل کی ناکامی ہیں۔ دل کا دورہ اس وقت ہوتا ہے جب دل کی خون کی نالیوں میں خون کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ جس سے دل کے پٹھوں کو کافی مقدار میں خون نہیں ملتا۔ اسٹروک دماغ میں خون کی نالیوں کی رکاوٹ سے ہوتا ہے دماغی خلیات کی موت کا سبب بنتا ہے، اور شدید دماغی نقصان کرسکتا ہے۔ دل کی ناکامی میں دل اپنی معمول کی صلاحیتوں کے مطابق خون پمپ نہیں کرپاتا جس سے جسم میں سیال کی کمی زیادتی اور دیگر پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ دل کی بیماریوں سے بچاؤ کیلئے صحت مند طرز زندگی اپنانا ضروری ہے، جس میں متوازن غذا، باقاعدہ ورزش اور تمباکو نوشی سے پرہیز ضروری ہے اس کے علاوہ خون کی شکر، بلند پریشر اور کولیسٹرول کی سطح کو کنٹرول میں رکھنا بھی اہم ہے اگرچہ دل کی بیماریوں کے خطرات کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے ممکن نہیں مگر صحت مند عادات اور بروقت علاج سے ان کے اثرات کو کم کیا جاسکتا ہے اور زندگی کے معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح دل کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ہمیں اپنی روزمرہ کے انتخاب میں احتیاط برتنی چاہیئے اور صحت مند زندگی گزارنے کی کوشش کی کرنی چاہیئے۔

سوال: ڈاکٹر صاحب۔ رب کعبہ نے رمضان الکریم کے مقدس مہینے میں آپ کے قلم میں برکتیں رکھ دیں ہے میرا احساس نہیں یقین ہے۔ اس لئے کہ عوامی نیوز میں واپسی کے بعد کئی اہم بیماریوں پر آپ کی تحریر ہماری رہنمائی کا حق ادا کررہی ہے۔ اس دفعہ تپ دق کے تعلق سے تفصیل اور ہومیوپیتھی دواؤں کے لئے گزارش کررہا ہوں امید کہ حسب سابق آپ رہبری فرمائیں گے۔ ڈاکٹر حبیب الحق زیدی، سہرسہ، بہار

جواب: آپ کے جسم میں ۱۰۰ ٹریلین سے زائد جراثیم بیک وقت موجود ہوتے ہیں اور قدرت نے ان سو ٹریلین سے زائد جراثوموں کو آپ کے جسمانی اعضا کی اور آپ کی قدرتی صحت کی حفاظت کے لئے لگا رکھا ہے۔ ان صحت مند جراثوموں کی افادیت بالآخر سائنس داں بھی سمجھنے لگے ہیں اسی لئے آپ کو آج کل اینٹی بایوٹکس لاتینی یعنی برعکس بائیوٹک یعنی زندگی یعنی برے جراثوموں کی زندگی ختم کردینے کی ادویات بجائے پرایئوٹیکسپر ویعنی زندگی کے ہمنوا یعنی قدرتی جراثوموں کی زندگی بچانے والی ادویات کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے۔ یہ پروبایوٹک عناصر عام گھریلو اشیاء جیسا کہ دہی، لسی، کچھ خاص قسم کی پنیر سرکہ سے تیار شدہ سبزیوں کے اچار اور چاکلیٹ میں پائے جاتے ہیں اور یہ آپ کے قدرتی نظام کو خوب تگڑا کرکے رکھتے ہیں۔ بالخصوص جس کا ذکر ہم نے کیا ہے یہ غذائیں آپ کے معدہ میں موجود حفاظتی جراثیموں کے دوست ہوتے ہیں۔ اور آج آدھی سے زیادہ بیماریاں معدے سے ہی جنم لیتی ہیں تو کوشش کیجئے کہ ان اجزاء میں سے کچھ کی کچھ مقدار اپنے روزمرہ کے کھانوں میں ضرور شامل کرلیں تو خیر بات ہورہی تھی ٹی بی کی تو یہ بات کیوں بیچ میں آگئی؟ وہ اس لئے کہ عام لوگ انفیکشن یا سوزش یا ورم اور علامتی بیماری یعنی مرض کا فرق نہیں سمجھتے۔ جب کہ اکثر بیماریاں بشمول ٹی بی کا مرض ان دونوں مراحل ان دونوں صورتوں میں رونما ہوتا ہے۔ لیٹنٹ انفیکشن وہ مرحلہ ہے جس میں جراثیم جسم میں داخل ہوسکتے ہیں مگر بیماری کی علامتیں ابھی ظاہر نہیں ہوئی ہیں کیوں کہ مدافعتی نظام ان کے خلاف سرگرم عمل ہوگیا ہے اور اس مرحلے پر وہ جراثیموں پر بھاری ہے البتہ اگلے مرحلے میں جب مدافعتی قوتوں کی جراثوموں کے ساتھ لڑائی مزید شدت اختیار کرتی ہے تو اس سے ہونے والی خلیاتی نقصان یا کیمیکل خرابیاں بیماری کی علامت بن کر سامنے آتی ہیں۔ ٹی بی علامات مخصوص بھی ہوسکتی ہیں اور عام بھی۔ مثلاً ٹی بی جسم کے کسی بھی حصے میں ہوسکتی ہے۔ دماغ، گردے، ریڑھ کی ہڈی اور رحم تک کو یہ جراثیم بیماری لگا سکتا ہے اور بغیر علاج کے مریض جان سے ہاتھ تک دھو بیٹھتا ہے۔ دماغ کی ٹی بی گردن توڑ بخار، جیسی لگتی ہے، ریڑھ کی ہڈی کی ٹی بی، کمر درد، رحم کی ٹی بی بانجھ پن یا ماہواری کے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ گردوں یا آنتوں کی ٹی بی سے پیٹ درد، اور متاثرہ حصے کے مسائل بنتے ہیں مگر پھیپھڑوں کی ٹی بی سب سے عام ہے۔ پھیپھڑے متاثر ہونے کی صورت میں تین ہفتے تک مسلسل کھانسی آنا، اور بلغم کے ساتھ خون آنا تپ دق کی خاص علامتیں ہیں جب کہ وزن کم ہونا، راتوں کو پسینے آنا، کم حرارت کا لگاتار بخار رہنا، جسمانی تھکاوٹ خود کو بیمار محسوس کرتے رہنا۔ سب جسم میں ٹی بی کے جراثیم کی عام علامات ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ٹی بی میں Tuberculinum دی جائے اور بھی بہت ساری علامتیں ہیں جن کی بنا پر ٹی بی کی دوا دی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

DR. IRSHAAD ALI BARKAATI
(Multi Specialist)
9007186315 (phone number)
8013477572 (Whats number)
Email.. Drirshadali. b @gmail.com

Cure and Care
BF-19, Saltlake, Sector-1
Kwality More, C.A.P. Camp More, Kol-64
By Appointment
Tuesday & Thursday
5:30 p.m.to 6.30 p.m.

Murli Homoeo
A/2D Kyed Street, Room No. D&E
Kolkata - 700016

Visiting Hours :
Monday - 1:30 p.m. to 3:30 p.m.
Wednesday - 1:30 p.m. to 5:30 p.m.
Saturday - 12.30 p.m. to 3:30 p.m.
Ph & Whatsapp: 9836526600/9123670020

Aroma Medicos
119/A, Mahatma Gandhi Road, Kolkata - 700 007
Central Avenue & M. G. Road Crossing after 3 Buildings from crossing towards Sealdah
Phone: 033 22410653 / 033 22413309 / 8902117290
Every Sunday : 2 p.m. to 5 p.m.

Murli Homoeo Chemist
P-257/A, (C.I.T. Scheme-Vi.M),
Kankurgachi,
Kolkata -700 054
Visiting Hours :
Every Saturday -5.30 p.m. to 7.30 p.m.
Ph. : 033 40069460 / 9903835244

Barkaati Raza Clinic
155, G.J.Khan Road, Kolkata - 700 039
Block -A, Nafis Apartment (Near Moon Star Hotel, Topsia)
Visiting Hours : Tues: 7 p.m. to 8 p.m.
Fri -9 p.m. to 11 p.m.
Sun -6.30 p.m. to 7.30 p.m.
Mob.: 9830572839 / 7278412064

The Homoeo International
H-43, Paharpur Road, Bharat Market, 1st Floor
Kolkata - 700 024, Visiting Hours
(Mond, Tues, Wed, Thurs, Sat & Sun)
8.30 p.m. to 10.30 p.m.

''وقف پروار! مسلمانوں کے مذہبی وشخصی حقوق خطرے میں''

کولکاتا میں امارتِ شرعیہ کا تاریخی احتجاجی اجلاس

کولکاتا: 19 اپریل (نور عالم)وقف املاک پر حکومت کی نظر، اور مسلمانوں کی خودمختاری پروار! کچھ ایسے ہی جذبات کے ساتھ کولکاتا کے مہاجتی سدن آڈیٹوریم میں امارتِ شرعیہ کی جانب سے منعقدہ ایک بڑے احتجاجی اجلاس میں ممتاز علماء، قانونی ماہرین، دانشوران اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا مقصد وقف ترمیمی قانون2025 کے مضمرات اور خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا تھا۔ اجلاس کے کلیدی مقرر امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی نے نہایت مدلل انداز میں48 نکات پر مشتمل ترمیمات کا جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا، "یہ قانون نہ صرف ہمارے مذہبی تشخص پر حملہ ہے بلکہ ایک خفیہ ایجنڈا ہے، جس کے تحت وقف املاک کو ہتھیانے کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔" مولانا نے بتایا کہ ملک بھر میں بے شمار ایسی وقف زمینیں

ہیں جن کا ریکارڈ وقف بورڈ میں نہیں ہے، اور یہی زمینیں سب سے زیادہ خطرے میں ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ حکومت کی جانب سے یہ ترمیمات ایک "منظم سازش" کے تحت کی جارہی ہیں تاکہ مسلمانوں کے مذہبی، شخصی اور وراثتی نظام میں مداخلت کا راستہ ہموار ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ ترمیمات دراصل مسلمانوں کے اندرونی نظام کو قانونی شکنجے میں جکڑنے کی کوشش ہے۔ پروگرام کی نظامت مولانا ابو طلحہ جمال قاسمی نے کی۔ اجلاس میں شریک دیگر معززین میں مولانا شفیق قاسمی، مولانا ضیاء الدین قاسمی، مولانا شبیر عالم مصباحی، مفتی شمائل ندوی، مولانا مجاہد حسین حبیبی، ولی رحمانی، ایڈووکیٹ طارق قسیم الدین، مولانا مہر عباس رضوی، ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی اور دیگر سرکردہ شخصیات کا نام قابل ذکر ہے۔ اس موقع پر مقررین نے مشترکہ طور پر اس بات پر زور دیا کہ ملک بھر کے مسلمانوں کو اس قانون کے خلاف متحد ہوکر جمہوری وقانونی دائرے میں اپنی آواز بلند کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ وقف کے تحفظ کے لیے ایک منظم مہم شروع کی جائے۔ پروگرام کی معاون تنظیم گڈ ہیومن فاؤنڈیشن رہی، جبکہ اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں رافع صدیقی نے کلیدی کردار ادا کیا۔

انجمن امداد باہمی اور سبھاش سودیش بھاؤنا نامی تنظیم کے اشتراک سے آج رانی گنج میں امن ریلی

رانی گنج:19 اپریل، انجمن امداد باہمی اور سبھاش سودیش بھاؤنا تنظیم کے اشتراک سے آج ایک "پیس ریلی" کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس پرامن ریلی کا مقصد معاشرے میں بھائی چارہ، رواداری اور باہمی احترام کو فروغ دینا ہے۔ اس بات کی جانکاری انجمن امداد باہمی کے سکریٹری ندیم شعبانی نے پریس کانفرنس کے ذریعہ دی۔ انہوں نے اہل رانی گنج واطراف سے اس ریلی میں امن واتحاد کے اس پیغام کو عام کرنے کے ساتھ شرکت کی گذارش کی ہے۔ اس پریس کانفرنس میں الحاج محمد انور، گوپال آچاریہ، افتخار احمد سمیت مذکورہ تنظیم کے ارکان شریک تھے۔ واضح ہو کہ یہ ریلی ارون ٹاکیز، تاربنگلہ، آر آر روڈ اور ایم جی روڈ سے گزرتے ہوئے نیتاجی اسٹیچو پر اختتام پذیر ہوگا۔

☆☆☆☆

نٹراج جلجیرا کمپنی نے اپنی 50ویں سالگرہ کی تقریب سے پہلے کولکاتا میں ڈیلرز کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ کی

کولکاتا: 19 اپریل (پریس ریلیز) 2026 میں اپنی گولڈن جوبلی تقریبات سے پہلے، نٹراج جلجیرا کمپنی نے کولکاتا میں اپنے تقسیم کاروں اور ڈیلرز کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ کی۔ کمپنی کے دوڈائریکٹرز شلیش شاہ ووہرا اور انکیت شاہ ووہرا نے اس بات چیت کی قیادت کی جس میں مصنوعات کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے اور لوگوں کی بہتر خدمت کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ 1975 میں جودھ پور، راجستھان میں قائم کیا گیا، نٹراج جلجیرا اپنچپن کی یادوں سے پیدا ہوا جو دو بانی بھائیوں، مہندر شاہ ووہرا اور راجندر شاہ ووہرا نے پالا تھا۔ جیرا، پودینے کے پتے اور دیگر قدرتی اجزاء کے استعمال سے ان کی والدہ کے تیار کردہ روایتی گھریلو مشروبات سے متاثر ہوکر، بھائیوں نے اس پرانی یاد کو ایک مکمل کاروبار میں بدل دیا۔ سالوں کے دوران، کمپنی نے اپنی مصنوعات کی لائن کو متنوع بنایا۔ سال2000 کے آس پاس، انہوں نے "مورپا" کے برانڈ نام کے تحت پیکیجڈ مصالحے متعارف کروائے، جس نے پورے ہندوستان اور کئی بین الاقوامی منڈیوں میں تیزی سے مقبولیت حاصل کی۔ آج، مورپا مصالحے کی عالمی سطح پر بڑے پیمانے پر تعریف کی جاتی ہے اور ان کی زیادہ مانگ ہے۔ کولکاتا میٹنگ کے دوران شلیش اور انکت شاہ ووہرا نے صارفین کے اعتماد کو مزید مضبوط کرنے کے لیے جدت اور معیار میں مستقل مزاجی کی اہمیت پر زور دیا۔ شہر کے پہلے ڈسٹری بیوٹر کی نمائندگی کرتے ہوئے، شریناتھ ایجنسی، وکم بھائی پوگالیا، رمیش کوٹھاری، اور راجو جی بھی موجود تھے اور انہوں نے مارکیٹ کے رجحانات اور صارفین کے تاثرات پر اپنی بصیرت کا اشتراک کیا۔ جیسے ہی کمپنی اپنے سنگ میل کے 50 سال کے قریب پہنچ رہی ہے، نٹراج جلجیرا اپنی وراثت کو بڑھانے اور ہندوستانی اور عالمی دونوں بازاروں میں اپنی جڑیں مزید گہرا کرنے کے لیے تیار ہے۔

☆☆☆

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: مدھیہ پردیش کے ساگر

میں حالات اب بھی کشیدہ ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس شاہوال، اے ایس پی لوکیش سنہا، ایس ڈی او پی پرکاش مشرا سمیت دیگر افسران موقع پر موجود ہیں۔ لوگوں کی یہ ناراضگی اس وقت سامنے آئی جب اکثریتی طبقہ کی ایک لڑکی عین شادی والے دن مبینہ طور پر اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہوگئی۔ حالانکہ ابھی تک لڑکا اور لڑکی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ لڑکی کے رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ شادی کی تیاری پوری ہوچکی تھی، اچانک لڑکی غائب ہوگئی۔ جب اس کی تلاش شروع کی گئی اور ملزم نوجوان کے گھر پہنچ کر اس کے بارے میں پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی غائب ہے۔ جب یہ بات پھیلی تو لڑکی کے اہل خانہ اور خاندان میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی۔ انہوں نے اسے 'لو جہاد' کا معاملہ بتاتے ہوئے ہنگامہ شروع کردیا۔ اس معاملے میں بی جے پی لیڈر اور نریاولی اسمبلی حلقہ سے رکن اسمبلی پردیپ لاریا کا کہنا ہے کہ گاؤں کی ایک لڑکی کو خاص طبقہ کا نوجوان اپنے ساتھ لے گیا، جس کے بعد تنازعہ پیدا ہوگیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نوجوان مجرمانہ روش رکھتا ہے۔ پردیپ لاریا کا کہنا ہے کہ ''اس طرح کا یہ پانچواں واقعہ ہے۔ میں نے کل ہی ٹی آئی اور ایس پی سے بات کی تھی۔ یہ ایک فکر انگیز معاملہ ہے، اس تعلق سے کیس درج ہونا چاہیے۔'' بی جے پی کے ریاستی صدر وی ڈی شرما کا بھی اس معاملے میں ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ''یہاں بی جے پی حکومت ہے، سخت کارروائی ضرور ہوگی۔ لو جہاد اور اپنی شناخت چھپاکر بیٹیوں کو گمراہ کرنے والوں کو کسی بھی حال میں بخشا نہیں جائے گا۔ ایسی سرگرمیاں قطعی قبول نہیں ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے۔ قانون اپنا کام کرے گا۔ بی جے پی حکومت میں اصولوں کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔''

بقیہ: سنجولی مسجد کیس

نے بتایا کہ مسجد میں اوپری منزلوں سے ناجائز تعمیرات ہٹانے پر کام کیا جارہا ہے۔ مقامی باشندوں کی طرف سے عدالت میں پیش وکیل جگت پال نے کہا کہ ہائی کورٹ نے اس معاملے کا نمٹارہ کرنے کے لیے میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت کو6 ہفتوں کا وقت دیا تھا۔ یہ مدت کار 8 مئی کو ختم ہورہی ہے۔ اگر 3 مئی کو حتمی فیصلہ نہیں سنایا جاتا ہے تو میونسپل کارپوریشن کمشنر اپنے دفتر میں روزانہ 7 مئی تک اس معاملے کو سنیں گے۔ کمشنر نے کہا ہے کہ وہ ہر حال میں 8 مئی سے قبل اس معاملے میں فائنل آرڈر پاس کریں گے۔ واضح رہے کہ شملہ کے سنجولی میں کچھ نوجوانوں کی پٹائی کے بعد سنجولی مسجد تنازعہ اٹھا تھا اور ہندو تنظیموں نے ناجائز تعمیرات کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا تھا۔ 11 ستمبر کو سنجولی مسجد کمیٹی نے ناجائز بتائے جارہے حصہ کو ہٹانے کی پیشکش کی تھی۔ 5اکتوبر کو میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت نے مسجد کی 3 منزلیں توڑنے کو منظوری دی۔ اس کے بعد اس معاملے پر کمشنر اور ایڈیشنل ضلع وسیشن جج کی عدالت میں کافی وقت تک سماعت چلی۔ ایڈیشنل ضلع وسیشن جج کی عدالت سے بھی مسلم طبقہ کے حق میں فیصلہ نہیں آیا تھا۔ مسلم فریق کی طرف سے فیصلے کو چیلنج پیش کرنے والی عرضی ایڈیشنل ضلع وسیشن جج نے 30 نومبر کو خارج کردی تھی۔ اب ذیلی 2 منزلوں کے جواز پر میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت میں معاملہ چل رہا ہے۔

بقیہ: شمال مشرقی دہلی

گلی نمبر ایک میں واقع ہے۔ زخمیوں کو جی ٹی بی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ راحت اور بچاؤ کی کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس نے مزید بتایا کہ ملبہ صاف کرنے میں کافی دشواری پیش آرہی ہے کیونکہ علاقہ بہت گنجان ہے۔

بقیہ: مندر سے متعلق

میڈیا پلیٹ فارمز پر ہلچل مچادی ہے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ ہورہا ہے اور دیے گئے بیان کو ناقابل قبول ٹھہرایا جارہا ہے۔ برہمک پال تیرتھ پروہت سماج کے سربراہ امت ستی نے اس معاملے میں سخت رخ اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''اروشی اپنے بیان پر معافی مانگیں، ورنہ نتیجہ بھگتنے کے لیے تیار رہیں۔'' دراصل اروشی روتیلا نے حال ہی میں سدھارتھ کنن کے ساتھ بات چیت کے دوران بیان دیا تھا کہ بدری ناتھ کے پاس جو 'اروشی مندر' ہے، وہ ان کے لیے وقف ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ چاہتی ہیں جنوبی ہند میں بھی ان کے نام سے مندر تعمیر ہو۔ یہی بیان اب تنازعہ کا شکار ہوگیا ہے اور سادھوسنتوں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ہندوؤں نے اروشی کے خلاف ناراضگی ظاہر کی ہے۔ بدری ناتھ مندر کے سابق دھرمادھیکاری بھون اُنیال کا اس معاملے میں کہنا ہے کہ ''ہم اس طرح کے بیان کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط بات ہے۔ سماج میں اس طرح کے بیان سے غلط پیغام جائے گا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ حکومت کو ایسے لوگوں کے خلاف ایکشن لینا چاہیے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''جب سے سنا ہے اروشی روتیلا بدری ناتھ کی بھگوتی اروشی کے مندر کو اپنا بتارہی ہیں، تب سے ہم غمزدہ ہیں۔ ہم بہت تکلیف میں ہیں۔ اس بیان کی ہم شدید مخالفت کرتے ہیں۔'' بدری ناتھ کے تیرتھ پروہت برجیش ستی نے بھی اروشی کے بیان پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے بھی اروشی کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ''اروشی روتیلا کے ذریعہ جو بیان دیا گیا ہے، وہ بالکل قابل مذمت ہے۔ اتراکھنڈ چاردھام مہاپنچایت ان کے اس بیان کی مذمت کرتا ہے اور ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اروشی کے خلاف کارروائی کی جائے۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''ہم بدری ناتھ اور کیدارناتھ مندر سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو اس سمت میں کارروائی کرنی چاہیے۔''

بقیہ: اسرائیل کی غزہ میں

ازکم 51ہزار 65 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 16ہزار 505 زخمی ہوئے ہیں۔ غزہ حکومت کے میڈیا آفس نے شہادتوں کی تعداد 61ہزار 700 سے زائد بتائی ہے اور کہا ہے کہ ملبے تلے دبے ہزاروں افراد جاں بحق ہوچکے ہیں۔ حماس کی زیر قیادت 7اکتوبر 2023 کو اسرائیل میں ہونے والے حملوں میں کم ازکم ایک ہزار 139اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے اور 200 سے زائد افراد کو یرغمال بنالیا گیا تھا۔ تازہ ترین ڈرون حملہ وسطی غزہ میں بریج پناہ گزین کیمپ پر کیا گیا۔ فلسطین انفارمیشن سینٹر کے مطابق ایک نوجوان جس کی شناخت اکرم الحواجری کے نام سے ہوئی ہے، بریج کیمپ کے داخلی راستے کے شمال میں واقع الغرب مارکیٹ کے قریب ڈرون حملے میں شہید ہوا۔ اطلاعات کے مطابق اسرائیلی توپ خانے نے وسطی غزہ میں بریج کیمپ کے جنوب میں واقع قریب واقع مغازی پناہ گزین کیمپ پر گولہ باری کی ہے۔

بقیہ: میر تقی میر کی

اس پروگرام کی نظامت جناب نسیم عزیزی نے بہترین انداز میں کی جبکہ رکن اکاڈمی جناب مختار علی نے ہدیہ تشکر پیش کیا۔ دوسرا اجلاس ظہرانہ کے بعد پروفیسر حسن عباس کی صدارت میں ہوا جس میں مقالہ نگاروں میں جناب جاوید ہمایوں (کولکاتا) ڈاکٹر نعیم انیس (کولکاتا) ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی (پٹنہ) پروفیسر سید شاہ حسین احمد (پٹنہ) پروفیسر احمد محفوظ (جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی) پروفیسر ابو بکر عباد (دہلی یونیورسٹی)، ڈاکٹر دبیر احمد (کولکاتا) اور جناب کلیم حاذق (کولکاتا) نے اپنے مقالات پیش کیے اور دوسرا اجلاس بے حد معلوماتی رہا اور میر تقی میر سے متعلق بہت ساری باتوں کا علم ہوا۔ میر سے لوگوں کو کتنی انسیت اور اپنائیت ہے اس کا ثبوت اکاڈمی کے بھرے ہوئے مولانا آزاد آڈیٹوریم نے دیا۔ اس پروگرام کی نظامت بہت ہی بہترین انداز میں ڈاکٹر نوشاد عالم رکن اکاڈمی نے کی اور اپنے دلچسپ اشعار کے ذریعہ لوگوں کی دلچسپی بڑھادی۔ سامعین میں نائب چیئرمین محمد ندیم الحق اور سید شہاب الدین حیدر موجود رہے۔

نسیم عزیزی کے شعری مجموعے کی اشاعت پر تہنیتی قطعہ

ہے نثر ان کی خوب تو نظمیں بھی کم نہیں
اردو ادب کے پارے کی ان کو تمیز ہے
افسانے، تبصرے ہیں عزیزی کے خوب تر
صنفِ غزل نسیم کو شاہدؔ عزیز ہے

علی شاہدؔ دلکش
کوچ بہار گورنمنٹ انجینئرنگ کالج
8820239345

موتیہاری پولیس نے 6 سائبر جرائم پیشہ کو گرفتار کیا

کروڑوں کی لین دین کے ثبوت ملے، سرغنہ پاکستانی سم سے گینگ چلاتا تھا

موتیہاری (اے این بی): موتیہاری کے ایس پی سورن پربھات کی قیادت میں سائبر پولس اسٹیشن نے بڑی کارروائی کی ہے۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے بین الاقوامی سائبر کرائم کو بے نقاب کیا ہے۔ پولیس نے چھاپہ مار کر چھ سائبر جرائم پیشہ کو گرفتار کر کے دس موبائل فون، ایک درجن پاس بک، اے ٹی ایم اور 19 سم کارڈ برآمد کئے۔ اہم ماسٹر مائنڈ محمد ابراہیم نیپال میں رہتے ہوئے پاکستانی سم کارڈ سے سائبر کرائم آپریٹ کرتا تھا۔ پولیس کو کروڑوں کے لین دین کے ثبوت ملے ہیں۔ گرفتار سائبر جرائم پیشوں سے پوچھ گچھ کے دوران پولیس کو کئی اہم سراغ ملے ہیں۔ پولیس مزید کارروائی میں مصروف ہے۔ تمام گرفتار سائبر جرائم پیشہ کا تعلق پہاڑ پور تھانہ علاقہ سے بتایا جاتا ہے۔ موتیہاری کے ایس پی سورن پربھات نے کہا کہ خفیہ معلومات پر تحقیق کر کے اور سائنسی طریقے سے پولس نے سائبر کرائم کے خلاف بڑی کارروائی کی ہے۔ پولیس نے بین الاقوامی سائبر کرائم کا بڑا انکشاف کیا ہے۔ پولیس نے 6 سائبر جرائم پیشوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ گرفتار سائبر مجرموں کی شناخت پہاڑ پور تھانہ علاقہ کے اکھیمنیو کمار عرف لالو، امداد الدین انصاری، قیوم انصاری، شہزاد عالم، سرور سلطان، منور عالم کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس نے گرفتار ملزمان سے 19 سم کارڈ، 10 سمارٹ فون، ایک پیڈ فون، 08 اے ٹی ایم کارڈز، مختلف بینکوں کی 15 پاس بکس اور 66,400 روپے نقدی برآمد کی ہے۔ گرفتار سائبر مجرموں نے دوران تفتیش اہم انکشافات کیے ہیں۔ نیپال میں رہنے والا محمد ابراہیم پاکستانی سم کے ذریعے سائبر کرائم چلاتا تھا۔ سائبر پولیس کو کروڑوں کی لین دین کے ثبوت ملے ہیں۔ گرفتار سائبر مجرموں سے جو پاس بک برآمد ہوئی ہے اس میں کئی ریاستوں سے سائبر کرائم کی شکایات درج ہیں۔ پولیس زانچے کی جانچ میں مصروف ہے۔ گرفتار سائبر مجرموں نے پولیس کے سامنے بڑا انکشاف کیا ہے۔ دیہی علاقوں کے معصوم لوگوں کو دھوکہ دے کر، انہوں نے ان کے دستاویزات لیے، ان کے نام پر سم اور پاس بک کھولی، اس اکاؤنٹ پر یو پی آئی بنایا اور اسے فیس بک اشتہارات اور عطیات کے نام پر دھوکہ دینے کے لیے استعمال کیا، بائنانس ایپ کے ذریعے رقم کو USDT میں تبدیل کیا اور کرپٹو ٹریڈنگ کی۔

بہارشریف: مدرسہ عزیزیہ میں حج تربیتی پروگرام آج

21 اپریل کو عازمین و عازمات کے لئے ٹیکہ کاری کیمپ کا انعقاد کل

بہارشریف (مرشد دسنوی) نالندہ ضلع کے ہیڈکوارٹر بہارشریف شہر کے مدرسہ عزیزیہ، مچھلی مارکیٹ، رام چندر پور (بھراؤ پر) میں عازمین و عازمات حج 2025 کیلئے تربیتی پروگرام کے سلسلے میں عازمین و عازمات کیلئے تربیتی پروگرام آج ہوگا اور ٹیکہ کاری پروگرام کا انعقاد کل کیا گیا ہے۔ درج بالا موضوع کے سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ہر سال کی طرح امسال بھی نالندہ ضلع سے کل 72 عازمین و عازمات حج 2025 کیلئے روانہ ہونگے۔ اس پروگرام کے زیر صدارت حضرت مولانا سید شاہ سیف الدین فردوسی، صدر صغریٰ وقف اسٹیٹ بہارشریف و سجادہ نشیں خانقاہ معظم بہارشریف ہونگے۔ زیر اہتمام صغریٰ وقف اسٹیٹ، وزیر انتظام مدرسہ عزیزیہ بہارشریف، عازمین و عازمات حج 2025 کیلئے تربیتی پروگرام ہونگے۔ بمقام مدرسہ عزیزیہ بہارشریف، بتاریخ 20 اپریل 2025: بروز اتوار، بوقت 9 بجے صبح تا ایک بجے دوپہر منعقد کیا جارہا ہے۔ بحیثیت حج ٹرینر مفتی ثناء الہدیٰ قاسمی، نائب ناظم امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ تشریف لا رہے ہیں۔ نیز 21 اپریل 2025 بروز سوموار بوقت 9 بجے صبح تا ایک بجے دوپہر صدر ہسپتال بہارشریف کے تعاون سے عازمین و عازمات حج کیلئے ٹیکہ کاری و ہیلتھ سرٹیفکیٹ کیلئے ٹیکہ کاری کیمپ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ لہذا مذکورہ بالا پروگرام میں آنجناب سے شرکت کی گذارش ہے۔ الداعی محمد شاکر قاسمی انچارج پرنسپل مدرسہ عزیزیہ بہارشریف، نالندہ۔

ضلع فٹ بال کھلاڑی چیمپئن شپ کھیلنے کے لئے گیا روانہ

بہارشریف (مرشد دسنوی) معین الحق ریاستی چیمپئن شپ کھیلنے کے لیے نالندہ ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن کی ٹیم کو ہری جھنڈی دکھا کر گیا کے لیے روانہ کیا گیا۔ ضلعی ٹیم کو آپکی آواز (آسا پارٹی) کے قومی نائب صدر منا صدیقی نے سلوگنج محلے میں واقع ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن کے دفتر سے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر منا صدیقی نے کھلاڑیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نالندہ تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں کی دنیا میں بھی کامیابی کی پرچم لہرانے والوں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ نالندہ میں بھی ایسے شرکاء کی کمی نہیں ہے جو کھیلوں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں، صرف اس کی پرورش اور اچھی تربیت کی ضرورت ہے۔ نالندہ فٹ بال کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بہار ریاستی فٹ بال مقابلے میں بھی ہمارے نالندہ فٹ بال کھلاڑی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرکے ضلع کا نام روشن کریں گے۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن کے سیکرٹری سرور ارمان نے اپنے کھلاڑیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ضلع کا وقار برقرار رکھیں اور ان کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سکریٹری سرور ارمان، ٹیم منیجر نتیش کمار، کوچ بابر حسن، سابق وارڈ کونسلر نارائن یادو، چھوٹے لال، محمد جمیل اختر، ہمی صاحب، تیج کمار سمیت تمام فٹ بال کھلاڑی موجود تھے۔

نیشنل فائر سیفٹی ویک کے تحت آگ سے بچاؤ کے بارے میں آگاہی پروگرام

اورنگ آباد (اے این بی) نیشنل فائر سیفٹی ویک کے تحت بہار کے اورنگ آباد ضلع میں آج آگ سے حفاظت کے بارے میں ایک بیداری پروگرام اور ماک ڈرل کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اورنگ آباد شہر میں شری سیمنٹ فیکٹری میں آج فائر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موک ڈرل اور پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پلانٹ کے کارکنوں کو آگ پر قابو پانے یا اسے بھڑکنے سے روکنے کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ اس موقع پر شری سیمنٹ پلانٹ کے یونٹ ہیڈ اتل شرما، انسانی وسائل کے سربراہ بھرت سنگھ راٹھور، فائر ڈپارٹمنٹ کے افسران اور ملازمین موجود تھے۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ فائر آفیسر للکیشور پرساد نے آگ لگنے کی صورت میں کئے جانے والے پہلے اقدامات، گیس کے اخراج کی روک تھام، محفوظ انخلاء کے طریقہ کار اور آگ بجھانے کے آلات کے استعمال کے بارے میں موجود اہلکاروں کو لائیو ڈیمو دکھایا۔ مسٹر پرساد نے کہا کہ ایک چھوٹی سی لاپرواہی بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے لوگوں کے لیے ہوشیار رہنا اور بیدار رہنا ضروری ہے۔ انہوں نے موقع پر موجود لوگوں کو آگ بجھانے کے آلات کے استعمال کی تربیت بھی دی۔ انہوں نے کہا کہ 14 اپریل سے 20 اپریل تک چلنے والی اس آگاہی مہم کے تحت سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور دیگر اہم مقامات پر اسی طرح کے پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں آج شری سیمنٹ پلانٹ میں ایک موک ڈرل کا انعقاد کیا گیا اور مقامی مزدوروں کو ضروری معلومات فراہم کی گئیں۔

بچوں کے لیے آنکھ اور دانتوں کا مفت چیک اپ کیمپ

چھپرہ: بین الاقوامی رضا کار تنظیم لائنز کلب کی مقامی یونٹ لائنس کلب مہاراج گنج رگھوشانتی

کے زیر اہتمام ہفتہ کو شہر کے گدڑی رائے چوک واقع ایک اسکول کے بچوں کے لیے آنکھ اور دانتوں کا مفت کیمپ لگایا گیا۔ کیمپ میں آنکھوں اور دانتوں کے مسائل میں مبتلا تقریباً 250 بچوں کا مفت معائنہ کیا گیا اور انہیں مناسب مشورہ دیا گیا۔ بچوں کو مفت ادویات بھی فراہم کی گئیں۔ آنکھوں سے متعلق مسائل کا معائنہ شہر کے مشہور آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر ایس کے پانڈے اور دانتوں کا معائنہ ڈاکٹر او پی گپتا و ڈاکٹر چیتنیا وندنا نے کیا۔ اس موقع پر سابق ڈسٹرکٹ گورنر ڈاکٹر ایس کے پانڈے نے کہا کہ آنے والے دنوں میں اس طرح کے کیمپ ہر ماہ منعقد کئے جائیں گے اور ایک میگا چیک اپ کیمپ کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔ بچوں کے ساتھ ان کے والدین نے بھی لائنز کلب مہاراج گنج رگھوشانتی کی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی انعقاد سے صحت مند معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ کیمپ میں کلب کی نائب صدر لائن ارچنا شریواستو، ریجنل چیئر پرسن سیما پانڈے، اجے کمار سنہا، نیلم شرن، دیپ شیکھا، ریتا مشرا، سنیل کمار اور دیگر نے بڑھ چڑھ کر کردار ادا کیا۔

جموئی: سڑک حادثہ میں 3 نوجوان ہلاک، 1 زخمی

جموئی (اے این بی) بہار میں جموئی ضلع کے چھواڑ تھانہ علاقہ میں ہفتہ کی صبح سڑک حادثہ میں تین نوجوان ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔ پولیس ذرائع نے یہاں بتایا کہ کار میں سوار لوگ جموئی شہر سے علی گنج بلاک کے بیتوا گاؤں میں شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے گئے تھے۔ جموئی واپس آتے ہوئے کار ڈرائیور کو نیند آگئی اور کار مہنا پلیا کے قریب درخت سے ٹکرا گئی۔ اس واقعے میں تین نوجوان ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔ ذرائع نے بتایا کہ مرنے والوں کی شناخت بابو گپتا، رشی سنہا اور وکرم کمار کے طور پر کی گئی ہے۔ اس واقعہ میں روہت کمار شدید زخمی ہوگیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے بہتر علاج کے لیے جموئی ریفرل اسپتال بھیج دیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

کتے نے 2 بھائیوں کو کاٹا ایک کی موت دوسرا زیر علاج

سمستی پور (اے این بی) ضلع کے وبھوتی پور تھانہ حلقہ کے وازید پور بمبیا گاؤں میں کتا کاٹنے سے ایک بچے کی موت ہوگئی جبکہ دوسرے کی حالت نازک بتایا گیا ہے۔ مہلوک اور زخمی دونوں سگے بھائی بتایا گیا ہے۔ واقعہ کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وازید پور بمبیا پنچایت کے بلسنڈی تارا گاؤں باشندہ وجئے ساہ کے دو بیٹے ابھیشیک کمار اور ویویک کمار کو آوارہ کتے نے اس وقت کاٹ لیا جب دونوں بھائی گاؤں کے ایک اسکول میں میں چل رہے کوچنگ پڑھنے کے لئے جارہے تھے تبھی آوارہ کتے نے دونوں پر حملہ کر لہولہان کردیا۔ بتایا جاتا ہے کہ جب تک مقامی لوگ وہاں پہنچتے تب تک دونوں لہولہان ہو چکے تھے۔ جانکاری کے مطابق مقامی لوگوں کی مدد سے دونوں بچوں کو علاج کے لئے مقامی اسپتال لایا گیا جہاں ڈاکٹر نے ابتدائی علاج کے بعد دونوں کو سمستی پور صدر اسپتال ریفر کردیا۔ بتایا جاتا ہے کہ صدر اسپتال پہنچنے پر ڈاکٹر نے ابھیشیک کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے دربھنگہ ریفر کردیا۔ بتایا جاتا ہے کہ دربھنگہ جانے کے دوران راستے میں ہی ابھیشیک کی موت ہوگئی۔ واقعہ کے بعد اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔ وہیں واقعہ کے بعد پورے علاقے کا ماحول سوگوار ہوگیا ہے۔

تمام زیر التواء فارموں کی آن لائن انٹری ایک ہفتہ کے اندر کریں، خصوصی سروے کے کام میں تیزی لائیں: ڈی ایم

پورنیہ (محمد عرفان کامل) کندن کمار IAS ضلع مجسٹریٹ پورنیہ کی صدارت میں بہار

اسپیشل لینڈ سروے کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے مورخہ 17.04.2025 کو مہانندا آڈیٹوریم میں اراضی سروے کے تمام اہلکاروں کے ساتھ ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جائزہ کے دوران معلوم ہوا کہ ضلع میں آف لائن کے ذریعے کل 154863 فارم 2 موصول ہوئے ہیں جن میں سے 105369 فارم 2 آن لائن داخل ہو چکے ہیں جبکہ 49494 فارم 2 ابھی تک زیر التواء پائے گئے ہیں زیر التواء فارم 2 میں سے زیادہ 8559 فارم 2 عامر میں زیر التواء پائے گئے اور 8410 فارم 2 ویسا کے علاقے میں زیر التواء پائے گئے۔ زیر التواء فارم 2 پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ضلع افسر نے تمام کیمپ انچارجوں کو ہدایت کی کہ وہ فارم 2 اور فارم 5 میں ایک ہفتہ کا وقت دے کر سروے کے کام کو تیز کریں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کندن کمار نے سروے کیمپ انچارج کو فارم 2 اپ لوڈ کرنے اور فارم 5 کی آن لائن داخلہ کیمپ موڈ میں کرنے کے لئے ایک ہفتہ کا وقت دیا اور ایسا کرنے کی تخت ہدایات دیں۔ جائزہ کے دوران پہلے مرحلے کے بماکھی زون کے کل 04 (چاروں کیمپوں) میں کل ریونیو گاؤں 87 جن میں قسط وار مکمل 87 گاؤں خانپوری مکمل 82 گاؤں IPM تقسیم 67 گاؤں فارم 12 مکمل 63 گاؤں فارم m-53-18 گاؤں (m-53) گاؤں کے لیے 19-50 گاؤں فارم 20-02 گاؤں اور باقی 09 گاؤں زیر عمل پائے گئے ضلعی افسر کو اسے تیز رفتاری سے مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ جائزہ کے دوران ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کندن کمار نے تمام کیمپ انچارجز کو ہدایت کی کہ اگر آپ کی طرف سے دیا گیا ٹارگٹ ایک ہفتے کے اندر پورا نہ ہوا تو آپ کے خلاف کارروائی کے لیے محکمہ کو آگاہ کیا جائے گا۔

ساران: سڑک حادثہ میں ایک شخص ہلاک

چھپرہ (اے این بی) بہار میں ساران ضلع کے مشرق تھانہ علاقے میں دو الگ الگ سڑک حادثات میں ایک شخص کی موت ہوگئی اور دوسرا زخمی ہوگیا۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کو یہاں بتایا کہ چین پور گاؤں کے رہائشی کنہیا سنگھ (40) کو ایک بے قابو نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی۔ اس واقعہ میں اس کی موت ہوگئی۔ جبکہ ایک اور واقعہ میں، مشرق تھانے کے بالکل سامنے، ای رکشہ نے موٹر سائیکل سوار سیوان ضلع کے بھگوان پور تھانہ علاقے کے موہررائے ٹولا گاؤں کے رہنے والے آشتوش سنگھ کو ٹکر ماردی۔ اس واقعہ میں وہ زخمی ہوگیا۔ ذرائع نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال چھپرا اور زخمی کو علاج کے لیے قریبی صحت مرکز منتقل کیا۔

کشتریہ سمّیلن کی بے مثال کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے عوامی رابطہ مہم

پورنیہ (اے این بی) 23 اپریل 2025 کو کلا بھون پورنیہ میں منعقدہ بابو ویر کنور سنگھ وجے یوتسو جشن کم ویرات کشتریہ سمّیلن کی بے مثال کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے سابق ایم پی آنند موہن کی ہدایات کے مطابق آج بالو، بلو کے گاؤں نیورا لاٹولرلہ میں شدید عوامی رابطہ منعقد کیا گیا ملاڈیہا سریا مہیکھنڈ، بھٹوتر، شاہوان کھنت، ڈیرا اور علی گنج دھمدا ہا اور برہارا بلاکس سابق رکن پارلیمنٹ آنند موہن نے کہا کہ ہم راجپوتوں نے ہندوستان کو جو ہے اسے بنانے اور ہندوستان کی شان کو پھیلانے اور ہندوستان کی شہرت کو کونے کونے تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، ملک کی آزادی کے لیے ہماری قربانیوں اور آزاد ہندوستان کی تعمیر نو میں ہمارے تعاون سے کوئی انکار نہیں کرسکتا لیکن آج کے دور میں عام لوگ بھی ہمیں گالی دیتے ہیں وہ جمہوریت کے سب سے بڑے مندر میں ہمارے اسلاف کی توہین کرتے ہیں۔ ہماری تاریخ سے چھیڑ چھاڑ کی جا رہی ہے ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ حکومت اس کے خلاف پارلیمنٹ میں سخت قانون بنائے انہوں نے کہا کہ بابو ویر کنور سنگھ وجے مہوتسو کے موقع پر ملک بھر سے نامور لیڈر پورنیا آئیں گے۔ انہوں نے اپیل کی کہ عزت نفس کی اس لڑائی کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے آپ براہ کرم 23 اپریل 2025 کو صبح 30:10 بجے اپنے خاندان کے ساتھ وقت پر کلا بھون تشریف لائیں۔ گاؤں والوں نے مختلف مقامات پر پھولوں کے ہار موسیقی اور پٹاخوں کے ساتھ شری موہن کا پرتپاک استقبال کیا اور 23 اپریل کو پورنیہ پہنچنے کا وعدہ کیا۔ گاؤں کے اس گہرے عوامی رابطہ میں

سیکنڈری ٹیچرس یونین کے ضلع صدر پر عائد الزامات کو واپس لے محکمہ

چھپرہ: بہار سیکنڈری ٹیچرس یونین کے ساران ضلع اکائی کے ایگزیکٹو کی ہنگامی میٹنگ ضلع سکریٹری وریا ساگر ودیارتھی کی قیادت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ضلع صدر ونود کمار اور دیگر اساتذہ پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد ہیں۔ واضح رہے کہ ڈی پی او سیکنڈری ایجوکیشن اجیت امر ہریجن نے اپنے مراسلہ کے ذریعے ضلع صدر سے وضاحت طلب کی ہے اور الزام لگایا ہے کہ 12 اپریل کو اسکول کے معائنہ کے دوران وہ اپنے اسکول سے غیر حاضر تھے۔ جبکہ اسکول کے پرنسپل نے بتایا کہ وہ منظور شدہ چھٹی پر ہیں۔ سکریٹری مسٹر ودیارتھی نے کہا کہ ڈی پی او مسٹر امر اپنے دفتر سمیت اساتذہ کے ساتھ بدعنوانی میں ملوث ہیں۔ آئے روز اہلکار انسپکشن کے نام پر اساتذہ کو ڈرا دھمکا کر ان سے ناجائز وصولی کر رہے ہیں۔

رکن اسمبلی نے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے والے طلبا کو نوازا

پورنیہ (محمد عرفان کامل) پورنیہ گورنمنٹ بھٹہ بی بی ایم ہائر سیکنڈری اسکول میں طلباء کے ٹیلنٹ کم اعزاز کی تقریب میں رکن اسمبلی وجے کھیمکا نے اسکول فیملی کے ساتھ انٹرمیڈیٹ پاس کرنے والے ہونہار طلباء کو یادگاری نشانات سے نوازا اس موقع پر رکن اسمبلی نے طلباء کو مستقبل میں مزید بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دی اور کہا کہ باقاعدہ مطالعہ نظم وضبط اور خود اعتمادی سے ہر مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے انہوں نے والدین سے بھی اپیل کی کہ وہ اسکول کو اپنا خاندان سمجھیں اور اپنے بچوں کی تعلیم میں فعال کردار ادا کریں رکن اسمبلی نے کہا کہ این ڈی اے حکومت کے تحت طلباء کو پڑھائی کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم کے لئے مختلف اسکیموں کا فائدہ دیا جارہا ہے پورنیہ میں بھٹھا بی بی ایم اور بیلوری اسٹیٹ ساہ اسکول کو وزیر اعظم شری ودیالیہ کے طور پر منتخب کرنے کی وجہ سے طلباء کو تعلیم کے میدان میں خصوصی فوائد حاصل ہوں گے رکن اسمبلی وجے کھیمکا نے ایم ایل اے فنڈ سے اسکول کے احاطے میں بنائے گئے آرٹ اسٹیج کا افتتاح کیا اور اسکول مینجمنٹ کمیٹی کی میٹنگ میں پہلے تجویز کردہ موضوع کی متفقہ طور پر تصدیق کرتے ہوئے اسکول کے مفاد میں کئی اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا انتظامی کمیٹی کی میٹنگ میں پرنسپل مسز ممتا سنگھ، تعلیم پسند سنجے موہن پربھا کر ممبر سنجے سنگھ اور دیگر اساتذہ موجود تھے۔

چھپرہ کے تاج محل کرنگا مقبرہ کو ملا محفوظ آثار قدیمہ کا درجہ

سارن: چھپرہ کے تاج محل کہے جانے والے کرنگا مقبرہ کو محکمہ آثار قدیمہ نے محفوظ عمارت کا درجہ عطا کیا ہے۔ محکمہ نے "بہار قدیم یادگاروں اور آثار قدیمہ کے مقامات، باقیات اور فن کے خزانے ایکٹ کے تحت نوٹیفکیشن کے ذریعے ضلع انتظامیہ کو مطلع کیا ہے۔ اس عمارت کو محفوظ قرار دینے کی تجویز ڈی ایم امن سمیر نے محکمہ کو ارسال کیا تھا۔ تجویز کی روشنی میں محکمہ نے اعتراضات و مشورے طلب کیے تھے۔ اپریل کے مہینے میں ڈی ایم سمیر نے نو آبجکشن سرٹیفکیٹ بھی محکمہ کو ارسال کیا تھا۔ کوئی اعتراض نہ ملنے کے بعد ڈائریکٹوریٹ آف آرکیالوجی نے 16 اپریل کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا اور کرنگا مقبرہ کو ایک محفوظ آثار قدیمہ کے طور پر قرار دیا

بیگوسرائے میں مزدور اور ڈاکٹر کے درمیان مزدوری پر تنازع، گولی لگنے سے مزدور جاں بحق، اہل خانہ میں ہنگامہ

بیگوسرائے: بیگوسرائے میں مقامی اور ڈاکٹر کے درمیان فائرنگ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس واقعہ میں ایک شخص کی موت ہوگئی ہے۔ مہلوک کی

شناخت نگر تھانہ حلاقہ کے اجیت مہتو کے طور پر کی گئی ہے۔ تاہم پولیس فورس کے ساتھ موقع پر موجود ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق اجیت مہتو ڈاکٹر پربھاکر ٹھاکر کے مقام پر کوڑا اٹھانے کا کام کرتے تھے۔ اسے دو دن تک مارا پیٹا گیا اور اجرت کے حوالے سے واپس بھیج دیا گیا۔ متوفی اجیت مہتو کی ماں اور بیوی کا الزام ہے کہ ڈاکٹر پربھاکر ٹھاکر کی جگہ اجرت کے مطالبہ کو لے کر جھگڑا چل رہا تھا۔ جس میں دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی اور اجیت مہتو ڈاکٹر کی جگہ سے اپنے گھر جارہے تھے۔ اسی سلسلے میں ایک شخص پر دو گولیاں چلائی گئیں جن میں سے ایک اس کے پیٹ اور دوسری ران میں لگی جس کی وجہ سے وہ شخص نیچے گر گیا۔ گرنے کے بعد اجیت مہتو کو علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

ریٹائرڈ ٹیچر سمیت کئی گھروں سے 10 لاکھ کی چوری

اسلام پور (اے این بی) اسلام پور تھانہ علاقہ کے اچھوس گاؤں میں جمعہ کی رات گھر کو ویران دیکھ کر نامعلوم چوروں نے سابق ریٹائرڈ ٹیچر سیاشرن پرساد، منوج ساؤ اور مرحوم سدھیشور چودھری نامی شخص کے گھروں میں داخل ہو کر تقریباً سات سے آٹھ لاکھ روپے مالیت کے سونے اور چاندی کے زیورات سمیت دیگر قیمتی سامان چوری کر کے لے گئے۔ اس واقعہ کے بارے میں اسلام پور تھانہ علاقہ کے اچھوس گاؤں کے رہائشی سیاشرن پرساد نے بتایا کہ ہمارا بیٹا جھارکھنڈ ٹاٹا میں رہتا ہے۔ اپنی خراب صحت کی سبب میں نے گھر کو تالا لگا دیا اور جھارکھنڈ کے ٹاٹا میں اپنے بیٹے کے گھر چلا گیا۔ ہفتہ کی صبح جب میں ٹاٹا سے واپس آیا اور گھر کا مین گیٹ کھول کر اندر گیا تو میں چونک گیا۔ گھر کے اندر موجود تین کمروں کے تالے پر کوئی خراش نہیں آئی لیکن تالے کھلے تھے اور اس کے اندر رکھا گودریج کا تالا اور ڈبے کے تالے بھی کھلے تھے اور تقریباً لاکھوں روپے مالیت کے سونے اور چاندی کے زیورات اس کے اندر رکھے 4 لاکھ نقد رقم، پیتل کے برتنوں سمیت گھر کے اندر رکھے دیگر قیمتی سامان کو نامعلوم چور چوری کر کے لے گئے۔ اسی گاؤں کے منوج ساؤ نامی شخص کے گھر میں نامعلوم چور گھر کی چھت کی مدد سے داخل ہوئے اور گھر میں سوئے ہوئے مالک کے کمرے کو باہر سے تالے اور پھر ایک کمرے کے تالے اور اس کے اندر رکھے صندوق کو توڑ کر ایک لاکھ پچاس ہزار روپے مالیت کے طلائی اور چاندی کے زیورات جو کہ بیٹی کی شادی کے لیے اس میں رکھے گئے تھے چوری کر کے لے گئے۔ انہی نامعلوم چوروں نے اسی گاؤں میں مرحوم سدھیشور چودھری کے تیسرے گھر کو نشانہ بنایا۔ آنجہانی سدھیشور چودھری کے بیٹے امر چودھری نے کہا کہ ہم پورے خاندان کے ساتھ پٹنہ شہر میں رہتے ہیں۔

ٹرین کی زد میں آکر 2 نوعمر لڑکوں کی موت

چھپرہ (اے این بی) سارن ضلع میں مشرق وسطی ریلوے کے چھپرا گرامین اور گولڈن گنج اسٹیشنوں کے درمیان ریل بنارہے دو نوعمر لڑکوں کی ٹرین کی زد میں آجانے سے موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کو یہاں بتایا کہ مفصل تھانہ علاقہ کے وشنو پورہ گاؤں کے نزدیک بھیلدی تھانہ علاقہ کے کوریا گاؤں کے رہنے والے کالو (12) ولد دودھناتھ بھگت اور دیپک کمار (13) ولد مکر بھگت جو اینٹوں کے بھٹے میں مزدوری کرتے تھے ریلوے لائن پر کھڑے ہوکر ریل بناتے وقت ٹرین کی زد میں آگئے۔ جس کی وجہ سے دونوں کی موت ہوگئی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ واقعے کی اطلاع ملتے ہی تھانہ مفصل کی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور دونوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھیج دیا۔ پولیس نے اس معاملے میں ایف آئی آر درج کر کے تحقیقات کر رہی ہے۔

سابقہ تنازع کے مدنظر مارپیٹ میں 2 افراد زخمی

بہارشریف (اے این بی) نالندہ ضلع کے مانپور تھانہ علاقہ کے پلٹ پورہ پنچایت واقع بیلچھی

گاؤں میں ہفتے کے روز کی صبح ساڑھے آٹھ بجے سابقہ تنازع پر شدید لڑائی ہوئی جس میں دو افراد زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں ریحان آصف اور انور نسیم عرف انو شامل ہیں۔ دونوں زخمیوں کو علاج کے لیے صدر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ انور نسیم نے بتایا کہ زمین کا ٹکڑا خریدنے کے لیے بات چیت چل رہی تھی کہ ہفتے کی صبح اچانک گاؤں کے سربراہ کے بہنوئی اور بھائی آئے اور کہا کہ وہ زمین لے چکے ہیں، اس بات پر انہوں نے اسے گالیاں دیں اور لاٹھی ڈنڈوں سے مار مار کر زخمی کردیا۔ مداخلت کرنے آنے والے ریحان آصف کو بھی ڈنڈے سے مارا گیا اور اس کا سر پھوٹ دیا گیا۔ دونوں زخمی صدر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انور نسیم عرف انو نے بتایا کہ پنچایت کا سربراہ ہونے کے ناطے ہم پر خود کو طاقتور ثابت کرنے کی نیت سے حملہ کیا گیا تاکہ بیلچھی گاؤں میں ہمارا تسلط برقرار رہے۔ حملہ آوروں میں محمد نوشاد عالم، محمد اقبال امام، محمد شاہد عالم، تقی عالم، محمد توقیر عالم اور عارف راجہ شامل تھے۔ اس واقعے پر مانپور پولیس اسٹیشن کے سربراہ نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری طور پر بیلچھی گاؤں پہنچ کر معاملے کی جانچ کی اور دونوں فریقوں کی جانب سے تھانے میں درخواست دی گئی ہے۔ پولیس واقعے کی سنجیدگی سے تحقیقات کرے گی اور قانونی کارروائی کرے گی۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | اتوار، ۲۰/ اپریل ۲۰۲۵ء

ملک کے نائب صدر کی نظر میں عدلیہ کا درجہ صدر جمہوریہ سے نیچے ہے

بی جے پی حکومت نے وقف ترمیمی بل کو سامنے لاکر پورے ملک میں ایسی سڑانڈ پھیلا دی ہے کہ اس وقت پورے ملک میں اس سڑانڈ کو محسوس کیا جارہا ہے اور پورے ملک کے لوگ مودی حکومت کی اس سڑی ہوئی پالیسی سے اسی قدر عاجز آچکے ہیں جس طرح سے اس نے 2016 میں نصف شب کو نوٹ بندی کردی تھی اور ایسا کیوں کیا تھا اور اس کا کیا فائدہ اس ملک کو پہنچا اس کا کوئی جواب مودی حکومت کے پاس نہیں ہے۔ عام طور پر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ مودی حکومت مسلمانوں کی دشمن ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مودی حکومت ہندوؤں کی اصل دشمن ہے کیونکہ اس کی سڑی ہوئی پالیسی جیسے نوٹ بندی اور آسمان کو چھوتی ہوئی مہنگائی سے صرف 23 فیصد مسلمان متاثر ہوئے لیکن ہندو تو اس ملک میں آبادی کے 70% ہیں تو نقصان سب سے زیادہ تو ہندوؤں کو ہوا۔ لیکن مودی، شاہ، بھاگوت کے تکون کے پاس ہندوؤں کو لبھانے کے لئے جے شری رام کا نعرہ ہے اور وہ اسی نعرے کو لگا کر مطمئن ہیں بھلے ہی ان کے گھروں کا چولہا ٹھنڈا پڑا رہے۔ مودی حکومت نے تو ملک کے تمام اثاثہ جات فروخت کرڈالے ہیں ریل، ہوائی جہاز، ایئرپورٹ، کوئلہ کی کانیں و دیگر ذرائع جس کے ذریعہ ہندستان اپنے پیروں پر کھڑا ہوسکا تھا، اس نے ان تمام اثاثہ جات کو اڈانی۔ امبانی کے ہاتھوں فروخت کردیا ہے۔ مودی کسانوں کا قرض معاف نہیں کرتے جن کے کھیت کھلیان قدرتی آفات کے پیش نظر برباد ہوجاتے ہیں اور قرض کی معافی نہ ملنے پر آئے دن کسانوں کی خودکشی کی خبریں سامنے آتی رہتی ہیں۔ اس وقت ملک کے سیکولر ہندوؤں نے مودی حکومت سے سوال کیا ہے کہ وقف جائدادیں تو مسلمانوں کی میراث ہیں جو ان کے باپ دادا برسہا برس پہلے ان کے نام کر گئے تھے، اب ان جائدادوں کو مودی حکومت کس بل بوتے پر چھین سکتی ہے۔ لیکن اپنے چنڈال ممبران راجیہ سبھا اور لوک سبھا کے ذریعہ اس بل کو دونوں ایوانوں میں منظور کرالیا اور اپنے تئیں یہ سمجھ بیٹھے کہ اب مسلمانوں کی وقف جائدادوں پر ان کا حق ہوگیا اور اب یہ جائدادیں بھی وہ اڈانی کو فروخت کردیں گے، لیکن مودی حکومت کو اندازہ نہیں ہے کہ اس نے آگ سے کھیلنے کی کوشش کی ہے اور مسلمان جو اپنی مسجد کھو چکے ہیں اور سپریم کورٹ کا فیصلہ مان لیا ہے لیکن اگر مودی حکومت سمجھتی ہے کہ چنڈال چوکڑیوں اور سپریم کورٹ کی حمایت سے اس مرتبہ بھی وہ کامیاب ہوجائیں گے تو وہ بہت ہی خوش فہمی میں ہیں، مودی حکومت نے 2014 سے لیکر اب تک مسلمانوں کو ہر طرح سے زک پہنچانے کی کوشش کی ہے لیکن انہیں بھی معلوم ہوجانا چاہئے کہ حد کی بھی حد ہوتی ہے۔ وقف ایکٹ پر سپریم کورٹ نے عارضی روک کیا لگائی کہ نائب صدر جگدیپ دھنکڑ بی جے پی رضا کار کے انداز میں سپریم کورٹ کے ججوں پر تنقید کر بیٹھے اور شاید وہ اس حقیقت کو یکسر فراموش کرچکے ہیں کہ نائب صدر سپریم کورٹ کے جسٹس سے اوپر نہیں ہوتا۔ جگدیپ دھنکڑ جب بنگال کے گورنر تھے اس وقت بھی انہوں نے راج بھون کو بی جے پی کا پارٹی آفس بنا رکھا تھا۔ جگدیپ دھنکڑ کے اس بیان پر کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن رندیپ سنگھ سرجے والا نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہندستان میں صرف قانون کو برتری حاصل ہے نہ کہ کسی عہدے کو خواہ وہ صدر جمہوریہ کیوں نہ ہو۔ دھنکڑ نے کہا تھا کہ صدر کے اختیارات پر عدالتی نظر ثانی غیر موزوں ہے۔ سرجے والا نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو بروقت، درست اور جرات مندانہ قرار دیا جس میں صدر اور گورنروں کے اختیارات پر آئینی حدود کا اطلاق واضح کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آئینی عہدہ جتنا بلند ہو اس پر آئینی احتساب اور شفاف طرز عمل کی ذمہ داری اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے مطابق اگر صدر یا گورنر کسی قانون کی منظوری غیر معینہ مدت تک موخر کرسکتے ہیں تو یہ جمہوریت کی روح کے منافی ہوگا۔ انہوں نے نائب صدر کے اس ریمارک کی بھی مذمت کی کہ عدلیہ کو قانون سازی یا انتظامی امور پر مداخلت کا اختیار نہیں ہونا چاہئے۔ سرجے والا نے کہا عدلیہ کی آزادی بھی وہ ایٹمی ہتھیار ہے جو ناانصافی، مطلق العنانیت اور طاقت کے ناجائز استعمال کے خلاف عوام کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر عدلیہ کو بے اختیار کردیا جائے تو عوام کی آخری امید بھی دم توڑ دے گی۔ جگدیپ دھنکڑ جب بنگال کے گورنر تھے تو ہر دن حکمراں جماعت کے خلاف مین میخ نکالتے رہتے تھے اور ان کا انداز بی جے پی رضا کار جیسا تھا اور پتہ نہیں انہیں کیسے کیسے القابات سے نوازا گیا لیکن ان کی بی جے پی سے اس وفاداری کا انعام یہ ملا کہ انہیں نائب صدر جمہوریہ بنادیا گیا اور ایک نائب صدر ملک کا ایک ستون ہوتا ہے اور اسے یہ نہیں معلوم کہ ملک کی عدلیہ کا کیا رتبہ ہے۔ جو وہ کہتے ہیں کہ صدر جمہوریہ کے آرڈر کے بعد عدلیہ کا کوئی رول نہیں، اس سے صاف اندازہ ہوا کہ انہوں نے تعلیم کے نام پر صرف بی جے پی کے کتابچے اور آر ایس ایس کی تعلیمات پر غور کیا ہے ویسے بھی وہ آر ایس ایس سے قریبی تعلق رکھنے والے تھے، لہذا ان کی زبان سے اور کیا سننے کو ملے گا۔ یہ مودی حکومت جب تک برخاست نہیں ہوجاتی اس وقت اسی طرح کے کرتب دیکھنے کو ملیں گے جو اس وقت نائب صدر نے سنائے ہیں۔ (خ الف ف)

بقیہ: وقف پر حکومتی قبضے کے مہلک اثرات

یہ ایک گہری نظریاتی جنگ کا حصہ ہے۔ اس وقت جو رجحان دکھائی دیتا ہے، وہ صرف ایک اقلیت کو اقتدار کے کنارے دھکیلنے کا نہیں بلکہ اس کی تہذیبی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا ہے۔ وقف اس تہذیبی بنیاد کا ایک ستون ہے — اور اس ستون کو گرانے کی شعوری کوشش کی جارہی ہے۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ بی جے پی حکومت نے اپنے اقتدار کے دوران مندروں کے تحفظ اور فروغ کے لیے مختلف ریاستوں میں بڑے فیصلے کیے ہیں۔ اتر پردیش، مدھیہ پردیش، گجرات، اور مہاراشٹر میں متعدد مندر سرکاری امداد، زمینوں کی واپسی، اور نذرانے کی وصولی کے مکمل اختیار کے ساتھ پنڈتوں اور ہندو ٹرسٹیز کے زیر انتظام ہیں۔ اگر ہندو حکومتیں اپنے مذہبی ادارے خود چلاسکتی ہیں، تو مسلمانوں کو یہ حق کیوں حاصل نہ ہو؟ کیوں وقف بورڈز کو سرکاری کنٹرول کے تحت لایا جاتا ہے، کیوں وقف کی زمینوں کو ترقی کے نام پر بلڈرز کو دے دیا جاتا ہے، اور کیوں عوام کی آواز کو دبا دیا جاتا ہے؟ یہ تضاد دراصل اس حکومت کی دوغلی پالیسی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک طرف اقلیتوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ "قومی دھارے" میں شامل ہوں، اور دوسری طرف ان کے تمام خودمختار اداروں کو زبردستی قوم کے نام پر ہڑپ کرلیا جاتا ہے۔ اگر قوم کی تعمیر واقعی مدنظر ہوتی تو حکومت وقف کو ایک طاقتور، خودمختار اور شفاف ادارہ بنانے میں مدد کرتی، ناکہ اسے کمزور کرکے زمینوں کے سودے کرتی۔

یہاں ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ موجودہ حکومت نے معاشی سطح پر جو پالیسیاں اپنائی ہیں، وہ بڑی حد تک کارپوریٹ مفادات کے گرد گھومتی ہیں۔ ریئل اسٹیٹ، انفرااسٹرکچر، اور اربن ڈویلپمنٹ میں وقف زمینوں کی حیثیت بہت اہم ہے۔ وقف کی لاکھوں ایکڑ زمین بھارت بھر میں قیمتی علاقوں میں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جائیدادیں صرف مذہبی یا فلاحی ادارے کی نظر سے نہیں دیکھی جاتیں، بلکہ سرمایہ دار طبقے کے لیے یہ سونے کی کان ہیں۔ وقف بورڈ کو بدنام کرنے کا مقصد ان زمینوں کو خالی کرانا اور بلڈرز کے حوالے کرنا ہے۔

ممبئی کے قلب میں واقع انبانی کا انٹیلا محل اسی سازش کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ وقف کی زمین پر کھڑا یہ عالی شان قصر، جہاں ہر منزل سونے کے فرش اور ماربل کی دیواروں سے مزین ہے، آج تک وقف بورڈ کو کرایہ نہیں دے رہا۔ کیا حکومت کو یہ نظر نہیں آتا؟ اگر وہ واقعی وقف کی خیر خواہ ہے تو وہ انٹیلا کو مارکیٹ ریٹ کے حساب سے کرایہ ادا کرنے پر مجبور کیوں نہیں کرتی؟ کیوں انبانی سے ایک نذیر قائم نہیں کی جاتی؟ اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ حکومت کی نیت وقف کی اصلاح نہیں بلکہ قبضہ ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان اس صورت حال میں کیا کریں؟ سب سے پہلے تو ہمیں اس مغالطے سے باہر آنا ہوگا کہ صرف قانونی چارہ جوئی یا عدالتوں کے ذریعے ہم اپنے حق کو بچا سکتے ہیں۔ عدلیہ کا حال بھی کسی سے چھپا نہیں، جہاں مذہبی اقلیتوں کے مقدمات اکثر برسوں تک زیر التوا رہتے ہیں اور فیصلے طاقتور فریقین کے حق میں آتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت سب سے اہم ضرورت عوامی شعور بیدار کرنے کی ہے۔

مساجد، مدارس، خانقاہیں، اور محلے کے امام و خطباء کو یہ پیغام عام کرنا چاہیے کہ وقف ایک دینی امانت ہے — اور اس پر حملہ ہمارے دین، ہماری تہذیب اور ہماری اجتماعی شناخت پر حملہ ہے۔ نوجوان طبقے کو خاص طور پر اس مہم کا حصہ بنانا ہوگا، کیونکہ وہی قوم کا مستقبل ہیں۔ سوشل میڈیا، یوٹیوب چینلز، پبلک تقریریں اور مقامی سطح پر عوامی تحریکات کے ذریعے اس ایشو کو قومی سطح پر اٹھانا ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو وقف کے اداروں میں شفافیت لانی ہوگی۔ یہ درست ہے کہ بدعنوانی کے الزامات بعض صورتوں میں درست بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا علاج خوداحتسابی سے کیا جائے، نہ کہ خودسپردگی سے۔ ہمیں آزاد، غیر سرکاری، علماء و ماہرین پر مشتمل وقف نگرانی کمیٹیاں قائم کرنی ہوں گی، جو وقف بورڈ کے اقدامات پر نظر رکھ سکیں، ان کی رپورٹنگ کریں، اور عوام کو اعتماد میں لے سکیں۔

تیسری بات، ایک متحدہ محاذ کی ضرورت ہے۔ علماء، دانشور، وکلاء، سوشل ورکرز، اور سیاستدان — سب کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہوگا۔ وقف صرف کسی ایک فرقے یا مدرسے کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ پوری ملتِ اسلامیہ ہند کا مسئلہ ہے۔ اس پر اتحاد اور تنظیم ہی اصل قوت بن سکتی ہے۔ اور سب سے آخر میں، یہ یاد رکھنا ہوگا کہ تاریخ ان قوموں کو یاد رکھتی ہے جو اپنی شناخت کے تحفظ کے لیے کھڑی ہوگئیں، چاہے ان کے پاس وسائل کم ہوں، مگر ایمان، اخلاص، اور جدوجہد زیادہ ہو۔ وقف پر حملہ دراصل ہمارے دین پر، ہماری شناخت پر، اور ہمارے مستقبل پر حملہ ہے۔ اگر ہم نے اس وقت بھی خاموشی اختیار کی تو ہماری نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ امانت ہے۔ موجودہ وقف ایکٹ دراصل ایک نیا Lapse" of"Doctrine ہے — سامراجی قبضہ ایک نئے چہرے میں۔ آج اگر ہم نے اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی تو کل نہ مساجد باقی رہیں گی، نہ مدارس، نہ خانقاہیں، نہ یتیم خانے۔ اور پھر ہم صرف تاریخ میں پڑھیں گے کہ ایک قوم تھی جو خاموشی سے اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی — بغیر آواز اٹھائے۔

آج اگر ہم وقف کے مسئلے کو صرف ایک انتظامی یا قانونی الجھن سمجھ کر خاموش رہتے ہیں، تو کل ہمیں وہ منظر دیکھنے کو ملے گا جو نہ صرف ہماری نسلوں کے لیے تباہ کن ہوگا، بلکہ ہماری اجتماعی تہذیب، دینی شناخت، اور سماجی ڈھانچے کو جڑ سے ہلا دے گا۔ وقف پر موجودہ حکومت کی چالاک گرفت اور ریاستی قانون سازی کے ذریعہ اس پر قبضہ دراصل ایک طویل المیعاد سازش کا پیش خیمہ ہے، جس کے مہلک اثرات آنے والے وقت میں ہر مسلمان کو محسوس ہوں گے۔

پہلا بڑا خطرہ دینی شناخت کے مٹنے کا ہے۔ وقف کی زمینوں پر مساجد، مدارس، خانقاہیں، یتیم خانے اور دارالعلوم جیسے ادارے قائم ہیں جو صدیوں سے اسلامی علم و ثقافت کے محافظ رہے ہیں۔ اگر وقف کی زمینوں پر ریاست یا کارپوریٹ طبقہ قابض ہوگیا، تو ان اداروں کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا۔ مدارس بند ہوں گے، دینی تعلیم کے مراکز ختم ہوں گے، اور نئی نسل کو دینی تشخص سے جوڑنے والا سارا نظام درہم برہم ہوجائے گا۔

دوسرا خطرہ معاشی تباہی کا ہے۔ وقف کی جائیدادیں لاکھوں مسلمانوں کی معیشت کو سہارا دیتی ہیں۔ ان زمینوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے یتیموں کی کفالت، بیواؤں کی مدد، اور طلبہ کی تعلیم ممکن ہوتی ہے۔ حکومت اگر ان زمینوں کو ہتھیا لے، تو ان فلاحی کاموں کے لیے وسائل ختم ہوجائیں گے۔ نتیجتاً غربت میں اضافہ، تعلیم کا زوال، اور بے روزگاری میں اضافہ ہوگا — جس سے مسلمانوں کی محرومی مزید گہری ہوگی۔

تیسرا خطرہ فرقہ وارانہ نفرت کے بڑھنے کا ہے۔ وقف کی جائیدادوں پر ریاستی قبضہ ایک مخصوص مذہبی طبقے کے خلاف کھلی جارحیت ہوگی، جس سے سماجی کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ جب ایک اقلیت کو اس کے مذہبی اداروں، عبادت گاہوں، اور فلاحی نظام سے محروم کیا جائے گا، تو وہ خود کو غیر محفوظ اور بیزار محسوس کرے گی۔ یہ بے اطمینانی شدت پسندانہ سوچوں کو جنم دے سکتی ہے، جس کا فائدہ صرف وہ عناصر اٹھائیں گے جو ملک میں فساد چاہتے ہیں۔

چوتھا اور سب سے خطرناک اثر قانونی اور آئینی نظام پر عوام کے اعتماد کا خاتمہ ہوگا۔ جب ریاست خود ہی ایک مذہبی ادارے کو کمزور کرنے کے لیے قانون سازی کرے، تو اقلیتوں کو یہ پیغام ملتا ہے کہ آئین ان کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ ایک بار اگر یہ تاثر مضبوط ہوگیا، تو پورے ملک کا سیکولر تانا بانا کمزور ہوجائے گا۔ ہندوستان جیسی کثیر المذہبی ریاست میں اگر ایک مذہب کے خلاف ایسا تعصب اختیار کیا جائے، تو یہ دوسرے مذاہب کے لیے بھی خطرناک مثال بنے گی۔

آخری مگر اہم نکتہ یہ ہے کہ یہ قبضہ صرف زمین کا نہیں، ذہنوں اور دلوں کا بھی ہے۔ وقف کا ادارہ صرف زمینوں کا نگران نہیں بلکہ ایک روحانی و تہذیبی علامت ہے۔ اس پر حملہ دراصل مسلمانوں کے حوصلے، ان کے اعتماد، اور ان کی اجتماعی خودی پر حملہ ہے۔ اگر قوم نے یہ حملہ برداشت کرلیا، تو پھر اگلا ہدف مساجد ہوں گی، پھر مدارس، پھر یونیورسٹیاں، اور پھر شاید ہماری زبان، ہماری ثقافت، اور ہمارا تشخص۔

اس لیے یہ وقت احتجاج کا نہیں، شعور اور تنظیم کا ہے۔ ہمیں نہ صرف اس قانون کی مخالفت کرنی ہے بلکہ اس کے دوررس نتائج سے عوام کو آگاہ کرنا ہے۔ اگر ہم نے یہ موقع گنوا دیا، تو کل ہماری نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی، اور ہم صرف تاریخ کے اوراق میں ایک بے حس قوم کہلائیں گے جس نے خاموشی سے اپنی جڑیں کٹنے دیں۔

وقف کا نظام اسلام کے ان عظیم معاشی و سماجی نظریات میں سے ایک ہے جس نے مسلم تہذیب کو صدیوں تک فلاح، علم، اور عدل کا مرکز بنائے رکھا۔ وقف، صدقۂ جاریہ کی وہ صورت ہے جو نہ صرف مال کے پاکیزہ استعمال کی ضمانت دیتا ہے بلکہ سماج کے پسماندہ، مجبور، اور تعلیم سے محروم طبقات کے لیے ایک امید بن کر ابھرتا ہے۔ خلافت راشدہ سے لے کر خلافت عثمانیہ تک، وقف کا ادارہ مسلم معاشرت کی ریڑھ کی ہڈی رہا ہے۔

لیکن جب ہم موجودہ ہندوستان میں وقف کے قانونی و سیاسی مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک گہری سازش کا پتہ چلتا ہے — ایک ایسی منظم کوشش جو بدعنوانی کے نام پر، شفافیت کے نعرے کے پردے میں، دراصل مسلمانوں کی اجتماعی و دینی خودمختاری کو سلب کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ حالیہ وقف ترمیمی قوانین اور حکومتوں کی من مانیاں اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ اصل نشانہ یہ نہیں کہ وقف کی حفاظت ہو، بلکہ یہ کہ وقف کی زمینیں حکومتی و کارپوریٹ مفادات کی نذر کردی جائیں۔

جب ہم وقف پر حکومت کی بڑھتی ہوئی دخل اندازی اور قانونی جبر کا تجزیہ کرتے ہیں، تو لازم ہے کہ ہم اس منظرنامے کو وسعت دے کر ایک اصولی سوال پر غور کریں: اگر اسی ماڈل کو ہندوستان کے مندروں، آشرموں، اور مذہبی ٹرسٹوں پر لاگو کیا جائے تو کیا نتائج برآمد ہوں گے؟ یہ سوال نہ صرف مسلمانوں بلکہ خود ہندو اکثریتی سماج کے لیے بھی ایک فکری زلزلہ بن سکتا ہے۔ کیوں کہ اگر مذہبی جائیدادوں کے نظم و نسق میں بدعنوانی کی بنیاد پر ریاست کو مکمل اختیارات دیے جانے لگیں، تو کل یہی منطق ہندو مذہبی اداروں پر بھی لاگو کی جاسکتی ہے — اور تب ہندو برادری کو بھی اسی کرب سے گزرنا پڑے گا جس سے آج مسلمان گزر رہے ہیں۔ ہندوستان کا آئین تمام مذاہب کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، انہیں چلانے، اور ان کی جائیدادوں کا نظم کرنے کا حق دیتا ہے (آرٹیکل 26)۔ اگر حکومت مندر جائیدادوں کو اس بنیاد پر ضبط کرنے لگے کہ وہاں بدعنوانی ہے یا انتظامی خامیاں ہیں، تو یہ مذہبی آزادی کی صریح خلاف ورزی ہوگی۔ یہ خطرناک رجحان ریاست کو ایک نیا استبدادی راستہ فراہم کرے گا — جہاں کسی بھی مذہب کی آزادی کو "انتظامی اصلاحات" کے نام پر ختم کیا جاسکے گا۔ آج ملک بھر میں لاکھوں کروڑوں روپے کی آمدنی مندروں کے ذریعے پیدا ہوتی ہے، خاص طور پر بڑے مندروں جیسے کہ ترو پتی، پدمنابھ، یا شری شنکراچاریہ متھ وغیرہ۔ ان مندروں کی آمدنی نہ صرف مذہبی سرگرمیوں بلکہ تعلیمی، فلاحی، اور رفاہی منصوبوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اگر حکومت ان اداروں پر کنٹرول حاصل کرلے، تو ممکن ہے یہ وسائل عوامی بہبود کی بجائے سیاسی مقاصد، نجی مفادات، یا کارپوریٹ تعلقات کی نذر ہوجائیں۔ مذہبی جائیدادیں صرف مالیاتی اثاثے نہیں ہوتیں، بلکہ وہ تہذیبی ورثے کی علامت ہوتی ہیں۔ جب کوئی ریاست کسی مذہب کے اثاثوں پر کنٹرول حاصل کرتی ہے، تو وہ دراصل اس مذہب کی ثقافتی شناخت پر گرفت حاصل کرتی ہے۔ کل اگر حکومت مندر ٹرسٹوں کو تحلیل کرے، ان کے پجاریوں کی تقرری خود کرے، یا مندروں کی زمینوں پر "ترقیاتی منصوبے" چلانے لگے، تو ہندو مذہب کی خودمختاری بھی ختم ہوجائے گی — جیسے آج وقف کے ساتھ ہو رہا ہے۔

ایسا ریاستی رویہ نہ صرف اقلیتوں بلکہ اکثریتی برادری میں بھی بےچینی پیدا کرے گا۔ جب لوگ یہ محسوس کریں گے کہ ان کے مذہبی ادارے محفوظ نہیں، تو وہ ریاست سے بیگانگی محسوس کریں گے۔ نتیجتاً، وہ ریاست کو مخالف سمجھنے لگیں گے — اور یہ چیز فرقہ واریت، سیاسی انتشار، اور داخلی خلفشار کو جنم دے سکتی ہے۔

وقف کے خلاف جو الزامات لگائے جارہے ہیں، اگر وہی اصول مندر جائیدادوں پر لاگو کیے جائیں تو بہت سے سیاسی و سماجی چہرے بےنقاب ہوں گے۔ مثلاً آج بی جے پی حکومت خود کو ہندو مذہب کا علمبردار کہتی ہے، مگر اگر اسی حکومت نے ہندو مندروں کی زمینیں قومیانے کی کوشش کی، تو اس کی بنیادیں خود ہل جائیں گی۔ تب عوام یہ سوال ضرور اٹھائیں گے کہ "اصلاح" کے نام پر مذہب کا استحصال کہاں تک جائز ہے؟

اگر ریاست خود کو سیکولر کہتی ہے، تو وہ کسی بھی مذہب کی جائیداد پر قبضہ کیوں کرے؟ اور اگر ریاست مذہب دوست ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، تو وہ اپنے ہی مذہب کے اداروں کو کیوں نشانہ بنائے؟ دونوں صورتوں میں ریاست کی نیت مشتبہ ہوجاتی ہے۔

اگر وہی حربے جو آج وقف کے خلاف استعمال کیے جارہے ہیں، ہندو مذہبی جائیدادوں پر آزمائے جائیں، تو صرف مسلمان نہیں، بلکہ پورا ہندوستان اپنی مذہبی، اخلاقی، اور تہذیبی جڑوں سے کٹ جائے گا۔ لہٰذا، تمام مذاہب کے ماننے والوں کو وقف کے تحفظ کی حمایت اس بنیاد پر کرنی چاہیے کہ یہ ایک اصولی، آئینی، اور تہذیبی جنگ ہے — صرف ایک فرقے کی نہیں، بلکہ پوری انسانیت کی آزادی کی جنگ۔

تقریباً تمام وہ ارکانِ پارلیمنٹ جنہوں نے لوک سبھا میں نیا وقف قانون پیش کیا، ہندو تھے، اور راجیہ سبھا سے اس قانون کو پاس کروانے والے بھی اکثر ہندو ارکان تھے۔ نئے آئینی وقف ایکٹ کے خلاف عدلیہ میں مقدمہ لڑنے والے بڑے وکلا بھی ہندو ہیں، اور اس قانون کے دفاع میں سرکاری وکیل بھی ہندو ہیں۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت کے چیف جسٹس بھی ہندو ہیں۔ جب اس نئے وقف قانون پر ٹی وی چینلز پر بحث ہوتی ہے، تو ہر بڑی سیاسی جماعت کے ترجمان جو اس پر اظہارِ خیال کرتے ہیں، وہ بھی ہندو ہی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اس منظرنامے کو "گنگا-جمنی تہذیب" کی مثال بنا کر تالیوں سے نوازتے ہیں، مگر یہ تصویر دراصل بھارت میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور حاشیے پر ڈالے جانے کی واضح علامت ہے۔

غور کیجیے: مسلمانوں کی زمینیں، مساجد، درگاہیں، مدارس، عیدگاہیں، قبرستان، امام بارگاہیں — سب کچھ نشانے پر ہے۔ لیکن افسوس، خود مسلمان اپنی وکالت کے لیے عدالت میں کھڑے ہونے کے بھی قابل نہیں بچا۔ یہ صرف معاشی یا سیاسی کمزوری نہیں بلکہ گہری نفسیاتی شکست ہے۔ گزشتہ ستر برسوں میں ہندوستان کے آئینی نظام نے اس قدر منظم انداز سے مسلمانوں کا ذہنی اور اجتماعی استحصال کیا ہے کہ مسلمان اپنے دکھ کا اظہار بھی نہیں کرپاتا۔

آج اگر کوئی مسلمان اپنے حق کی بات کرتا ہے، تو اس پر مقدمات قائم کیے جاتے ہیں، عدالت کے ذریعے جیل بھیج دیا جاتا ہے، برسوں ضمانت نہیں ملتی، سماعت نہیں ہوتی، اور اس کا خاندان عدالتی دہلیز پر انصاف کے انتظار میں بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے۔ ایک پوری قوم کو اپنی بات کہنے کے لیے بھی دوسروں کا محتاج بنادیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اس قدر دبایا گیا ہے کہ ان کی زبانِ حال گونگی کردی گئی ہے۔ یہ کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے شرم کی بات ہے، لیکن کچھ لوگ اس ظلم پر خوشی منا کر مکار ذہنیت کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

یہ مضمون اسی نکتہ پر روشنی ڈالتا ہے کہ کیسے وقف کو بدعنوانی کا نشانہ بنا کر اس کے وجود کو مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے، اور یہ کہ اگر یہ سلسلہ نہیں رکا تو مستقبل میں اس کے معاشرتی، دینی اور تہذیبی نتائج کیا ہوں گے۔ یہ ایک علمی، دینی، اور آئینی دفاع ہے — صرف وقف کے لیے نہیں، بلکہ پوری ملت اسلامیہ ہند کے لیے۔

آج وقف کے خلاف جو خاموش اور قانونی حملہ ہورہا ہے، وہ محض جائیداد کا مسئلہ نہیں، بلکہ مسلمانوں کی دینی شناخت، اجتماعی خودمختاری اور تاریخی شعور پر حملہ ہے۔ اگر ہم نے اس لمحے خاموشی اختیار کی، تو کل ہمارے مدارس، مساجد، دارالعلوم، یتیم خانے، اور فلاحی ادارے محض ماضی کی یادگاریں بن جائیں گے، اور ان کی جگہ کارپوریٹ ٹاور، میٹرو اسٹیشن یا پرتعیش رہائش گاہیں کھڑی ہوں گی۔

یہ وقت ہے کہ ہم علم، شعور، اور آئینی ذرائع سے اس مہم کے خلاف کھڑے ہوں۔ ہمیں یہ باور کرانا ہوگا کہ شریعت کی رو سے وقف ایک غیر منقول، غیر تجارتی، اور غیر ریاستی امانت ہے۔ حکومت کو اگر واقعی اصلاح کی فکر ہے تو وہ کرپشن کا قلع قمع کرے، نہ کہ وقف پر قبضہ کرے۔ اور اگر بدعنوانی کی بنیاد پر قومیانا جائز قرار دیا جائے، تو سب سے پہلے ہندو مندر بورڈز، چرچ ٹرسٹس، اور دیگر مذہبی اداروں کو بھی اسی کسوٹی پر پرکھا جائے — ورنہ یہ محض منافقت ہے۔

وقف کا دفاع صرف دینی فریضہ ہی نہیں، بلکہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تہذیبی بقا کی جنگ ہے۔ اور یہ جنگ ہمیں علم، عقل، اور اتحاد کے ساتھ جیتنی ہوگی۔

تمام عمر رہے جس کی روشنی قائم
اسی چراغ سے رنگ جہاں بدلتا ہے

خورشید فرازی

زیر مطالعہ کتاب "حشم الرمضان: فن اور شخصیت" ایک بہترین اور قابل ستائش کتاب ہے جسے احمد کمال حشمی نے ترتیب دیا ہے۔ حشم الرمضان ایک اعلیٰ اور معیاری درجے کے شاعر تھے اور ان کی شاعری کی تعریف چند لفظوں میں ممکن نہیں ہے یہ کتاب سال 2023 میں منظر عام پر آئی جس کا پس ورق اسکیچ جاوید نہال حشمی اور تزئین کاری جاوید نہال حشمی ہیں۔ چونکہ حشمی برادران اعلیٰ خاندان اور قابل ستائش شاعر حشم الرمضان کے فرزند ہیں اور انہوں نے اپنے والد مرحوم کے بکھرے ہوئے اوراق کو جس طرح سے سمیٹ کر کتابی شکل میں پیش کیا ہے اس کے لئے حشمی برادران قابل تعریف ہیں۔ حشم الرمضان کو استاد شاعر کی حیثیت حاصل تھی اور ان کے سینکڑوں شاگرد آج مقبولیت کی انتہا پر قدم رکھ چکے ہیں۔ انہوں نے شاکر کلکتوی جیسے عظیم شاعر کی شاگردی حاصل کی اور اپنے فن کو اس کمال تک پہنچایا کہ استاد بھی اپنے شاگرد کی اس بلندی پر عش عش کر اٹھا۔ حشم الرمضان مرحوم بطور استاد جگتدل چشمہ رحمت ہائر سکنڈری اسکول جگتدل کے علاوہ جز وقت لیکچرار بی سی رائے کالج رشڑا اور مولانا آزاد کالج کلکتہ سے منسلک رہے اور ان کے ہزاروں شاگرد آج کلکتہ، ہوڑہ و دیگر علاقوں میں شہرت کے بام عروج پر پہنچے۔ ان کے فرزندوں میں احمد کمال حشمی، ارشد جمال حشمی، جاوید نہال حشمی، شاہد جلال حشمی اور دختران میں فرحت نشاط حشمی اور عظمت صراط حشمی ہیں۔ اور یہ سبھی اعلیٰ سرکاری افسران کے عہدے پر پہنچے ہیں اور اس اعتبار سے دیکھا جائے تو حشم الرمضان کا خاندان پورے مغربی بنگال میں اعلیٰ ترین اور کامیاب ترین خاندان ہے۔ ان کی کتابیں میری نظمیں میرے گیت (2000) قلم بولتا ہے (2007) ہے جس پر مغربی بنگال اردو اکاڈمی سے ایوارڈ بھی مل چکا ہے انہوں نے 2007 میں سعادت حج حاصل کی اور ایک کامیاب والد ایک اعلیٰ نگراں اور قابل فخر انسان کے طور پر 5 مارچ 2013 میں وہ معبود حقیقی سے جاملے۔ اس کتاب میں جاوید نہال حشمی کا مضمون "میرے ابا" بہت ہی جذباتی ہے اور قابل قدر تحریر ہے۔ علاوہ ازیں زماں قاسمی کا مضمون ماسٹر صاحب، محمد علی صدیقی کا مضمون حشم الرمضان۔ بحیثیت انسان اور ناقابل فراموش مزاح نگار مرحوم قیوم بدر کا مضمون میرے استاد۔ حشم الرمضان صاحب۔ نیز خواجہ احمد حسین کا لاجواب اور انتہائی قابل قدر مضمون "تم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے" کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ فیروز راغب اور نثار احمد صاحبان کے مضامین بھی قابل تعریف ہیں۔ جن اعلیٰ شخصیتوں نے حشم الرمضان پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا اس میں علقمہ شبلی، ظہیر غازیپوری، انجم عظیم آبادی، پروفیسر عبد المنان، ایم کے اثر، محبوب انور، ڈاکٹر منصور عالم، شان بھارتی، ڈاکٹر معصوم شرقی، کلیم حاذق، ڈاکٹر عاصم شہنواز شبلی، جاوید ہمایوں، تنویر احمد یوسفی، معراج احمد معراج، ڈاکٹر مشتاق انجم، شمس افتخاری، ڈاکٹر محمد علی حسین شائق، ڈاکٹر افضال عاقل، اور نسیم اشک کے مضامین پڑھنے کا موقع ملا اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ احمد کمال حشمی نے ان تمام اعلیٰ رائٹروں کی تحریروں کو یکجا کرکے جس طرح سے کتابی شکل دی ہے وہ انتہائی قابل رشک ہے۔

اس کتاب میں عظیم شخصیتوں نے منظوم خراج عقیدت پیش کئے، علاوہ ازیں تعزیتی قطعات وغیرہ کو جس قرینے سے سجا کر پیش کیا ہے اس کی تعریف کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ

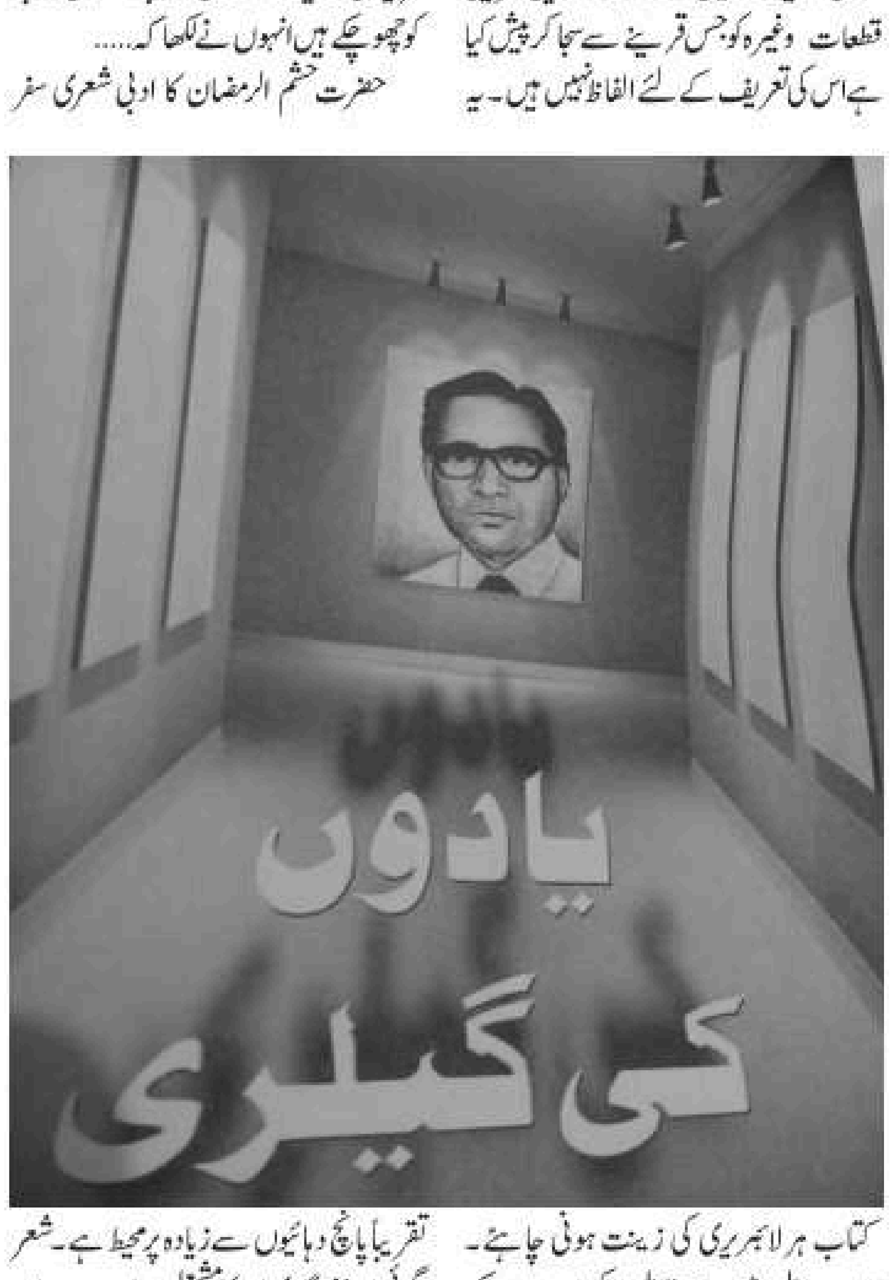

کتاب ہر لائبریری کی زینت ہونی چاہیے۔ مندرجہ ذیل میں چند قابل ذکر ادیبوں کے انداز تحریر کا مشاہدہ کریں:۔

نذیر احمد یوسفی (آسنسول): نذیر احمد یوسفی ایک ناقابل فراموش ادیب ہیں اور ان کی تحریروں کو دیکھ کر سینکڑوں ادیب، آسمان ادب کو چھو چکے ہیں انہوں نے لکھا کہ.....

حضرت حشم الرمضان کا ادبی شعری سفر تقریباً پانچ دہائیوں سے زیادہ پر محیط ہے۔ شعر گوئی اور نثر نگاری ان کا مشغل حیات ہے۔ ان کے کمرے میں مختلف موضوعات واصناف کی مجلّہ کتابیں اور ہندو پاک کے معتبر رسائل و جرائد صرف ان کے ادبی ذوق سلیم کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ ان کے صحت کے ضامن بھی ہیں۔ شب و روز کے مطمئن لمحے انہیں اس لئے عزیز ہیں کہ وہ کتابوں کی رفاقت میں گزرتے ہیں۔

ڈاکٹر معصوم شرقی: بنگال کے استاد شعراء میں حشم الرمضان ایک معتبر نام ہے۔ شعر و سخن کا ذوق زمانہ طالب علمی سے تھا۔ اہل ادب کی صحبت اور وسیع مطالعے کی بناء پر وہ بہت جلد حلقہ ادب میں روشناس ہوگئے۔

معراج احمد معراج: حشم الرمضان کی نظموں کے صد پہلوی مطالعے سے یہ باور ہوتا ہے کہ انہیں نظمیہ شاعری کے فن پر عبور حاصل ہے۔ اور وہ اس صنف سخن کو برتنے کا ہنر بھی جانتے ہیں۔ ان نظموں کے تعلق سے یہ بات با آواز بلند کہی جاسکتی ہے کہ انہوں نے نظم گوئی کا حق اپنی قوت فکر اور زور قلم کے ذریعہ ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر محمد علی حسین شائق: حشم الرمضان کی کم گوئی ان کی شخصیت ایک انفرادی نقش پیش کرتی ہے۔ بنیادی طور پر حشم الرمضان شاعر ہیں لیکن انہوں نے نثر کے میدان میں بھی ثابت کردیا کہ شاعری پر گرفت ہونے کے باوجود نثر پر بھی ان کی اتنی ہی پکڑ ہے جو ان کی تنقیدی صلاحیت کی امین ہے۔

جاوید ہمایوں (کولکاتا): حشم الرمضان کی تنقیدی نگارشات بہت زیادہ تو نہیں ہیں مگر انہوں نے جتنا بھی لکھا ہے وہ تنقید کے بنیادی اصول وضوابط کی مقیاس و میزان پر کھرے اترتے ہیں۔

ڈاکٹر عاصم شہنواز شبلی: حشم الرمضان مغربی بنگال کے مقتدر اور قابل ذکر شاعروں میں سے ایک ہیں ان کا شمار اس ریاست کے ان شعراء میں ہوتا ہے جنہیں عربی و فارسی کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان وادب سے بھی واقفیت ہے۔ فن شعر گوئی کا بھی علم ہے۔

ڈاکٹر محمد منصور عالم: حشم الرمضان کی شخصیت بنگال کی علمی و ادبی دنیا میں محتاج تعارف نہیں تدریسی دنیا میں وہ ایک ایماندار اور بہترین معلم کی حیثیت سے مانے جاتے تھے، ساتھ ہی ساتھ وہ تخلیق کار اور شعر و ادب، تہذیب وثقافت اور مذہب کا بھی بلند و بالیدہ شعور وعرفان رکھتے تھے۔

ایم کے اثر: حشم الرمضان کا شعرانہ تخیل ہر دور میں یکساں نظر آتا ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ وہ ابتدا ہی سے زبان کے معاملے میں بہت ہی محتاط روی کے قائل ہیں۔

خواجہ احمد حسین: یہ کہنے میں مجھے ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہورہی کہ ماضی میں مضافات اور کلکتہ کے اطراف کے علاقوں کے طالب علموں کا ہمیشہ نظر انداز کیا گیا۔ اسی تعصب کا شکار محترم حشم الرمضان بھی ہوئے ان کا مقام کسی بھی زاویے سے اسکول کا نہیں تھا بلکہ وہ کالج اور یونیورسٹیوں کے استاد ہونے کے مستحق تھے۔

قیوم بدر: ادب میں کچھ ایسے دل شکن واقعات ہوئے کہ حشم صاحب کا شعر و ادب سے متنفر ہونا یقینی تھا۔ لہذا ان کی کوشش تھی کہ ان کے بچے ادبی دنیا سے دور رہیں اسی لئے انہوں نے سبھوں کو سائنس اسٹریم سے پڑھایا لیکن ان کے بچے شعر وادب سے دامن نہ چھڑا سکے جن میں سے دو محمد کمال حشمی اور ارشد جمال و نہ صرف خوش فکر شاعر ہیں بلکہ مغربی بنگال کے نئی نسل کے نمائندہ شاعروں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ شاہد جلال حشمی بھی ادب سے بے زار نہیں۔ یعنی پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

مرکزی وزیر کرن رجیجو نے سپریم کورٹ کو دی دھمکی

ڈاکٹر سید فرحان غنی

وقف ترمیمی قانون کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے ہورہے ہیں خاص طور پر مغربی بنگال میں تشدد پھوٹ پڑا جس میں کئی مسلم نوجوانوں کی جان چلی گئی۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلی ممتا بنرجی یہ اعلان کرچکی ہیں کہ وہ بنگال میں وقف ایکٹ کو نافذ نہیں کریں گی اور ان کی پارٹی نے وقف ایکٹ کے خلاف پارلیمنٹ میں ووٹ بھی کیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ پارلیمنٹ سے نافذ کردہ قانون کو کیسے نافذ نہیں ہونے دیں گی؟ مغربی بنگال سے جو خبریں آرہی ہیں اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مظاہرے میں جو تشدد ہوا وہ ایک سازش کا حصہ تھا چنانچہ ممتا بنرجی بھی کہہ رہی ہیں کہ مسلمان سازش کا حصہ نہیں۔ تشدد سے ہمیشہ مظاہرین کا نقصان ہی ہوتا ہے اور مسلمان یہ اچھی طرح جانتا ہے۔ میڈیا میں جس طرح دکھایا گیا کہ مسلمانوں نے مرشدآباد میں تشدد کیا اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا وہ سراسر جھوٹ اور سازش ہے۔ کیونکہ جس طرح کے ویڈیو، جس طرح کی خبریں آرہی ہیں اس سے لگتا ہے کہ بہت بڑی سازش رچی جارہی تھی جس کے شکار مسلمان ہوئے کیونکہ ایک تصویر سوشل میڈیا پر دکھائی گئی کہ ایک پولس والے کا ایک شخص جبڑا پکڑے ہوئے اور اس تصویر کے ذریعہ یہ بتایا جارہا تھا کہ یہ شخص مسلمان ہے جو پولس کا جبڑہ پکڑے ہوئے ہے۔ جب تفتیش کی گئی تو پتہ چلا کہ یہ تصویر بنگال کی نہیں بلکہ کسی دوسرے ریاست کی ہے اور یہ بہت پرانا معاملہ ہے۔ جہاں تک مرشدآباد تشدد کا معاملہ ہے تو وہاں تشدد مقامی لوگوں نے نہیں کیا بلکہ اس میں باہر کے لوگ ملوث تھے۔ بی جے پی تشدد کرا کر میڈیا میں یہ پیغام دینا چاہتی تھی کہ وقف ترمیمی قانون پر مسلمان قانون اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں اور یہ بھی پیغام دینا مقصود تھا کہ ممتا بنرجی مسلمانوں کا ساتھ دے رہی ہیں۔ مرشدآباد میں جو کچھ ہوا وہ منصوبہ بند سازش کا حصہ تھا۔ ممتا بنرجی کو چاہئے کہ وہ مرشدآباد معاملے کی جانچ کرائیں۔ ممتا بنرجی نے مسلمانوں سے یہ بھی اپیل کی وہ بنگال میں تحریک چلانے کے بجائے دہلی میں تحریک چلائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی پولرائزیشن کررہی ہے تاکہ وہ اقتدار میں آسکے۔ ممتا بنرجی کی بات بہت حد تک صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہمیشہ سے بی جے پی یہی کرتی آرہی ہے۔ پہلے تو بی جے پی سازش رچتی تھی اب تو بی جے پی نے کورٹ کو بھی دھمکی دینا شروع کردیا ہے۔ مرکزی وزیر کرن رجی جو نے جو بیان دیا ہے وہ بیان نہیں بلکہ سراسر دھمکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "مجھے بھروسہ ہے کہ سپریم کورٹ Legislative Matters میں دخل نہیں دے گا۔ ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر کل سرکار عدلیہ میں مداخلت کرتی ہے تو یہ اچھا نہیں ہوگا"۔ کرن رجی جو کے اس بیان سے دھمکی کی بو آرہی ہے۔ یہ سیدھی سیدھی دھمکی ہے اگر آپ قانون میں کوئی بدلاؤ کریں گے تو کل کو ہم پورے کے پورے legal system میں بدلاؤ کردیں گے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ بی جے پی نے جو وقف قانون لایا ہے وہ اس پر سپریم کورٹ مداخلت نہ کرے۔ لیکن کرن رجی جو کی دھمکی کا فی الحال سپریم کورٹ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ سپریم کورٹ نے دو دن کی سماعت کے بعد حکومت کو یہ حکم دیا کہ اگلی سماعت تک نہ وقف بورڈ میں تقرری کی جائے اور نہ ہی وقف زمینوں کی حیثیت کو بدلا جائے۔ عدالت کے عبوری فیصلے میں یہ بھی کہا گیا کہ مرکزی حکومت کو ایک ہفتے میں تفصیلی جواب جمع کروانا ہوگا۔ واضح ہو کہ متنازع وقف ترمیمی بل 2025 میں غیر مسلم شخص کو وقف بورڈ کا چیف ایگزیکٹو آفیسر بنانے، ریاستی حکومتوں کو اپنے وقف بورڈ میں کم از کم 2 غیر مسلم ارکان شامل کرنے اور ڈسٹرکٹ کلیکٹر کو متنازع جائیدادوں پر فیصلہ دینے کا اختیار دینا شامل ہیں۔ دراصل مودی سرکار کی منشا مسلمانوں کی اربوں کھربوں روپے کی وقف املاک کو ہڑپنے کی ہے۔ مودی حکومت نے لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے وقف ترمیمی بل کو دو ضمیر فروشوں کی مدد سے منظور کروالیا۔ اگر بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار اور آندھرا پردیش کے وزیر اعلی چندر بابو نائڈو بل کی حمایت نہیں کرتے تو یہ بل منظور کروانا ناممکن تھا۔

وقف کی زمینوں کو لے سرکار کی پلاننگ تو بہت لمبی تھی لیکن سپریم کورٹ نے دو دن کی سماعت کے بعد کچھ دفعات پر عبوری روک لگا کر حکومت کی پلاننگ کو مٹی میں ملا دیا۔ حکومت پچھلے دو سال سے اس کا مسودہ تیار کررہی تھی اور جس قانون کو پاس کرانے کے لئے پوری رات پارلیمنٹ چلتی رہی، جس قانون کو پاس کرانے کے لئے نتیش کمار اور چندر بابو نائیڈو کو استعمال کیا گیا اور ان لوگوں کے سیکولر سیاست کی جس طرح سے بی جے پی نے ہوا نکال دی اسی قانون کو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنانے محض کچھ گھنٹوں میں سرکار کی نیت اور منشا کی پول کھول کر رکھ دی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنانے کہا "انگریزوں کی حکومت سے پہلے وقف کے رجسٹریشن کی سہولت نہیں تھی، بہت ساری مسجدیں ۱۳ویں، ۱۴ویں اور ۱۵ویں صدی کی بنی ہوئی ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کو سیل ڈیڈ دکھائیں، کہاں سے دکھائیں گے"۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ "کیا آپ مسلمانوں کو بھی ہندوؤں کے بورڈ میں شامل کریں گے"۔ اس کا جواب سرکاری وکیل کے پاس نہیں تھا۔ بہر حال حکومت کے کھیل پر فی الحال سپریم کورٹ نے پانی پھیر دیا ہے۔ لگ بھگ سوا لاکھ کروڑ کی وقف کی جائداد پر قبضہ کرنے کی کوشش ناکام ہوتی نظر آرہی ہے۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ابھی وقف قانون پر صدر جمہوریہ کا دستخط ہوا نہیں اور یوپی کے وزیر اعلی یوگی ادتیہ ناتھ نے وقف کی جائداد پر قبضہ کرنے کا کام بہت تیزی کے ساتھ کرنا شروع کردیا تھا۔ اسی جلد بازی کی وجہ سے حکومت کی نیت پر سوال کھڑا ہونا لازمی ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ وقف ترمیمی قانون کے ذریعہ وقف کی املاک پر قبضہ کرنا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اگلی سماعت میں کیا ہوتا ہے جو 5 مئی کو ہونی ہے۔ جسٹس کھنانے جس طرح کا جگر دکھایا ہے اور حکومت کے دباؤ میں نہ آکر جرأت مندانہ رویہ اپنایا ہے، اگلی سماعت میں بھی وہ اسی طرح کا جگر دکھائیں گے اور حکومت کے دباؤ میں نہ آکر آئین کی حفاظت کرتے ہوئے عدلیہ کی ساکھ کو بھی بچائیں گے۔ آپ کو یاد دلاتے چلیں کہ جسٹس کھنا 13 مئی کو سبکدوش ہورہے ہیں اگلے چیف جسٹس گوئی ہونگے۔ ان کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بھی جسٹس کھنا کی طرح ایماندار اور بولڈ ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ بی آر گوئی اس عہدے پر فائز ہونے والے دوسرے دلت ہونگے اس سے قبل 2007 میں جسٹس کے جی بالا کرشنن کو یہ منصب حاصل ہوا تھا۔ مختصر یہ کہ جسٹس کھنانے جو پوائنٹ اٹھائے ہیں اور وقف ترمیمی قانون پر عبوری روک لگائی ہے۔ آخری فیصلہ بھی سپریم کورٹ سے ایسا ہی آنے کی امید ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو بی جے پی کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ نام نہاد سیکولر پارٹیوں نے جس طرح بی جے پی کا ساتھ دے کر وقف ترمیمی قانون کو نافذ کروایا، ان کا جو حشر ہوگا وہ تو دنیا دیکھے گی۔

ہم اردو کے دیوانے، ہم اردو کے فرزانے!

پروفیسر مشتاق احمد

اردو زبان کے متعلق عدالتِ عظمیٰ کا حالیہ فیصلہ نہ صرف اردو کے لئے تاریخی اور غیر معمولی اہمیت وافادیت کا حامل ہے بلکہ ان تمام زبانوں کے لئے امید افزا اور راحت بخش ہے جن زبانوں کے تئیں اپنے وطن عزیز ہندوستان میں ذہنی تعصبات وتحفظات کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اس فیصلے کا چہار طرف خیر مقدم کیا جارہا ہے اور بالخصوص اردو زبان سے محبت کرنے والے حلقوں میں جشن کا ماحول ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ حالیہ چند دہائیوں میں اپنے ملک میں جس طرح کی فضا مکدر ہوئی ہے اور لسانی اور مذہبی منافرت کا ماحول پروان چڑھا ہے ایسے وقت میں ملک کے ان تمام شہریوں کے لئے یہ فیصلہ قابل رشک ہے جو اپنے ملک کے لسانی اور تہذیبی تنوع کے علمبردار ہیں اور اپنی لسانی شناخت کو مستحکم رکھنا چاہتے ہیں۔ عدالت کے اس فیصلے نے ہندوستان کی تکثیری تہذیب اور کثیر اللسانی اہمیت کا اعتراف کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ آج بھی چند ایسے انصاف پسند اشخاص ہیں جو طوفانوں کی زد پر ہندوستان کی گنگا جمنی مشترکہ تہذیب کے چراغوں کو روشن رکھنا چاہتے ہیں۔ عدالتِ عظمیٰ کے فاضل جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس کے ونود چندرن کے حالیہ فیصلے جو مورخہ 15/اپریل 2025 کو کیا گیا ہے اس کے کل 36 صفحات کا مطالعہ کیجئے اور بالخصوص فیصلے کی شق 47 میں اردو زبان کے تعلق سے جو کچھ کہا گیا ہے وہ چشم کشا بھی ہے اور انصاف پسندی کا اعلیٰ نمونہ بھی۔ واضح ہو کہ اس وقت ملک میں کسی خاص طبقے کی شناخت اس کے کھان پان، اس کے لباس اور اس کی زبان کے تعلق سے طرح طرح کی افواہیں پھیلائی جارہی ہیں۔ اکثریت طبقے کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں، کسی خاص مذہبی طبقے سے تعلق رکھنے والی ان تمام تہذیبی اور لسانی شناخت کو مسخ کرنے کی روش عام ہو چلی ہے، تاریخی اہمیت کے مقامات کے نام کی تبدیلی کے ذریعہ اکثریت طبقے کے اندر احساس برتری پیدا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور اقلیت طبقے کو احساس کمتری ومحرومی کا شکار بنایا جارہا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر ہندوستان کی تہذیبی ولسانی شناخت کو اردو کے تعلق سے عدالتِ عظمیٰ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ صرف اردو والوں کے لئے نہیں بلکہ ان تمام لوگوں کے لئے حوصلہ بخش ہے جو اپنی تاریخی شناخت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ لسانی شناخت کی بدولت اپنی پہچان بنائے رکھنا چاہتے ہیں، جغرافیائی حدود کے نشانات کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ کیوں کہ ہندوستان پوری دنیا میں اپنی کثیر الجہتی شناخت کی بدولت ایک منفرد جغرافیائی خطہ ہے جہاں تاریخی تسلسل نے الگ الگ صدیوں میں مختلف تہذیبوں کو پناہیں دی ہیں اور ان کی مجملہ شناخت کو اپنی سناتی تہذیب اور ہزاروں برسوں کے تہذیبی سرمایے کا حصہ بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف زبان، مختلف لباس، مختلف رنگ وروپ، مختلف رسم ورواج کی زندہ تصویریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کے متعلق ایک طویل مدت سے غلط فہمی پھیلانے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ سند رہے کہ اٹھارہویں صدی میں بھارتیندو ہریش چندر نے بھی اردو کے تعلق سے اپنی تنگ نظری وتنگ ذہنی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن چوں کہ اس وقت کا ہندوستان اپنی تکثیریت کا علمبردار تھا اس لئے اس نظریے کے حامیوں کی لاکھ کوششوں کے باوجود لسانی تنازعہ فروغ نہیں پا سکا اور ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کے علمبردار اردو کے پودوں کی آبیاری میں اپنا خون جگر صرف کرتے رہے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اٹھارہویں صدی میں ولی دکنی نے ملک کے جنوبی حصہ دکن میں اردو کا چراغ روشن کیا اور دل کو موہ لینے والی شاعری سے شمال میں اپنا پرچم بلند کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس وقت کے ہندوستان میں اردو زبان زد عام وخاص ہوگئی۔ کیوں کہ اردو کا جنم اسی مٹی میں ہوا تھا اور یہاں کی خوشگوار فضاؤں نے اسے ثمر آور بھی بنایا اس لئے ہر عہد میں اردو ان تمام لوگوں کی محبوبہ رہی جو ہندوستانی مٹی کی سوندھی خوشبو کے دلدادہ رہے۔ کبھی پریم چند نے اس کی ترقی کے لئے اپنی نیندیں گنوائیں تو کبھی چکبست نے اپنے نہ جانے کتنے سنہرے خواب بنے، کبھی پورن سنگھ ہنر نے پنجابی کے ساتھ اردو کے رس گھولے تو کبھی تلک چند محروم نے اردو کی پیشانی پر نعرۂ محبت لکھا۔ کبھی جگن ناتھ آزاد نے اردو کو حرز جاں رکھا تو کبھی گوپی چند نارنگ نے اپنی دانشوری کے اظہار کا ذریعہ اسی اردو کو بنایا اور عصر حاضر میں بھی نہ جانے کتنے لوگ ہیں جو اردو کی چاشنی کے بغیر اپنا لب کھولنا نہیں چاہتے۔ اس لئے اس زبان کو کبھی یہ اعزاز حاصل نہیں رہا کہ یہ کسی خاص مذہب کی زبان ہے یا کسی خطے کی زبان ہے۔ داغ نے اسی حقیقت کا اظہار کیا تھا "سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے"!۔

اس تلخ حقیقت سے کون واقف نہیں ہے کہ مغربی بنگال کا مسلمان بنگالی پڑھتا اور لکھتا ہے اور تمل ناڈو کا مسلمان تمل کو اپنی شناخت کا ضامن سمجھتا ہے، کرناٹک میں کنڑ اور آندھرا میں تلگو اس کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ آسام میں آسامی اور کیرل میں ملیالم ان کے افہام وتفہیم کا ذریعہ ہے اس لئے یہ کہنا کہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے یہ قطعی درست نہیں اور تاریخی حقائق سے چشم پوشی ہے۔ لسانی تشخص مذہبی لبادے کو مذہبی رنگ دینا ایک تعصبانہ نظریہ ہے۔ عدالتِ عظمیٰ کا یہ فیصلہ اسی حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ زبان کا تعلق کسی مذہب سے نہیں ہوسکتا البتہ مذہب کے لئے کوئی زبان وسیلہ بن جاتی ہے۔ اب ایک اہم سوال یہ ہے کہ کیا عدالتِ عظمیٰ کے اس فیصلے سے اردو زندہ رہ سکے گی؟ اس پر ہم اردو کے دیوانوں اور فرزانوں کو بھی غور وفکر کرنا ہے کہ کوئی بھی زبان اپنے رسم الخط کی بدولت زندہ رہتی ہے اور اس زبان کی تعلیم اسے ثروت مند بناتی ہے۔ ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ کیا آپ اپنے نام کی تختیاں اپنے گھروں سے باہر اردو میں لکھتے ہیں؟ اپنے روز مرہ کی زندگی میں اردو کا استعمال کتنا کرتے ہیں؟ اردو کے اخبار ورسائل کو زندہ رکھنے میں ہم اردو کے دیوانے اور فرزانے کتنے معاون ہیں؟۔ ایک تلخ حقیقت سن لیجئے علی گڑھ کو اردو کا مرکز سمجھا جاتا ہے اور ریاست بہار میں اردو کو دوسری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ راقم الحروف کا تعلق شمالی بہار کے شہر دربھنگہ سے ہے اس شہر میں حال ہی میں ایک کتب فروش نے اپنا دکھڑا سنایا کہ دو دہائی پہلے تک ان کی دکان سے "آج کل، نیا دور، تہذیب الاخلاق" ودیگر رسائل وجرائد کی پچاس سے زائد کاپیاں فروخت ہوتی تھیں اور آج دس کاپیاں بھی نہیں نکل پاتیں جب کہ اس شہر میں اسکول اور کالج میں اردو کے سو سے زائد اساتذہ ہیں، طلبا اور طالبات تو چھوڑیئے۔ یہی حال علی گڑھ کے مشہور ایجوکیشنل بک ہاؤس کا ہے کہ وہاں "آج کل" جیسے ادبی پرچے کی دس کاپیاں بھی فروخت نہیں ہو پاتیں۔ حال ہی میں رانچی کے ایک مشہور بک اسٹال کے مالک نے راقم الحروف سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمارے یہاں اردو کی کتاب بھیجنے سے پہلے رابطہ کرلیا کیجئے کیوں کہ کسی بھی کتاب رسالے کی پانچ کاپیاں بھی نہیں نکل پاتیں۔ لیکن اسی شہر میں اردو کے دیوانوں اور فرزانوں کی فہرست دیکھئے تو پھر آپ کے حوصلے آسمان چھو لیں گے؟۔ مغربی بنگال کے شہر کولکاتا کے ایک کتب فروش نے دو سال قبل اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ یہاں ادبی رسائل وجرائد کے فروخت کا ماحول نہیں ہے لیکن اردو اخباروں میں اس شہر کے اردو کے جیالوں کی خبروں کو دیکھ کر ایسا لگے گا کہ انہوں نے دن رات اردو کے تئیں خود کو وقف کررکھا ہے۔ اس لئے کسی سرکاری فیصلے یا کسی عدالتی فیصلے کی بدولت اردو زندہ نہیں رہ سکتی بلکہ اردو زندہ رہے گی تو صرف اور صرف اردو کے تعلیم کو فروغ دینے والوں کی بدولت، اردو کے رسائل وجرائد کے بازار کو فروغ دینے کی بدولت، انفرادی طور پر اردو کے استعمال کرنے اور اجتماعی طور پر اردو کے لئے زمینی سطح پر کام کرنے کی بدولت ہی ہندوستان کی تہذیبی شناخت اردو زندہ رہ سکتی ہے۔ کبھی وقت ملے تو اس پر بھی سوچئے گا کہ عدالتی فیصلے کو کس طرح اس وقت ملک میں متنازعہ بنایا جارہا ہے اور جمہوری حقوق کو پامال کیا جارہا ہے اس سے ہم سب واقف ہیں۔ ہمیں اس حقیقت سے آگاہ ہونا چاہئے کہ ہمارے آئین کے آرٹیکل 29 ملک کی لسانی تکثیریت کو وسعت قلبی کے ساتھ قبول کرنے کی تلقین کرتا ہے اور تمام زبانوں کے لکھنے پڑھنے والوں کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنی زبان کے فروغ کے لئے آزاد ہے۔ ملک کی 22 زبانوں کو حکومت نے سرکاری دفاتر اور کام کاج میں استعمال کرنے کی آئینی ذمہ داری قبول کی ہے اور مختلف ریاستوں میں وہاں کی زبان کو فروغ دینے کی ذمہ داری حکومت کی ہے اس لئے اس وقت کئی ریاستوں میں اردو کو دوسری زبان کا درجہ دیا گیا ہے، یہ اور بات ہے کہ ریاست بہار کے علاوہ اردو کو دوسری زبان کے لئے خوشگوار ماحول نصیب نہیں ہوا ہے۔ اس لئے یہ وقت ہے کہ ہم اردو کے لئے اگر اپنے دل میں کوئی نرم گوشہ رکھتے ہیں تو اس کی تعلیم کے تئیں سنجیدہ ہو جائیں اور انفرادی طور پر اس کے استعمال کو لازمیت کا درجہ دیں تبھی ہمارے فاضل جج حضرات کا فیصلہ ہمارے لئے مفید ہوسکتا ہے۔ اس فیصلے میں سابق چیف جسٹس ایم این وینکٹ چلیا کے بیان کو بھی پیش کیا گیا۔ میرے خیال میں اس فیصلے کی بنیاد یہ بیان ہے اس کو بھی حوالے کے طور پر یاد رکھنے کی ضرورت ہے:

"The Urdu language has a special place in India. The Urdu language conjures up and inspires deeply emotive sentiments and thoughts from the sublimity of the mystic to the romantic and the earthy, of perfumes of camaraderie, of music and life's wistfulness and a whole range of human relationships. Its rich literature and lore is a treasure house of the noblest thoughts on life's mysteries. Urdu is not simply one of the languages of this country. It is a culture and civilisation in itself......But today this great culture needs urgent measures for its very survival.......The richness of Urdu culture needs to be restored to its pristine glory"

(بحوالہ: عدالتِ عظمیٰ کا فیصلہ۔ مورخہ 15 اپریل 2024 صفحہ نمبر۔35)

رابطہ: 9431414586

عبدالقیوم خیرؔ وسطوی

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

عبدالقیوم خیرؔ بن منیر الدین (1975ء) بن پیغمبر بخش ویشالی ضلع کی مردم خیز بستی حسن پور وسطی، مہوا، ویشالی میں 1913ء میں پیدا ہوئے، والد کاشتکار تھے، دادا طبیب حاذق، جن کی حکمت کا علاقہ معترف تھا۔ خاندان پر مذہبی رنگ غالب تھا، اس لیے گھریلو تعلیم کے بعد خیرؔ صاحب کو ویشالی ضلع کی انتہائی قدیم اور عظیم درسگاہ مدرسہ احمدیہ ابابکر پور میں داخل کردیا گیا، مدرسہ احمدیہ میں ان دنوں مولانا محمد نعیم الدین صاحب کا دور دورہ تھا، ان کے علم اور تعلیم وتربیت کا شہرہ گھر گھر تھا، طلباء دور دراز سے جوق در جوق مدرسہ آکر اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے، خیرؔ صاحب داخلہ امتحان کے بعد جس درجہ کے لائق سمجھے گئے، اسی میں اتفاق سے مولانا شمس الحق صاحبؒ سابق شیخ الحدیث جامعہ رحمانی مونگیر بھی تھے، دونوں میں گاڑھی چھنتی تھی، لیکن خیرؔ صاحب وہاں دو سال سے زیادہ نہیں رہ سکے، والد صاحب ان کو فارسی پڑھوانا چاہتے تھے، لیکن خیرؔ صاحب کو فارسی سے نفرت تھی، اس زمانہ میں جب فارسی کا چلن اتنا کم نہیں ہوا تھا، وہ کہا کرتے تھے، کہ ایسی زبان پڑھ کر کیا ہوگا، جس میں مذکر ومونث کی تمیز نہیں ہے، اور دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے، چنانچہ انھوں نے تعلیم چھوڑ دی اور فکر معاش کے لیے کلکتہ کا سفر کیا، وہاں اسٹیشنری کی ایک دکان میں ملازمت مل گئی، کچھ تجربہ ہوا تو اپنی دکان لے کر بیٹھ گئے، البتہ دوستی اور ہم نشینی ہمیشہ علماء کی رہی، مولانا یوسف امرتسریؒ (جن کا خوشبودار تیل کا کاروبار تھا) سے کسب فیض کیا۔ 1946ء کے فساد میں ریلیف کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، آزادی کی لڑائی میں جیل بھی گئے، ذہناً مسلم لیگی تھے، اس لیے تقسیم ملک کے بعد پاکستان کا رخ کیا۔ لیکن والدین جو ہندوستان میں تھے، ان کی جدائی برداشت نہیں کرسکے، اور خیرؔ صاحب ان کے حکم کو ٹھکرا نہ سکے، اس لیے 1951ء میں پھر ہندوستان واپس آگئے اور کلکتہ کو اپنا مستقر بنایا، یہاں ان کی ملاقات جرمؔ محمد آبادی، نواب دہلوی، اور منی لال جواں سے ہوئی۔ خیرؔ ان حضرات کی شاعری سے متاثر ہوئے، اور حسب سہولت تینوں سے اپنے کلام پر اصلاح لینا شروع کیا، گاہے گاہے ناطق دہلوی کی بھی خدمت میں حاضری ہوتی اور وہ بھی ان کے کلام پر اصلاح دیدیا کرتے، دھیرے دھیرے ان کی آمد ورفت مشاعروں میں ہونے لگی، اور پھر ایسا ہوا کہ چھٹی دہائی میں کلکتہ کا کوئی بھی مشاعرہ ان کی شرکت کے بغیر ادھورا سمجھا جانے لگا، چنانچہ مشاعروں میں کثرت سے شرکت ہونے لگی، اشعار پڑھتے اور استاذ شعراء سے خوب خوب داد پاتے اور فکر وفن کی مشاطگی میں لگے رہتے۔

قویٰ ضعیف ہوئے تو خیرؔ صاحب اپنے وطن لوٹ آئے، وہ ایک طویل عرصہ سے اپنے گھر حسن پور وسطی میں مقیم تھے، لڑکے اور لڑکیوں کی شادی وغیرہ سے فراغت کے بعد عبادت وریاضت کے علاوہ انھیں کوئی اور کام نہ تھا، کبھی کوئی باذوق مل گیا تو آپ بیتی سنا کر دل بہلا لیتے، بے ذوق مل جاتا تو کترا کر نکلنے میں عافیت سمجھتے۔

اللہ نے انھیں بہت کچھ دیا تھا، لیکن وہ اپنی فقیرانہ زندگی میں مست تھے، وہ خودداری کے اس مقام ومرتبہ پر فائز تھے جہاں "خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے" کا مصداق متعین ہوتا ہے، اپنی ضروریات زندگی کے لیے اپنے بچوں سے بھی نہیں کہتے، ہومیو پیتھ کی کچھ دوائیں ان کے پاس ہوتیں، اور وہ درخواست کنندگان کو نوازتے رہتے، مجھ سے ٹوٹ کر محبت کرتے اور بہت سارے گھریلو مسائل میں بھی میری رائے لینا ضروری سمجھتے، مہمان نوازی ان کی فطرت تھی، اس لیے ہر ملاقات میں چائے ناشتہ کا ضرور اہتمام کرتے، میں انھیں ان کے منتشر کلام کی طرف متوجہ کرتا تو فرماتے: میں نظر ثانی کرالوں، پھر تمہارے حوالہ کروں گا، تم اس کو مرتب کرکے شائع کردینا؛ لیکن اس نظر ثانی میں کئی سال گزر گئے، کبھی بیماری کا عارضہ ہوتا اور کبھی دوسری مشغولیات کا، رمضان کے قبل آخری ملاقات میں، ان کو وعدہ یاد دلایا تو کہنے لگے وعدے کی دو قسم ہوتی ہے، ایک وعدہ کیا جاتا ہے اور ایک وعدہ لیا جاتا ہے، میں لیے ہوئے وعدے کی تکمیل بہت ضروری نہیں سمجھتا، البتہ میں نظر ثانی ضرور کروں گا، کون جانتا تھا کہ وہ میری خواہش کی تکمیل کیے بغیر ہی راہی ملک عدم ہو جائیں گے، ان کی وصیت کے مطابق ان کے لائق فرزند جناب عبدالتواب وعلقمہ صاحبان کو سارا کلام مجھے دے دینا چاہیے؛ لیکن میں وہ نظر کہاں سے لاؤں گا کہ خیرؔ کے کلام سے خیر کو چھانٹ لوں، خیرؔ صاحب تو اپنے سب کام نمٹانے کے عادی تھے، یہ کام کیسے مجھ پر چھوڑ کر چلے گئے۔

25/فروری 1998ء کی شام سہ پہر انھوں نے کتاب زندگی کا آخری ورق الٹ دیا، اور اس شان سے الٹا کہ دشمن بھی عش عش کرا ٹھے۔ نہ ایک وقت کی نماز چھوٹی اور نہ تلاوت، امید ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے سرخرو ہوں گے، اور جنت کی کھڑکیاں کھول دی گئی ہوں گی۔

خیرؔ اپنی زندگی کی کہانی سنانے کو اب ہمارے درمیان نہیں ہیں، لیکن انھوں نے اپنے حالات وکیفیات لوگوں تک پہنچانے کے لیے شعر وادب کی شکل میں ایک بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے، وہ ایک مذہبی آدمی تھے، اس لیے ان کی شاعری میں گل وبلبل کی داستان اور رومانیت کا عنصر غالب نہیں ہے، ان کی شاعری جذبوں اور تجربوں کی شاعری ہے، جس میں ایک خاص قسم کا طنز عصری آگہی اور تجربات سے بھرپور مواد پڑھنے کو ملتا ہے، اس طرح ان کی شاعری یکسانیت اور سطحیت سے بچ جاتی ہے، وہ مذہبی امور پر اپنی نگاہ مرکوز رکھتے تھے، لیکن اس میں سطحیت نہیں آنے دیتے تھے، چند اشعار دیکھتے چلیے:

حسرت نہیں رہی، کوئی ارماں نہیں رہا
پہلو میں جب سے قلب پریشاں نہیں رہا
بیگانگی کی رکھتا ہے تہمت جو باغباں
کب میں شریک حال گلستاں نہیں رہا
یہ انتہائے جامہ دری کی ہے داستاں
کچھ امتیاز جیب وگریباں نہیں رہا
کب آئے ہیں وہ حال غم زار دیکھنے
جب خیرؔ دو گھڑی کا بھی مہماں نہیں رہا

آخری شعر تو ان کے حال کے اعتبار سے بالکل الہامی معلوم ہوتا ہے، واقعہ یہی ہے کہ ان کے اپنے بھی اس وقت پہنچے جب خیرؔ آخری سانس لے چکے تھے، اور کہنا چاہیے کہ دو گھڑی کے مہمان کی حیثیت بھی ان کی نہیں رہ گئی تھی، خیرؔ نے زندگی بھر اپنوں اور غیروں سے جو چوٹ کھائی تھی، اور اس نے جس انداز میں انھیں بے کل کیا تھا، اس کا ذکر وہ کچھ یوں کرتے ہیں:

کوئی چوٹ کھا کے دیکھے، کوئی غم اٹھا کے دیکھے
میرے دل کی بے کلی کو میرے دل میں آکے دیکھے
نہ گرے جو اس پہ بجلی تو ہمیں کچھ اور کہنا
کوئی آسماں کے نیچے ذرا سر اٹھا کے دیکھے
ہیں یہ زہر کے نوالے، ہیں یہ ناگ ڈسنے والے
کوئی حسین بتوں کو ذرا منہ لگا کے دیکھے

خیرؔ جنوں پر حجابات خرد کے شاکی تھے، اور اسے حقیقت تک پہنچنے میں رکاوٹ؛ بلکہ حجاب اکبر سمجھتے تھے۔ کہتے ہیں:

جنوں کی روشنی پر ہیں حجابات خرد چھائے
اندھیرے میں بھلا کیونکہ کسی کو کوئی پہچانے

خیرؔ اقبالؔ کے بڑے مداح تھے، اقبالؔ پر ان کا ایک قطعہ لمبی لمبی نظموں پر بھاری ہے۔ کہتے ہیں:

وقت بہتا ہوا پانی ہے گزر جاتا ہے
وہی رہ جاتا ہے انسان جو کر جاتا ہے
اک مدت ہوئی اقبالؔ کو گزرے اے خیرؔ
آج بھی ہر جگہ اقبالؔ نظر آتا ہے

خیرؔ کہہ گئے:

رہے گا کون اس دنیا میں اے خیرؔ
ابھی تو میں اکیلا جا رہا ہوں

خیرؔ تو اکیلے چلے گئے۔ لیکن وہ اپنے ساتھ ایک تاریخ، ایک تہذیب اور وضع داری لے گئے، خیرؔ کا غم صرف ایک آدمی کا غم نہیں، وہ ایک انسان کا غم ہے، ایک شاعر کا غم ہے، ادب کے اس قدیم دبستان کے اٹھنے کا غم ہے جو اب تیزی سے اٹھتا جا رہا ہے اتنے سارے غم لے کر کیا لکھوں، اور کیا سناؤں۔

ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحب زادہ علقمہ نے سارا کلام ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب کے حوالہ کردیا تھا۔ وہ بھی دنیا چھوڑ چلے۔ اس طرح میں چاہ کر بھی حسب وعدہ خیرؔ صاحب کے کلام کو کتابی شکل مرتب کرنے سے محروم رہا۔ ڈاکٹر صاحب کے انتقال کے بعد اب مسودہ بھی ملنا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔

کیا سپریم کورٹ وقف قانون پر پابندی لگائے گا؟

معصوم مرادآبادی

وقف ترمیمی قانون پر بلند بانگ دعوے کرنے والی مودی سرکار سپریم کورٹ کے سامنے ہڑبڑا گئی ہے۔ کئی ایسے سوالات تھے جن کا حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سالیسٹر جنرل نے عدالت سے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی اور سماعت کی اگلی تاریخ 5 / مئی مقرر ہوئی۔ سپریم کورٹ نے سب سے تیکھے سوال وقف بورڈوں میں غیر مسلم ارکان کی تقرری پر ہی پوچھے اور کہا کہ کیا حکومت ہندوؤں کے مذہبی ٹرسٹ اور بورڈوں میں مسلمانوں کو شامل کرے گی؟ یہ ایسا سوال تھا جس کا حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ حکومت کی نیت صاف نہیں ہے اور وہ اوقاف کی املاک کا تیا پانچہ کرنے کے لیے اس میں غیر متعلق لوگوں کو داخل کرنا چاہتی ہے۔ عدالت کی بازپرس کے بعد حکومت نے سپریم کورٹ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وقف معاملہ میں اگلی سماعت تک سینٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈوں میں کوئی نئی تقرری نہیں کی جائے گی اور نہ ہی وقف کی جائیدادوں میں کوئی تبدیلی عمل میں آئے گی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن کی بنچ کے کئی ایسے سوالات تھے جن کا کوئی جواب سالیسٹر جنرل کے پاس نہیں تھا۔ سالیسٹر جنرل عدالت کو یہ بھی نہیں بتاسکے کہ حکومت نے کس مقصد سے وقف ایکٹ میں ترامیم کی ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس بی جے پی نے اپنے 2019 کے انتخابی منشور میں کہا تھا کہ وہ وقف جائیدادوں کو سرکاری قبضوں سے آزاد کرائے گی، وہ 2025 میں یہ کہہ رہی ہے کہ وقف بورڈوں نے پورے ملک میں سرکاری زمینوں پر ناجائز قبضے کررکھے ہیں اور نیا قانون ان ہی قبضوں کو واگزار کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نیا قانون اوقاف کی کھربوں روپوں کی جائیداد کو ہڑپنے کے لیے وجود میں آیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان ملک گیر سطح پر اس قانون کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔

مودی سرکار یہ پروپیگنڈہ کررہی ہے کہ وہ وقف ترمیمی ایکٹ کے ذریعہ مسلمانوں کی زبوں حالی دور کرنا چاہتی ہے۔ وزیر اعظم نے یہاں تک کہا کہ "وقف املاک کا اگر صحیح استعمال کیا گیا ہوتا تو آج مسلم نوجوان پنچر جوڑنے کا کام نہیں کررہے ہوتے۔ وقف کی املاک کو ان کی فلاح وبہبود کے لیے استعمال نہیں کیا گیا، لہٰذا اب اس قانون کے ذریعہ پسماندہ مسلمانوں کو آگے بڑھانے کا کام کیا جائے گا۔" ہمیں نہیں معلوم کہ ایک ایسا قانون جو وقف جائیدادوں پر سے مسلمانوں کا کنٹرول ختم کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، اس سے کس طرح مسلمانوں کی زبوں حالی دور ہوگی اور وہ بھی ایک ایسی سرکار کے ذریعہ جو مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے ہر کام میں روڑے اٹکاتی ہے اور جس نے اپنے جارحانہ اقدامات سے مسلمانوں کو دوئم درجہ کا شہری بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ حکمراں جماعت کے لوگ ہر روز مسلمانوں کے خلاف ایک نیا فتنہ کھڑا کرتے ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ مودی سرکار نے جس وقف ترمیمی قانون کو پاس کرانے کے لیے ہزار دلیلیں تراشی تھیں، جب اس کے قانونی جواز کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے تو وہاں سرکاری وکیل کوئی مضبوط دلیل پیش نہیں کرسکے۔ یعنی جو حکومت اس قانون کو پارلیمنٹ سے پاس کرانے پر بغلیں بجا رہی تھی، جب سپریم کورٹ نے اس پر سوال کھڑے کئے ہیں تو سرکاری وکیل بغلیں جھانکتے ہوئے نظر آئے۔ جب سپریم کورٹ نے اس کے قانونی جواز پر یکے بعد دیگرے سوال کھڑے کئے تو قابل ترین سرکاری وکیلوں کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا اور وہ عدالت کو کوئی معقول جواب دینے کی بجائے آئیں بائیں شائیں کرتے نظر آئے۔ ظاہر ہے عدالت کے پاس غیر معقول اور غیر مدلل باتوں کو سننے کا وقت نہیں ہوتا، اس لیے عدالت نے حکومت سے دو ٹوک الفاظ میں پوچھا کہ اس نے وقف ایکٹ میں غیر آئینی ترمیمات کیوں کی ہیں۔ اس سوال کا جواب دینے کی بجائے سرکار کے انتہائی قابل وکیل ایک دوسرے کی شکلیں دیکھتے ہوئے نظر آئے۔

عدالت نے حکومت کو ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہوئے ایکٹ کے کلیدی نکات کے نفاذ پر عبوری روک لگادی ہے اور اس کی اگلی سماعت کے لیے پانچ مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ نے یہ کہا ہے کہ وہ اس معاملے میں دائر کی گئی پہلی پانچ اپیلوں پر ہی سماعت کرے گی۔ واضح رہے کہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف اب تک 120 / اپیلیں دائر کی گئی ہیں۔ اس وقت پورے ملک میں سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے۔ مسلمان ملک گیر سطح پر نئے وقف قانون کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔ لاکھوں لوگ سڑکوں پر ہیں اور وہ نئے وقف قانون کو وقف جائیدادوں کو ہڑپنے کی سازش قرار دے رہے ہیں۔ سپریم کورٹ نے اپنے عبوری حکم میں کہا ہے کہ تاحکم ثانی وقف بورڈوں یا سینٹرل وقف کونسل میں کسی بھی قسم کی نامزدگیاں نہ کی جائیں۔ اس کے ساتھ ہی رجسٹرڈ وقف بائی یوزر جائیداد ڈی نوٹیفائی نہیں کی جائے۔

اس معاملے میں سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ملک میں بہت سی عبادت گاہیں تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں صدی کی تعمیرات ہیں، ان ترمیمات کے ذریعہ سرکار چاہتی ہے کہ اسے دستاویزات دکھائی جائیں، جو ممکن ہی نہیں ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے اس سلسلہ میں دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ بنچ نے وقف بائی یوزر کے حوالے سے مرکزی حکومت سے کافی دقیق اور کرید کر سوال کیا اور کہا کہ "مقننہ عدالت کے کسی بھی فیصلے یا حکم نامے کو کالعدم قرار نہیں دے سکتی۔ وہ قانون کی بنیاد کو ہٹا سکتی ہے لیکن کسی فیصلے کا اعلان نہیں کرسکتی یا اسے پابند نہیں قرار دے سکتی۔ مرکزی حکومت نے یہ مہمل دعویٰ کیا کہ "بڑی تعداد میں مسلمان وقف بورڈ نہیں چاہتے، اگر کسی کو وقف کرنا ہے تو وہ اس کے لیے ٹرسٹ بنائے۔" عدالت نے پوچھا کہ جب حکومت وقف بورڈوں میں غیر مسلم ممبران کو نامزد کرنے جارہی ہے تو کیا وہ ہندوؤں کے مذہبی ٹرسٹ اور بورڈوں میں مسلمانوں کو شامل کرے گی؟ عدالت نے اصرار کیا کہ سوائے ان ممبران کے جو سرکاری افسران کے کوٹے سے آتے ہیں، وقف بورڈ اور سینٹرل وقف کونسل کے ممبران مسلمان رہیں گے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی کلکٹر نئے ترمیمی قانون کے تحت کسی جائیداد کی جانچ کررہا ہے تو متعلقہ جائیداد کی وقف حیثیت متاثر نہیں ہوگی۔

سینئر وکیل کپل سبل جنھوں نے خود وقف ترمیمی قانون کے خلاف عرضی دائر کی ہے، عدالت کو بتایا کہ "وقف ایک مذہبی معاملہ ہے اور اس کا تعلق اسلام کی روح سے ہے۔" انھوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ "وقف ترمیمی قانون غیر آئینی اور مسلمانوں کے مذہبی امور میں سراسر مداخلت ہے۔ انھوں نے سوال اٹھایا کہ جب دیگر طبقات کے مذہبی اداروں میں مسلمانوں کو شریک نہیں کیا جاتا تو پھر مسلم اوقاف میں غیر مسلم ممبران کی موجودگی پر اصرار کیوں ہے؟ اس کے ساتھ ہی انھوں نے سوال کھڑا کیا کہ "کلکٹر کو جج کا اختیار کیوں دیا گیا اور وہ اپنے ہی مقدمہ کا فیصلہ کیسے کرے گا؟"

سپریم کورٹ نے اس معاملے میں جو سلگتے ہوئے سوال کھڑے کئے ہیں ان کا حکومت کے پاس کوئی معقول اور مدلل جواب ہی نہیں تھا۔ ہوتا بھی کیوں؟ مودی سرکار نے وقف ترمیمی ایکٹ میں نئی ترمیمات صرف اور صرف مسلمانوں کو وقف جائیدادوں اور صدیوں پرانی عبادت گاہوں سے محروم کرنے کے لیے کی ہیں۔ یہ ترمیمات نہ صرف غیر آئینی ہیں بلکہ دستور کی دفعات سے متصادم ہیں اور بنیادی انسانی حقوق پر حملہ کرتی ہیں۔ سپریم کورٹ کے رخ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت نے وقف ترمیمی قانون کے ذریعہ اوقاف پر قبضہ کرنے کی جو سازش تیار کی تھی، اسے فی الحال عدالت نے ناکام بنادیا ہے، لیکن جب تک عدالت اس معاملے میں کوئی حتمی فیصلہ صادر نہیں کرتی اس وقت کوئی نتیجہ نکالنا قبل از وقت ہوگا۔

نہرو سے صرف خاندانی وراثت نہیں

سچائی اور حوصلے کا سبق بھی ملا: راہل گاندھی

نئی دہلی19 اپریل: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز اپنے سیاسی سفر کی گہرائیوں پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کے سفر کا اصل محرک اقتدار نہیں بلکہ سچ کی تلاش ہے۔ ایک 'پوڈکاسٹ طرز کی گفتگو' میں سینئر کانگریسی رہنما سندیپ دکشت سے بات کرتے ہوئے راہل نے کہا کہ انہیں اپنے پردادا، سابق وزیراعظم جواہر لال نہرو سے نہ صرف خاندانی وراثت ملی ہے بلکہ سچ کی تلاش، خطرات سے بے خوفی اور فکری جستجو کا جذبہ بھی انہی سے حاصل ہوا ہے۔ راہل گاندھی نے گفتگو کے دوران کہا، ''اس پوڈکاسٹ نما گفتگو میں میں نے بتایا کہ مجھے کیا چیز آگے بڑھاتی ہے۔ یہ اقتدار کی نہیں بلکہ سچ کی تلاش ہے۔ اور یہ جذبہ مجھے میرے پردادا جواہر لال نہرو سے ملا ہے۔ وہ صرف ایک سیاستدان نہیں تھے، وہ ایک متلاشی، مفکر اور وہ شخص تھے جو خطرے میں مسکرا کر داخل ہوتے اور پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ واپس آتے۔ ان کی سب سے بڑی میراث سچ کی وہ غیر متزلزل تلاش ہے، جو ان کی زندگی اور جدوجہد کی بنیاد تھی۔ انہوں نے ہمیں سیاست نہیں سکھائی، بلکہ خوف کا سامنا کرنا اور سچ کا ساتھ دینا سکھایا۔''

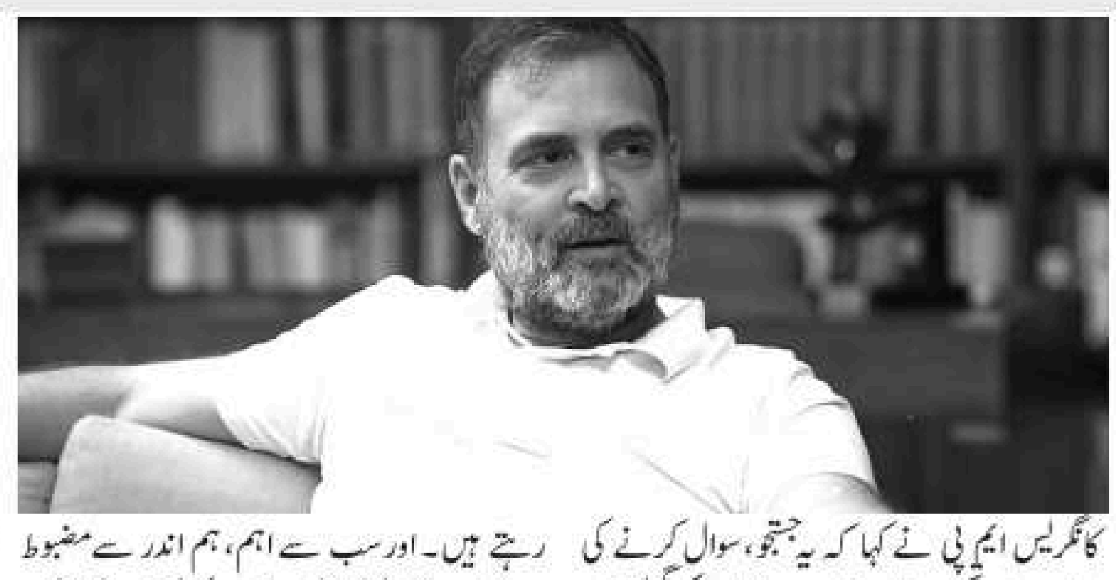

کانگریس ایم پی نے کہا کہ یہ جستجو، سوال کرنے کی صلاحیت اور تجسس میں جڑے رہنا، ان کی گھٹی میں شامل ہے۔ انہوں نے خاندانی قصے شیئر کرتے ہوئے کہا، ''میری دادی انہیں 'پاپا' کہہ کر بلاتی تھیں۔ وہ مجھے بتاتی تھیں کہ کیسے وہ اپنے محبوب پہاڑوں میں ایک بار برفانی تودے میں گرنے سے بال بال بچے تھے۔ ہمارے خاندان میں جانور ہمیشہ سے رہے، فطرت سے جڑا رہنا ہماری پہچان رہی۔ میری والدہ آج بھی باغ میں بیٹھ کر پرندوں کو دیکھتی ہیں، میں جوڈو کرتا ہوں۔ یہ محض مشغلے نہیں بلکہ ہماری شخصیت کی جھلک ہیں۔ ہم مشاہدہ کرتے ہیں، ہم دنیا سے جڑے رہتے ہیں۔ اور سب سے اہم، ہم اندر سے مضبوط رہتے ہیں۔'' راہل گاندھی نے مزید کہا کہ نہرو، گاندھی، امبیڈکر، پٹیل اور سبھاش چندر بوس جیسے عظیم رہنماؤں نے ہندوستانیوں کو یہ سکھایا کہ خوف کو دوست کیسے بنایا جائے۔ ان کے مطابق، ''یہ رہنما ہمیں سوشلسٹ یا سیاسی سوچ نہیں سکھاتے، بلکہ حوصلہ دینا ان کی اصل تعلیم تھی۔ گاندھی جی نے صرف سچ کے سہارے ایک سلطنت کا سامنا کیا۔ نہرو نے ہندوستانیوں کو ظلم کے خلاف کھڑے ہونے اور آزادی حاصل کرنے کا حوصلہ دیا۔ کوئی بھی بڑی انسانی کاوش، چاہے وہ سائنس ہو، فن ہو یا مزاحمت، ہمیشہ خوف کا سامنا کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ اور اگر آپ عدم تشدد کے پابند ہیں تو سچ ہی آپ کا واحد ہتھیار ہوتا ہے۔ ان رہنماؤں نے جو کچھ بھی جھیلا، سچ کی راہ سے نہیں ہٹے، اسی لیے وہ عظیم رہنما تھے۔''

راہل گاندھی نے آج کے ہندوستان میں سچائی کی قدر پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ''جب سچ تکلیف دہ بن جائے، تب اسے تھامنا اصل قیادت ہے۔'' انہوں نے کہا، ''چاہے میں بل گیٹس سے بات کر رہا ہوں یا چیترم موچی سے، میری جستجو ایک جیسی ہوتی ہے۔ کیونکہ اصل قیادت کنٹرول پر نہیں، ہمدردی پر ہوتی ہے۔ اور آج کے ہندوستان میں، جہاں سچ تکلیف دہ ہو چکا ہے، میں نے اپنا راستہ چن لیا ہے۔ میں سچ کے ساتھ کھڑا رہوں گا، چاہے اس کی کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔'' راہل گاندھی کی یہ گفتگو صرف ایک خاندانی یادداشت یا ذاتی اظہار نہیں تھی، بلکہ ایک سیاسی عزم بھی تھی۔ ان کی گفتگو سے یہ پیغام بھی واضح ہوا کہ سیاست میں اقتدار سے زیادہ اہم سچ اور ہمت ہیں۔ اور ان کے لیے نہرو کی وراثت کا مطلب صرف خاندانی تعلق نہیں بلکہ فکری ورثہ ہے، جو انہیں اصولوں پر چلنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

درگاہ اجمیر شریف معاملہ میں مرکزی حکومت کی 'ہندو سینا' کا مقدمہ خارج کرنے کی سفارش

اجمیر، 19 اپریل: راجستھان کے شہر اجمیر میں واقع خواجہ معین الدین چشتی کی تاریخی درگاہ کو لے کر چل رہے تنازعے میں آج ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ ہندو سینا کی طرف سے داخل اس مقدمے میں، جس میں درگاہ کو قدیم شیو مندر قرار دیا گیا ہے، مرکزی حکومت نے سخت موقف اپناتے ہوئے مقدمہ خارج کیے جانے کی سفارش کی ہے۔

یہ سفارش جمعہ 19 اپریل کو اجمیر کی ضلع عدالت میں ہونے والی سماعت کے دوران مرکزی حکومت کے اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے دی گئی۔ وزارت نے اپنے حلف نامے میں کہا کہ ہندو سینا کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ قانونی طور پر ناقابل سماعت ہے اور اس میں کوئی معقول بنیاد موجود نہیں ہے جس پر عدالت غور کرے۔ وزارت نے مزید کہا کہ مقدمہ صرف عوامی توجہ حاصل کرنے کے لیے داخل کیا گیا ہے اور اس کا کوئی آئینی یا قانونی جواز نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی وزارت نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ مقدمے میں حکومت ہند کو فریق نہیں بنایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ انگریزی میں دائر مقدمے کا درست ہندی ترجمہ بھی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔

وزارت کے مطابق، مقدمے کے اصل متن اور اس کے ترجمے میں فرق پایا گیا ہے، جبکہ گزشتہ برس 27 نومبر کو عدالت میں ہوئی سماعت کے دوران مخالف فریقین کو اپنا موقف رکھنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنیاد پر حکومت نے عدالت سے مقدمہ خارج کرنے کی سفارش کی ہے۔

مرکزی حکومت کے اس موقف کو دیکھتے ہوئے عدالت نے آج کی سماعت ملتوی کرتے ہوئے اس معاملے کی اگلی سماعت کے لیے 31 مئی کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اب عدالت میں آئندہ سماعت کے دوران ہندو سینا کو مرکز کی سفارش پر اپنا جواب داخل کرنا ہوگا۔

اس معاملے پر ردعمل دیتے ہوئے ہندو سینا کے صدر وشنو گپتا نے کہا کہ مقدمے میں اگر کوئی تکنیکی خامی پائی گئی ہے تو اسے دور کیا جائے گا اور قانونی مشورے کے بعد مناسب جواب عدالت میں داخل کیا جائے گا۔ دوسری طرف، مسلم فریق نے مرکزی حکومت کے موقف کا خیر مقدم کیا ہے۔ درگاہ کے خادموں کی نمائندہ تنظیموں کے وکیل آشیش کمار سنگھ نے کہا کہ ہم شروع سے ہی مقدمے کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے آئے ہیں۔ ان کے مطابق، اس مقدمے کا مقصد صرف عوامی مقبولیت حاصل کرنا تھا اور اس کے ذریعے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

مسلم فریق نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ مرکز نے سچائی پر مبنی اور قانون کے مطابق موقف اختیار کیا ہے اور عدالت سے ایک بار پھر اس مقدمے کو خارج کرنے کی اپیل کی ہے۔

مصطفیٰ آباد میں چار منزلہ عمارت منہدم

4 جاں بحق، 20 سے زائد کے دبنے کا اندیشہ

نئی دہلی19 اپریل: شمال مشرقی دہلی کے مصطفیٰ آباد علاقہ میں ہفتہ کو علی الصبح ایک چار منزلہ عمارت اچانک منہدم ہوگئی، جس کے نتیجے میں کم از کم 4 افراد جاں بحق ہو گئے جبکہ 20 سے زائد افراد کے ملبے میں دبے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اب تک دس افراد کو ملبے سے بحفاظت نکال لیا گیا ہے۔ آخری اطلاع موصول ہونے تک موقع پر این ڈی آر ایف، دہلی پولیس، فائر بریگیڈ اور دیگر ایجنسیاں ریسکیو آپریشن میں مصروف تھیں۔ ایڈیشنل ڈی سی پی سندیپ لامبا کے مطابق، ''اس وقت تک چار افراد کی موت کی تصدیق ہو چکی ہے اور بچاؤ ٹیمیں مزید افراد کو نکالنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔'' فائر ڈویژن کے افسر راجندر اٹھوال نے بتایا کہ انہیں رات کے تقریباً تین بجے حادثے کی اطلاع ملی، جس کے بعد ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔

مقامی افراد کے مطابق یہ ایک رہائشی عمارت تھی جس میں مالک سمیت کئی کرایہ دار خاندان مقیم تھے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ ملبے میں 20 سے 25 افراد کے دبے ہونے کا اندیشہ ہے۔ بعض لاشیں نکالی جا چکی ہیں، جبکہ کئی زخمیوں کو اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔

ایک عینی شاہد نے بتایا، ''یہ عمارت اچانک بھربھرا کر نیچے آ گری، بڑی بہو کے تین بچے ہیں، اس سے چھوٹی بہو کے بھی تین بچے، سب سے چھوٹی کے دو بچے ہیں۔ اس وقت کچھ معلوم نہیں ہو پا رہا کہ وہ کہاں ہیں۔'' جاں بحق افراد میں شامل ایک شخص کے رشتہ دار شہزاد احمد نے بتایا کہ عمارت رات تقریباً 2:30 سے 3 بجے کے درمیان گری۔ ان کے دو بھانجے جاں بحق ہو گئے، جبکہ ان کی بہن، بہنوئی اور بھانجی زخمی ہیں اور جی ٹی بی اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ واقعے کی اصل وجہ معلوم نہیں ہو سکی ہے، لیکن حالیہ دنوں میں دہلی میں موسم کی شدت اور بارشوں کے باعث بھی کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ گزشتہ ہفتے بھی ایک زیر تعمیر عمارت کی دیوار گرنے سے ایک شخص جاں بحق ہوا تھا۔ آخری اطلاع موصول ہونے تک ریسکیو آپریشن جاری تھا۔ دریں اثنا، حکام نے قریبی عمارتوں کی بھی جانچ شروع کر دی تھی تاکہ مزید حادثات سے بچا جا سکے۔

بنگلہ دیش میں ہندو لیڈر مارا گیا، ہندوستان نے یونس کی حکومت سے کہا کہ وہ 'بغیر کسی عذر کے' اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرے

نئی دہلی/ ڈھاکا، 19 اپریل (یو این آئی) بنگلہ دیش میں ہندو اقلیتی برادری کے ایک سرکردہ رہنما بھابھیش چندر رائے کو دیناج پور کے برال ضلع میں اغوا کر کے قتل کر دیا گیا۔ ہندوستان نے اس قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ "عبوری حکومت کے تحت ہندو اقلیتوں پر منظم ظلم و ستم" کی مثال ہے۔ 58 سالہ بھابیش چندر رائے، بنگلہ دیش پوجا اُجاپن پریشد کی بیرل یونٹ کے نائب صدر، علاقے کی ہندو برادری کا ایک سرکردہ لیڈر تھا۔ وہ شتاگرام یونین کے تحت بسودیب پور گاؤں کا رہنے والا تھا۔ جمعرات کی رات اس کی لاش ملی۔ ہندوستان نے سخت لہجے والے بیان میں محمد یونس کی زیر قیادت عبوری حکومت سے کہا ہے کہ وہ بغیر کسی بہانے یا تفریق کے "ہندوؤں سمیت تمام اقلیتوں کے تحفظ کی اپنی ذمہ داری پوری کرے"۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا: "ہم نے بنگلہ دیش میں ایک ہندو اقلیتی رہنما بھبیش چندر رائے کے اغوا اور وحشیانہ قتل کو تکلیف کے ساتھ نوٹ کیا ہے۔" "یہ قتل عبوری حکومت کے تحت ہندو اقلیتوں پر منظم ظلم و ستم کے ایک نمونے کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ اس طرح کے پچھلے واقعات کے مجرم معافی کے ساتھ گھوم رہے ہیں۔" "ہم اس واقعے کی مذمت کرتے ہیں اور ایک بار پھر عبوری حکومت کو یاد دلاتے ہیں کہ بغیر کسی بہانے یا تفریق کے وہ ہندوؤں سمیت تمام اقلیتوں کے تحفظ کی اپنی ذمہ داری کو پورا کرے۔" ڈیلی اسٹار کے مطابق بھابھیش رائے کو مبینہ طور پر ان کے گھر سے اغوا کیا گیا تھا اور پولیس اور اہل خانہ کے مطابق جمعرات کی دوپہر کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ پولیس نے جمعرات کی رات بھابھیش کی لاش برآمد کی۔ ان کی اہلیہ شانتنا رائے نے ڈیلی اسٹار کو بتایا کہ بھابیش دوپہر کے وقت گھر پر تھے جب انہیں شام ساڑھے چار بجے کے قریب فون آیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یہ کال مجرموں نے گھر میں اس کی موجودگی کی تصدیق کے لیے کی تھی۔ تقریباً 30 منٹ بعد، چار افراد دو موٹر سائیکلوں پر آئے اور مبینہ طور پر بھابیش کو احاطے سے اغوا کر لیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ اغوا کاروں کو اسے نارا باری گاؤں لے جاتے ہوئے دیکھا گیا، جہاں اس پر وحشیانہ حملہ کیا گیا۔

اس شام کے بعد حملہ آوروں نے مبینہ طور پر بھابیش کو نیم مردہ حالت میں ایک وین میں اس کے گھر واپس بھیج دیا۔ لواحقین نے مقامی لوگوں کی مدد سے اسے برال اپیزہ ہیلتھ کمپلیکس پہنچایا۔ بعد میں اسے دیناج پور میڈیکل کالج اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں پر ڈیوٹی پر مامور ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

پولیس نے لاش پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال کے مردہ خانے بھجوا دی۔

شانتنا رائے نے دعویٰ کیا کہ اس نے حملہ آوروں میں سے دو کو پہچان لیا ہے۔

برال تھانے کے انچارج افسر عبدالصبور نے بتایا کہ مقدمہ درج کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس قتل کے اس معاملے میں ملوث ملزمان کی شناخت اور گرفتاری کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

مذہبی اور سیاحتی خدمات کے نام پر آن لائن بکنگ کے گھپلوں سے لوگوں کو ہوشیار رہنا چاہیے

نئی دہلی، 19 اپریل (یو این آئی) ہندوستانی سائبر کرائم کوآرڈینیشن سینٹر نے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ مذہبی اداروں اور سیاحتی خدمات کے نام پر ہونے والے آن لائن بکنگ گھوٹالوں سے ہوشیار رہیں۔ مرکزی وزارت داخلہ کے تحت آنے والے اس سینٹر نے آج ایک بیان جاری کیا، جس میں لوگوں کو خاص طور پر ان واقعات کے بارے میں خبردار کیا گیا ہے جہاں ملک میں مذہبی یاتریوں اور سیاحوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ فراڈ جعلی ویب سائٹس، گمراہ کن سوشل میڈیا پیجز، فیس بک پوسٹس اور گوگل جیسے سرچ انجن پر اشتہارات کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ ان گھوٹالوں میں، پیشہ ورانہ نظر آنے والی لیکن جعلی ویب سائٹس، سوشل میڈیا پروفائلز اور واٹس ایپ اکاؤنٹس کیدارناتھ، چار دھام کے لیے ہیلی کاپٹر کی بکنگ، یاتریوں کے لیے گیسٹ ہاؤس اور ہوٹل کی بکنگ، آن لائن کیب/ٹیکسی سروس بکنگ، چھٹیوں کے پیکیج اور مذہبی دوروں جیسی خدمات پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اکثر لوگ بغیر کسی شک وشبہ کے ان پورٹلز کے ذریعے ادائیگی کرتے ہیں لیکن جب انہیں بکنگ یا سروس کی کوئی تصدیق نہیں ملتی اور دیے گئے رابطہ نمبران کی پہنچ سے باہر ہوتے ہیں تو انہیں احساس ہوتا ہے کہ انہیں دھوکہ دیا گیا ہے۔ سینٹر نے لوگوں کو انتہائی احتیاط برتنے کا مشورہ دیا ہے اور کہا ہے کہ کوئی بھی ادائیگی کرنے سے پہلے ویب سائٹ کی صداقت کو ہمیشہ چیک کرنا چاہیے۔ لوگوں سے گوگل، فیس بک یا واٹس ایپ پر "اسپانسرڈ" یا نامعلوم لنکس پر کلک کرنے سے پہلے تصدیق کرنے کو بھی کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بکنگ صرف سرکاری پورٹلز یا بھروسہ مند ٹریول ایجنسیوں کے ذریعے کرنے کو کہا گیا ہے۔ سینٹر نے کہا ہے کہ ایسی ویب سائٹس کے خلاف شکایات فوری طور پر نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل پر درج کی جائیں یا کسی بھی دھوکہ دہی کی صورت میں 1930 نمبر پر کال کریں۔

پریاگ راج میں ٹینٹ گودام میں شدید آگ

آسمان میں چھایا دھوئیں کا غبار، علاقے میں مچی افراتفری

لکھنؤ، 19 اپریل: اتر پردیش کے پریاگ راج مہاکمبھ علاقے میں واقع پریڈ گراؤنڈ کے پاس ایک ٹینٹ گودام میں شدید آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا ہے۔ آگ اتنی شدید لگی کہ اس کی اونچی اونچی لپٹیں 3 کلومیٹر کی دوری سے دیکھی گئیں۔ آسمان میں دھوئیں کا غبار پھیلا رہا۔ موقع پر پہنچی فائر بریگیڈ کی ٹیم آگ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے لیے فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں موجود ہیں۔ نیوز ایجنسی اے این آئی کے مطابق پریڈ گراؤنڈ واقع ایک ٹینٹ ہاؤس کے گودام میں ہفتہ کی صبح آگ لگ گئی جو دیکھتے ہی دیکھتے پھیلتی چلی گئی۔ آگ کی خوفناک شکل دیکھ کر علاقے میں ہنگامہ مچ گیا۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور فوری طور پر آگ کو قابو کرنے میں لگ گئیں۔ ابھی تک آگ لگنے کی وجہ کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اس حادثے میں ابھی تک کسی جانی نقصان کی خبر نہیں ہے۔ ایک افسر نے بتایا کہ حال ہی میں مکمل ہوئے مہاکمبھ کے لیے ٹینٹ لگانے کا سامان سپلائی کرنے والی ایک کمپنی کے گودام میں ہفتہ کی صبح آگ لگ گئی۔ جائے حادثہ کے پاس ایک دیگر گودام میں کام کرنے والے راہل نے دعویٰ کیا کہ سلنڈر پھٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔ پریاگ راج کے چیف فائر آفیسر راجیو کمار پانڈے نے بتایا کہ آگ پر قابو پانے کے لیے چھ پانی کی گاڑیاں لگائی گئی ہیں۔ دیگر مقامات سے بھی پانی کی گاڑیاں موقع پر پہنچ رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گودام میں لکڑیاں اور ٹینٹ سامان رکھا ہوا تھا۔ بانس-بلّیوں اور دیگر آتش گیر مادوں کی وجہ سے آگ بجھانے میں کافی وقت آ رہی ہے۔ اطلاع کے مطابق جس گودام میں آگ لگی ہے اس کی کمپنی کا نام للو اینڈ سنس ہے۔ یہ کمپنی کئی برسوں سے سنگم علاقے میں ریت پر تمبوؤں کا شہر آباد کرنے کا کام کرتی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مہا کمبھ کے بعد بڑی تعداد میں بانس-بلّیاں، ٹینٹ کے پردے اور دیگر سامان کو اس گودام میں رکھا گیا تھا۔

بیٹی کا سسر بن گیا عاشق! ماں بیٹی کے سسر کے ساتھ چلی گئی، شوہر اور بیٹے نے کئی راز کھولے

19 اپریل: رشتوں کو شرمسار کرنے والا معاملہ اتر پردیش کے بدایوں سے سامنے آیا ہے جس سے پورے علاقے میں ہلچل مچ گئی ہے۔ یہاں ایک خاتون نے اپنی بیٹی کے سسر کے ساتھ محبت کا رشتہ بنا کر ماں بیٹی کے رشتے کو داغدار کیا اور شوہر اور بچوں کو چھوڑ کر فرار ہو گئی۔ خاتون کا نام ممتا عرف ولا بتایا جاتا ہے جب کہ اس کا عاشق کوئی اور نہیں بلکہ اس کی بیٹی کا سسر شیلیندر عرف بلو ہے۔ پورا معاملہ بدایوں ضلع کے دتا گنج علاقے کا ہے، جہاں سنیل کمار نامی شخص ٹرک ڈرائیور کا کام کرتا ہے۔ سنیل مہینوں تک لمبی دوری کے راستوں پر ٹرک چلاتا ہے اور شاذ و نادر ہی گھر آتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً پیسے اور ضروری سامان بھیجتا رہتا تھا۔ لیکن اس کی بیوی ولا نے اس کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا اور اپنی بیٹی کے سسر کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کر لیے۔ اب ولا اپنی بیٹی کے سسر کے ساتھ گھر سے نقدی اور زیورات لے کر چلی گئی ہے۔ اس واقعہ سے پورا خاندان ٹوٹ گیا ہے۔ سنیل کے بیٹے سچن نے بھی اس رشتے کی حقیقت بتاتے ہوئے کہا کہ ان کی والدہ اکثر اپنی بیٹی کے سسر کو گھر بلاتی تھیں۔ ہمیں زبردستی دوسرے کمرے میں بھیج دیا گیا۔ یہ سلسلہ کافی دیر سے چل رہا تھا۔ چند روز قبل والدہ نے اچانک ٹیمپو بلایا اور سارا سامان لے کر بیٹی کے سسر کے ساتھ چلی گئی۔ پڑوسی اودھیش کمار نے بھی چونکا دینے والا انکشاف کر دیا۔ ان کے مطابق ممتا عرف ولا اکثر شیلیندر کو رات کو بلاتی تھیں اور وہ اکثر صبح کو نکل جاتا تھا۔ چونکہ وہ رشتہ دار تھے اس لیے محلے کے لوگوں کو کسی چیز پر شک نہیں تھا۔ لیکن اب جب یہ معاملہ سامنے آیا ہے تو سب حیران ہیں۔ متاثرہ شوہر سنیل نے پولیس اسٹیشن میں اپنے سسر شیلیندر کے خلاف شکایت درج کرائی ہے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ کے ایریا آفیسر تیواری نے کہا کہ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے اور ضروری شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

کیجریوال کے داماد سمبھو جین نے 13 لاکھ کروڑ روپے کی کمپنی میں کام کیا، پھر اے آئی اسٹارٹ اپ شروع کیا

19 اپریل: دہلی کے سابق وزیراعلیٰ اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے کنوینر اروند کیجریوال کی بیٹی ہرشیتا کیجریوال نے سمبھو جین سے شادی کر لی ہے۔ شادی جمعہ کو دہلی کے تاریخی کپورتھلہ ہاؤس میں ہوئی جس میں بہت ہی منتخب مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ استقبالیہ کا اہتمام 20 اپریل کو کیا جائے گا۔ اروند کیجریوال کے داماد سمبھو جین نے یوٹیوب چینل دی انٹرپرائز ورلڈ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کی کمپنی کا نام 'انٹریکٹ' ہے جسے انہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر بنایا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور انٹرویو میں سمبھو جین نے بتایا تھا کہ اپنی کمپنی شروع کرنے سے پہلے وہ بلیک اسٹون میں کام کر چکے ہیں۔ واضح رہے کہ اس وقت بلیک اسٹون کا بازار سرمایہ 158.90 بلین امریکی ڈالر یعنی تقریباً 13.26 لاکھ کروڑ روپے ہے۔ ہرشیتا اور سمبھو دونوں آئی آئی ٹی دہلی کے طالب علم رہے ہیں اور وہاں سے انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کی ہے۔ کالج کے دنوں کی دوستی اب مضبوط رشتے میں بدل چکی ہے۔ شادی سے پہلے دونوں کی منگنی دہلی کے فائیو اسٹار ہوٹل شنگری لا ایروز میں ہوئی تھی۔ خاص بات یہ ہے کہ دونوں نے حال ہی میں ایک ساتھ اسٹارٹ اپ شروع کیا ہے اور اسے ساتھ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ شادی کی تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہیں، جس میں اروند کیجریوال سفید شیروانی میں، ان کی اہلیہ سنیتا کیجریوال سرخ ساڑھی میں اور بیٹا پلکت کیجریوال روایتی لباس میں نظر آ رہے ہیں۔ شادی کی تقریب میں پنجاب کے وزیراعلیٰ بھگونت مان بھی موجود تھے اور خاندان کے تمام افراد کے ساتھ رقص کرتے نظر آئے۔ ہرشیتا نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد گڑگاؤں کی ایک کمپنی میں کچھ عرصہ ملازمت بھی کی۔ اب وہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک نئے کاروبار کی طرف کام کر رہی ہیں۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں

نئی دہلی، 19 اپریل (یو این آئی) بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے درمیان آج گھریلو سطح پر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے دہلی میں پٹرول 94.72 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 87.62 روپے فی لیٹر رہا۔ تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی معروف کمپنی ہندوستان پیٹرولیم کارپوریشن کی ویب سائٹ پر جاری کردہ نرخوں کے مطابق آج ملک میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ممبئی میں پٹرول 104.21 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 92.15 روپے فی لیٹر پر رہا، دہلی میں ان کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ عالمی سطح پر امریکی خام تیل ہفتے کے آخر میں 3.17 فیصد بڑھ کر 64.45 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گیا۔ اسی دوران لندن برینٹ کروڈ کی قیمت 0.16 فیصد کمی کے ساتھ 67.85 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔

تاریخ میں آج کے دن

نئی دہلی، 19 اپریل (یو این آئی) ہندوستانی اور عالمی تاریخ میں 20 اپریل کے اہم واقعات درج ذیل ہیں:-

- 1611- مشہور ناول نگار ولیم شیکسپیئر کے ڈرامے 'میک بیتھ' کا پہلا معروف اسٹیج ہوا۔
- 1712 - جہاندار شاہ دہلی کے تخت پر بیٹھا۔ اس مغل بادشاہ نے 1713 تک حکومت کی۔ وہ بہادر شاہ کا بڑا بیٹا تھا۔
- 1876- ہندوستانی فوج کی 41ویں ڈوگرہ بٹالین میں لانس نائک لالہ رام کی پیدائش۔
- 1889- جرمن ڈکٹیٹر ایڈولف ہٹلر کی پیدائش۔
- 1914 - اوڈیا زبان کے مشہور ادیب گوپی ناتھ موہنتی کی پیدائش۔
- 1920 - مشہور بھجن گلوکارہ جوتھیکا رائے کی پیدائش۔
- 1936- مشہور ہندوستانی خلائی سائنسدان پریم شنکر گوئل کی پیدائش۔
- 1939- ڈکٹیٹر ایڈولف ہٹلر کی پچاسویں سالگرہ کو جرمنی میں قومی دن کے طور پر منایا گیا۔
- 1946 - اقوام متحدہ کی پیشرو لیگ آف نیشنز کو تحلیل کر دیا گیا۔
- 1953 - کوریا اور اقوام متحدہ کی افواج کے درمیان بیمار جنگی قیدیوں کا تبادلہ۔
- 1960- ایئر انڈیا لندن کے لیے اپنی پہلی بوئنگ 707 پرواز کے ساتھ جیٹ ایج میں داخل ہوا۔
- 1970 - ہندوستانی نغمہ نگار اور شاعر شکیل بدایونی انتقال کر گئے۔
- 1972- اپولو 16 مشن چھ گھنٹے کی پریشانی کے بعد چاند پر اترا۔ جان ینگ اور چارلس ڈیوک کی ٹیم چاند پر اترنے والی تاریخ کی پانچویں ٹیم بن گئی۔
- 1974 - ستر کی دہائی میں اندرونی تشدد سے بری طرح متاثر شمالی آئرلینڈ میں تنازعات میں مرنے والوں کی تعداد 1000 تک پہنچ گئی۔
- 1997- اندر کمار گجرال ملک کے 12ویں وزیراعظم بنے۔
- 1999 - سابق جرمن چانسلر ہیلمٹ کوہل کو امریکہ کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز، صدارتی تمغہ آزادی سے نوازا گیا۔
- 2004- راجستھان کے لوک گیتوں اور کہانیوں کے مجموعہ اور تحقیق کے لیے وقف کومل کوٹھاری کا انتقال ہو گیا۔
- 2006- ہندوستان نے تاجکستان میں اپنے پہلے سمندر پار فوجی اڈے کے قیام کا اعلان کیا۔
- 2008 - مہاراشٹر بی جے پی کے رہنما اور قومی جنرل سکریٹری گوپی ناتھ منڈے نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔
- 2008- پہلا جنوبی کوریا کا خلاباز، یی سویون، بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر نو دن گزارنے کے بعد بحفاظت زمین پر واپس آیا۔
- 2010- خلیج میکسیکو میں ایک گہرے پانی کے تیل کے ذخائر میں ہونے والا دھماکہ تاریخ میں تیل کے سب سے بڑے اخراج کا سبب بنا۔
- 2011- انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کی سیٹلائٹ لانچ وہیکل پی ایس ایل وی 'نے بدھ، 20 اپریل 2011 کو کامیابی کے ساتھ تین سیٹلائٹس خلا میں بھیجے۔
- 2012- امریکی میڈیا نے ہندوستان کے اگنی 5-میزائل کے کامیاب تجربے پر کہا ہے کہ اس سے ہندوستان کو اپنے پڑوسی ملک چین کے برابر کر دیا ہے۔
- 2020- دنیا بھر میں کورونا وائرس کے انفیکشن سے مرنے والوں کی تعداد 1,65,216 تک پہنچ گئی۔
- 2021- بالی ووڈ اور مراٹھی فلموں کے اداکار کشور نندلاسکر کا انتقال ہو گیا۔

مسجد القصی ہماری سرخ لکیر ہے: اردوان

انقرہ، 19 اپریل (یو این آئی) صدر رجب طیب اردوان نے حرم الشریف میں اسرائیلی اقدامات کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسجد اقصیٰ اور اس کے اردگرد کا کمپلیکس صرف مسلمانوں کا ہے اور اسے محفوظ رہنا چاہیے۔ اردوان نے جمعہ کے روز استنبول میں تیسرے بین الاقوامی یدی تپے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "حرم الشریف، جس میں مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ شامل ہیں، ایک ناقابل تقسیم وحدت ہے اور اپنے 144 ایکڑ کے علاقے کے ساتھ صرف مسلمانوں کی ملکیت ہے۔" انہوں نے کہا، "ہم کسی کو بھی اس کی حرمت اور اقدار کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے۔" اردوان نے اعلان کیا کہ مسجد اقصیٰ ترکیہ کے لیے ایک سرخ لکیر ہے اور یہ ہمیشہ ایسی ہی رہے گی۔ انہوں نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر تمام اشتعال انگیزیوں، چھاپوں اور ان اقدامات کو روک دے جو اس مقدس مقام کی حرمت اور وحدت کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "ترکیہ نے کبھی بھی اپنے خطے میں ظلم اور قانون شکنی کے سامنے خاموشی اختیار نہیں کی۔ ہم اب بھی خاموش نہیں رہیں گے۔" انہوں نے فلسطینی حقوق اور اسلامی مقدس مقامات کے دفاع کے لیے اپنی حمایت جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا۔ اسی دن اردوان نے غزہ پر اسرائیل کی جاری جنگ کی ایک اور مذمت کی اور مظالم پر عالمی خاموشی کو "اخلاقی زوال" قرار دیا۔ انہوں نے فلسطینی عوام کے لیے ترکیہ کی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا، "فلسطینی دعوے کا دفاع صرف مظلوم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے کی بات نہیں ہے، یہ انسانیت، امن اور انصاف کا دفاع کرنے کی بات ہے۔" فلسطینی وزارت صحت کے مطابق، 7 اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ پر اسرائیلی حملوں میں 51,000 سے زائد فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اردوان نے ان حملوں کو تشدد کی دیوانگی قرار دیتے ہوئے اسرائیلی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ بچوں، خواتین، بزرگوں اور حتیٰ کہ شیر خوار بچوں سمیت عام شہریوں کو بے دریغ قتل کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "صحافیوں کو قتل کیا جا رہا ہے جبکہ بین الاقوامی میڈیا خاموش ہے۔ بچوں کو قتل کیا جا رہا ہے جبکہ انسانی حقوق کے محافظ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔" اردوان نے مغربی طاقتوں پر منافقانہ بے عملی کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا، "جو لوگ آزادی، حقوق، قانون اور پریس کی آزادی کے عزم پر فخر کرتے رہے ہیں، وہ اسرائیل کی قتل عام کی پالیسی کے سامنے 18 ماہ سے تین بندر کا کردار ادا کر رہے ہیں۔" انہوں نے ان ممالک کے دوہرے معیار پر سوال اٹھایا جو معمولی واقعات پر پابندیاں عائد کرنے میں جلدی کرتے ہیں لیکن اس بحران میں خاموش ہیں:" مغربی ریاستیں، جو معمولی واقعات پر پابندیوں کا ہتھیار استعمال کرتی ہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں اسرائیل کے معاملے میں آپ کہاں ہیں؟" "ایک ایسا عالمی نظام جو مظلوموں کو نظر انداز کرے، ظالموں کی خدمت کرے گا" اردوان نے خبردار کیا، "ایک ایسا عالمی نظام جو مظلوموں کے ساتھ کھڑا نہ ہو، ظالموں کے لیے کھلونا بننے کے لیے مجبور ہے۔" انہوں نے غزہ میں احتساب نافذ کرنے میں بین الاقوامی اداروں کی ناکامی کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے مسلم دنیا میں گہری مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، یہ کہنا میرے لیے تکلیف دہ ہے اور میرا دل خون کے آنسو روتا ہے لیکن اسلامی دنیا اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔" ترک صدر کے مطابق اپریل 2024 تک، اس تنازع کے آغاز سے غزہ میں کم از کم 212 صحافی اور میڈیا کارکن جاں بحق ہو چکے ہیں، جو جدید تاریخ میں صحافیوں کے لیے سب سے مہلک دور ہے، اردوان نے کہا، "چند دن پہلے، ایک خاتون صحافی کو سچ بولنے کی پاداش میں ان کے 10 خاندان کے افراد کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔" انہوں نے بین الاقوامی قانون کی حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "یہ انصاف کی خدمت کرنا چھوڑ چکا ہے۔ یہ طاقتوروں کی طاقت کو مضبوط کرنے کا آلہ بن چکا ہے۔" اسرائیل نے غزہ میں انسانی امداد کو سختی سے محدود کر دیا ہے، جس سے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے گروپوں نے قحط کے خطرے کی وارننگ دی ہے۔ اردوان نے اسرائیل پر بھوک کو ہتھیار بنانے کا الزام لگایا:" جنہیں وہ بموں سے مار نہیں سکتے، ان کے لیے وہ کھانے، پانی اور دوائیوں کو بند کر دیتے ہیں۔ یہ ایک منظم نسل کشی کی مہم ہے۔" انہوں نے فلسطینی مزاحمت کو دہشت گردی قرار دینے کی مذمت کرتے ہوئے کہا، "جو لوگ فلسطینیوں کے قتل عام پر خاموش تھے، وہ اب غزہ کی مزاحمت کو دہشت گردی قرار دے رہے ہیں کشی کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" اردوان نے شام اور لبنان کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی فوجی آپریشنز کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اس طرح کی کشیدگی پورے خطے کو وسیع تر تنازع میں دھکیل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا، "شام اور لبنان پر حملے ظاہر کرتے ہیں کہ نیتن یاہو کی حکومت مشرق وسطیٰ میں امن یا استحکام نہیں چاہتی۔" انہوں نے کہا، "یہ دیوانگی، جو پورے خطے کو خطرے میں ڈال رہی ہے، فوراً رکنی چاہیے۔ ورنہ، یہ آگ جلد ہی ان لوگوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی جو اس کے شعلے بھڑکا رہے ہیں۔" اردوان نے فلسطینیوں کو ان کے تاریخی وطن سے بے دخل کرنے کی کسی بھی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا، "چاہے اسے کسی بھی طرح پیش کیا جائے، فلسطینیوں کو ان زمینوں سے نکالنے کی کوئی بھی پیشکش، جہاں وہ ہزاروں سالوں سے رہ رہے ہیں، ہمارے لیے بے معنی ہے۔" انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ترکیہ پیچھے نہیں ہٹے گا:" ہم فلسطینیوں کو ان کے وطن میں آزادانہ زندگی گزارنے میں مدد کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ چاہے ہم اکیلے ہی کیوں نہ ہوں، ہم فلسطینی کاز کا دفاع جاری رکھیں گے۔"

کانگو میں ایندھن لے جانے والی کشتی میں آگ لگنے سے ہلاکتیں 143 ہو گئیں، درجنوں افراد تا حال لاپتہ

برازاویلے، 19 اپریل (یو این آئی) جمہوریہ کانگو میں ایندھن لے جانے والی کشتی میں آگ لگنے سے ہلاکتوں کی تعداد 143 تک جا پہنچی، درجنوں افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق علاقے سے تعلق رکھنے والے قومی نمائندوں کے وفد کے سربراہ جوزفین پیسیفیک لوکوموکے مطابق منگل کے روز یہ حادثہ اس وقت پیش آیا تھا، جب شمال مغربی علاقے میں دریائے کانگو پر لکڑی کی ایک کشتی پر سیکڑوں مسافر سوار تھے۔ یہ حادثہ ایکویٹور صوبے کے دارالحکومت مبنداکا کے قریب پیش آیا تھا، جو روکی اور دنیا کے سب سے گہرے دریائے کانگو کے سنگم پر واقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدھ کو 131 لاشیں ملی تھیں، جب کہ جمعرات اور جمعہ کو مزید 12 لاشیں نکالی گئیں، لوکومو نے کہا کہ مرنے والوں میں زیادہ افراد آگ لگنے سے جھلس کر ہلاک ہوئے۔ مقامی سول سوسائٹی کے رہنما جوزف لوکونڈو (جنہوں نے لاشوں کی تدفین میں مدد کی) نے کہا کہ ہلاکتوں کی عارضی تعداد 145 ہے، کچھ جل گئے جب کہ کچھ ڈوب کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جوزفین لوکومو نے بتایا کہ جہاز میں کھانا پکانے کے دوران آگ بھڑک اٹھی تھی، جو ایندھن میں دھماکے کی وجہ سے تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک عورت نے کھانا پکانے کے لیے آگ جلائی، اس دوران ایندھن، جو زیادہ دور نہیں تھا، اس نے آگ پکڑ لی اور زوردار دھماکا ہوا، جس سے بہت سے بچے اور خواتین ہلاک ہو گئے۔ تباہ شدہ کشتی پر سوار مسافروں کی کل تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے، لیکن لوکوموکا کہنا ہے کہ یہ سیکڑوں لوگ تھے۔ لوکونڈو نے بتایا کہ کچھ لوگوں کو بچا لیا گیا ہے اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں، تاہم کئی خاندان اب بھی اپنے پیاروں کی خبر سے محروم ہیں۔ وسطی افریقہ کا ایک بڑا ملک ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو قابل عمل سڑکوں کی کمی کا شکار ہے۔ نتیجتاً سفر اکثر جھیلوں، دریائے کانگو اور اس کی معاون ندیوں پر ہوتا ہے، جہاں کشتیوں کے تباہ ہونے کی اکثر خبریں آتی رہتی ہیں، ہلاکتوں کی تعداد اکثر زیادہ ہوتی ہے۔ مسافروں کی فہرستوں کی مستقل عدم موجودگی اکثر سرچ آپریشن کو پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ اکتوبر 2023 میں کانگو جانے والی ایک کشتی کے ایکویٹور میں ڈوبنے سے کم از کم 47 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ مقامی حکام کے مطابق گزشتہ سال اکتوبر میں مشرقی ڈی آر سی میں کیوو جھیل پر ایک کشتی الٹنے سے 20 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ 2019 میں جھیل کیوو پر ایک اور بحری جہاز کے حادثے میں تقریباً 100 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

ایران میں مسلح افواج کے دن فوجی پریڈ، جدید میزائل سسٹم کی رونمائی

تہران، 19 اپریل (یو این آئی) ایران میں مسلح افواج کا دن بھرپور جوش و خروش سے منایا گیا، اس دن کی مناسبت سے فوجی پریڈ کا اہتمام کیا گیا، پریڈ میں نئے ڈرونز اور جدید میزائل سسٹم کی رونمائی کی گئی۔ بین الاقوامی خبر رساں اوارے کی رپورٹ کے مطابق تہران میں مسلح افواج کے دن فوجی پریڈ کے موقع پر ایرانی صدر مسعود پزشکیان سمیت ایران کے عسکری و سیاسی حکام بھی موجود تھے۔ ایرانی صدر کا اس موقع پر کہنا تھا کہ قومی سلامتی اور سکون ایک مضبوط اور چوکس فوج کی موجودگی سے ممکن ہے۔ ایرانی صدر نے کہا کہ ہماری فوج نے ملک کو درکار تمام فوجی اور دفاعی آلات تیار کرنے میں ناقابل بیان ترقی کر لی ہے۔ بہادر اور دلیر فوج کی موجودگی نے دشمنوں کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ ایران میں ہر سال 18 اپریل کو مسلح افواج کا قومی دن منایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ایران اور امریکا کے درمیان جوہری معاہدے پر مذاکرات کا دوسرا دور آج روم میں ہوگا۔ عرب میڈیا کے مطابق ایران نے امریکا سے جوہری مذاکرات پر مشروط رضامندی ظاہر کر دی ہے، گزشتہ روز ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ اگر امریکا حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرے تو جوہری معاہدہ ہو سکتا ہے، امریکا کو غیر حقیقی مطالبات سے گریز کرنا ہوگا۔ اس سے پہلے امریکی صدر ٹرمپ معاہدہ نہ کرنے پر ایران کو حملے کی دھمکی بھی دے چکے ہیں۔ تاہم دوسری طرف الجزیرہ نے کہا ہے کہ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے واشنگٹن کے ساتھ جوہری مذاکرات کا دوسرا دور شروع ہونے سے ایک روز قبل امریکا کے ارادوں پر شکوک کا اظہار کیا ہے۔ ایک ہفتہ قبل دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ ترین سطح کے مذاکرات ہوئے تھے، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 2015 کے تاریخی جوہری معاہدے سے 3 سال بعد 2018 میں یک طرفہ طور پر دستبردار ہونے کا اعلان کیا تھا۔ جس کے بعد سے ایران نے اپنے جوہری پروگرام پر تمام حدود کو ختم کیا، اور یورینیم کو 60 فی صد تک افزودہ کر لیا ہے، جب کہ ہتھیار بنانے کے درجے تک پہنچنے کے لیے 90 فی صد تک افزودگی درکار ہے۔ عراقچی نے جمعہ کے روز ماسکو میں اپنے روسی ہم منصب سرگئی لاوروف کے ساتھ ایک نیوز کانفرنس کے دوران کہا اگرچہ ہمیں امریکی فریق کے ارادوں اور محرکات پر شدید شکوک و شبہات ہیں، تاہم ہم کل ہونے والے مذاکرات میں شرکت کریں گے۔ عباس عراقچی ہفتے کے روز عمان کی ثالثی میں امریکا کے مشرق وسطیٰ کے سفیر اسٹیو وٹکوف کے ساتھ مذاکرات کے نئے دور کے لیے روم روانہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایران کے پرامن جوہری پروگرام کے پرامن حل کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ دریں اثنا، لاوروف نے کہا کہ ماسکو کوئی بھی ایسا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے جو ایران کے نقطہ نظر سے مفید ہو اور جو امریکا کے لیے بھی قابل قبول ہو۔

امریکہ کریمیا کو یوکرین معاہدے میں روسی علاقہ تسلیم کر سکتا ہے: رپورٹ

واشنگٹن، 19 اپریل (یو این آئی) امریکہ یوکرین کے علاقے کریمیا پر روسی کنٹرول کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہے، بشرطیکہ یہ ماسکو اور کیف کے درمیان ایک وسیع امن معاہدے کا حصہ ہو، بلومبرگ نیوز نے ان افراد کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا ہے جو اس معاملے سے واقف ہیں۔ یہ رپورٹ جمعہ کو اس وقت سامنے آئی جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خصوصی مشرق وسطیٰ کے ایلچی نے کہا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن یوکرین میں 'مستقل امن' چاہتے ہیں۔ اسٹیو وٹکوف نے فاکس نیوز کو بتایا، 'پوتن کی درخواست یہ ہے کہ یہاں جنگ بندی سے بڑھ کر مستقل امن ہو۔ یہ ممکنہ رعایت ٹرمپ کی جنگ بندی کے معاہدے کو محفوظ بنانے کی خواہش کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب ٹرمپ اور امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے جمعہ کو اشارہ دیا کہ اگر مذاکرات جلد پیش رفت نہ کر سکے تو انتظامیہ اپنی امن ثالثی کی کوششیں ترک کر سکتی ہے۔ وٹکوف نے کہا کہ زیر بحث امن معاہدے میں 'پانچ علاقوں' کا ذکر ہے، جو یوکرین کے وہ علاقے ہیں جو روس کے کنٹرول میں ہیں، لیکن انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ مذاکرات میں وسیع تر مسائل شامل ہیں، جیسے کہ ماسکو کا اصرار کہ یوکرین نیٹو میں شمولیت کی اپنی کوششیں ترک کرے اور امریکہ اور روس کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کی کوششیں۔ فروری 2014 میں، یوکرین کے 'انقلابِ وقار' کے بعد، جس کے نتیجے میں کریملن کے حمایت یافتہ صدر وکٹر یانوکووچ کو معزول کر دیا گیا، روسی خصوصی فورسز نے کریمیا کے اسٹریٹجک مقامات پر کنٹرول حاصل کر لیا، یہ کہتے ہوئے کہ نسلی روسیوں اور بحیرہ اسود کے بیڑے کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ 16 مارچ کو ایک ریفرنڈم میں روس میں شمولیت کے لیے زبردست حمایت کی اطلاع دی گئی، حالانکہ اسے یوکرین، اقوام متحدہ اور مغربی ممالک نے غیر قانونی قرار دیا۔ روس نے 18 مارچ کو کریمیا کو باضابطہ طور پر ضم کر لیا، اسے ایک وفاقی موضوع قرار دیا، جس سے بین الاقوامی پابندیاں عائد ہوئیں۔ یوکرین نے ہزاروں فوجی اہلکاروں کو نکال لیا، جبکہ کچھ روس میں شامل ہو گئے۔ کیرچ اسٹریٹ برج کریمیا کو روس کے ساتھ ضم کرنے کے لیے بنایا گیا، لیکن یہ علاقہ اب بھی بین الاقوامی طور پر یوکرین کا حصہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

امریکی صدر کا انٹرنل ریونیو سروس کمشنر کو تبدیل کرنے کا فیصلہ

واشنگٹن، 19 اپریل (یو این آئی) محکمہ خزانہ اور ایلون مسک کے درمیان تنازعہ شدت اختیار کرنے پر امریکی صدر نے انٹرنل ریونیو سروس کمشنر کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا، شیپلے کی جگہ مائیکل فال کینڈر لیں گے۔ ٹریژری سیکریٹری اسکاٹ بیسنٹ نے صدر ٹرمپ کو شکایت کی تھی کہ ایلون مسک نے آئی آر ایس کے قائم مقام کمشنر گیری شیپلے کا تقرر انہیں بغیر بتائے کیا گیا، اس پر صدر ٹرمپ نے بیسنٹ کی بات مانتے ہوئے گیری شیپلے کو ہٹانے کی اجازت دیدی ہے۔ حکومتی استعداد کار سے متعلق محکمہ ڈوج کے اہلکار گیون کلانگر کی آئی آر ایس کی عمارت، کمپیوٹر اور ڈیٹا سسٹم تک رسائی روک دی گئی ہے۔ آئی آر ایس میں آئی ٹی شعبہ کی نگرانی پر مامور ایگزیکٹوز کی تعداد سو سے کم کر کے صرف تین کر دی گئی ہے۔

پاکستان میں زلزلے کے شدید جھٹکے

اسلام آباد 19 اپریل (یو این آئی) پاکستان کی راجدھانی اسلام آباد، پنجاب اور خیبر پختونخوا کے مختلف شہروں میں آج زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے جسکی شدت ریکٹر پیمانے پر 5.9 درج کی گئی۔ خیبر پختونخوا میں پشاور، نوشہرہ، لوئر دیر، مالاکنڈ اور گردو نواح میں بھی زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلے کے جھٹکے مردان، سوات، باجوڑ، دیر بالا، شبقدر، مہمند اور چترال میں بھی محسوس کیے گئے۔ اس کے علاوہ پنجاب میں راولپنڈی، لاہور، منڈی بہاؤ الدین، حافظ آباد اور گردونواح میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ گلگت، پاراچنار اور ملحقہ علاقوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلہ کی شدت کی پیمائش کرنے والے مرکز کے مطابق زلزلے کی شدت 5.9 ریکارڈ کی گئی جبکہ زلزلے کی زیر زمین گہرائی 94 کلو میٹر اور اس کا مرکز افغانستان اور تاجکستان کا بارڈر تھا۔ ابتدائی رپورٹس کے مطابق لاہور، راولپنڈی، گجرات، فیصل آباد اور پنجاب کے دیگر علاقوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے، پنجاب بھر کی انتظامیہ عمارتوں کی چیکنگ میں مصروف ہے، مشینری اور عملے کو الرٹ رکھا گیا ہے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان جوہری مذاکرات کا دوسرا دور اٹلی میں شروع ہوگا

تہران، 19 اپریل (یو این آئی) ایران اور امریکہ کے درمیان تہران کے جوہری پروگرام پر بالواسطہ بات چیت کا دوسرا دور ہفتہ کو اٹلی کے دارالحکومت روم میں شروع ہوگا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور مغربی ایشیا کے لیے امریکی صدر کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹ کوف مذاکرات کی قیادت کریں گے۔ مذاکرات کا نیا دور عمان کے دارالحکومت مسقط میں گزشتہ ہفتے کے روز افتتاحی مذاکرات کی میزبانی کے ایک ہفتے بعد شروع ہوا ہے۔ عمان دوسرے مرحلے کے دوران ثالث کا کردار ادا کرتا رہے گا جب کہ اٹلی جوہری مذاکرات کا میزبان ملک ہوگا۔

اسحق ڈار کا سیکیورٹی خدشات پر مذاکرات کیلئے افغانستان پہنچ گئے، برادرانہ تعلقات پر زور

کابل، 19 اپریل (یو این آئی) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحٰق ڈار ایک روزہ دورے پر کابل پہنچ گئے، جہاں وہ سیکیورٹی امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ دورہ کابل میں پاک افغان جوائنٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کے اجلاس کے تازہ ترین دور کے بعد کیا جا رہا ہے، پاکستانی وفد کی قیادت افغانستان کے لیے پاکستان کے نمائندہ خصوصی سفیر صادق خان نے کی تھی۔ روانگی سے قبل میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحٰق ڈار نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان گہرے برادرانہ تعلقات ہیں، جنہیں مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ اسحٰق ڈار نے کہا کہ پاکستان کو دہشت گردی کے حوالے سے خدشات ہیں، اور اس معاملے پر افغان فریق سے بات چیت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد ایسے تعاون کو فروغ دینا ہے، جو دونوں ممالک اور خطے کے عوام کے باہمی مفادات کو پورا کرے۔ پاکستانی سفارت خانے کی جانب سے جاری بیان کے مطابق ایئرپورٹ پر افغان حکومت کے معززین نے نائب وزیراعظم کا استقبال کیا، افغانستان میں پاکستان کے ہیڈ آف مشن سفیر عبید الرحمٰن نظامانی اور سفارت خانے کے افسران بھی اس موقع پر موجود تھے۔ دفتر خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ دورے کے دوران اسحٰق ڈار افغانستان کے قائم مقام وزیراعظم ملا محمد حسن اخوند سے ملاقات کریں گے، افغانستان کے قائم مقام نائب وزیراعظم برائے انتظامی امور ملا عبدالسلام حنفی سے بھی ملاقات کریں گے، اور قائم مقام وزیر خارجہ عامر خان متقی سے بھی ملاقات کریں گے۔ روانگی سے قبل سرکاری میڈیا پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن (پی ٹی وی) سے گفتگو کرتے ہوئے اسحٰق ڈار نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں افغانستان کے ساتھ تعلقات میں سرد مہری کی کچھ وجوہات ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں پاکستان، عوام، ان کی جانوں اور ان کی املاک کی سلامتی بہت اہم ہے، ہمیں دہشتگردی کے حوالے سے خدشات ہیں جن پر ہم بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت، معیشت اور سرمایہ کاری کے بے پناہ مواقع موجود ہیں، وسطی ایشیا کے ساتھ ہمارے روابط ریل کے ذریعے بنائے جا سکتے ہیں، لیکن جب تک افغانستان شراکت دار نہیں بنتا، پاکستان اور وسطی ایشیا کے درمیان ریلوے لنک اس کے بغیر تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ تجارت میں موجود صلاحیت کو بروئے کار نہیں لایا جا رہا، وزیراعظم اور دیگر اسٹیک ہولڈرز نے فیصلہ کیا کہ ہم افغانستان کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ اسحٰق ڈار نے رواں ہفتے کے اوائل میں دونوں ممالک کے درمیان ہونے والے تجارتی اور سرمایہ کاری مذاکرات پر بھی روشنی ڈالی، افغانستان کے قائم مقام وزیر برائے صنعت و تجارت نورالدین عزیزی کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطح کے وفد نے پاکستان کا دورہ کیا تاکہ تجارتی تعلقات کو فروغ دینے کے طریقے تلاش کیے جا سکیں۔ اسحٰق ڈار کا کہنا تھا کہ وہ خیر سگالی کا پیغام لے کر جا رہے ہیں، اور کہا کہ دونوں مسلم ممالک کو ایک دوسرے کے قریبی شراکت دار بننا چاہیے اور دونوں ممالک کے عوام کی معاشی ترقی اور عوام کی بہتری کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

آرکٹک میں ملک کی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ کرنا برطانیہ کا مقصد

لندن، 19 اپریل (یو این آئی) برطانوی حکومت آرکٹک میں ملک کی فوجی سرگرمیوں کو بڑھانے کا مطالبہ کرے گی۔ فنانشل ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، برف پگھلنے کی وجہ سے سیکٹر میں بڑھتی ہوئی رسائی اور مسابقت کی وجہ سے یہ اقدام اٹھایا جا رہا ہے۔ یہ رپورٹ نیٹو کے سابق سیکرٹری جنرل جارج رابرٹسن کی قیادت میں ماہرین کی ایک ٹیم تیار کر رہی ہے، جو برطانیہ کے سیکیورٹی چیلنجز اور مطلوبہ فوجی صلاحیتوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ یہ رپورٹ جس کی اشاعت مئی یا جون میں متوقع ہے، اس میں برطانیہ، جاپان اور اٹلی کے ساتھ چھٹی نسل کے اسٹیلتھ فائٹر پروجیکٹ میں سرمایہ کاری کی تصدیق نیز ڈرونز اور جدید ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری بڑھانے کی سفارش کی جائے گی۔

یو این آئی ڈی او نے عالمی تعاون کی اپیل کرتے ہوئے مریکی ٹیرف میں اضافے پر تنقید کی

ویانا، 19 اپریل (یو این آئی) اقوام متحدہ کی صنعتی ترقی کی تنظیم (یو این آئی ڈی او) نے جمعہ کو اپنی ویب سائٹ پر ایک مضمون شائع کیا، جس میں عالمی اقتصادی ترقی اور صنعتی ترقی پر حالیہ امریکی ٹیرف میں اضافے کے منفی اثرات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ یو این آئی ڈی او نے زور دے کر کہا کہ ٹیرف میں اضافہ "غلط طریقہ اختیار کرتا ہے"، اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ ان کے حساب اور عمل درآمد میں ان کے مطلوبہ نتائج کے حصول کی حمایت کرنے کے لئے ثبوت کی کمی ہے۔ آرٹیکل کے مطابق یہ ٹیرف صنعتی پیداوار کی لاگت کو بڑھاتے ہیں، جس سے معاشی کارکردگی میں کمی، تجارتی منافع میں کمی اور مسابقت کمزور ہوتی ہے۔ یو این آئی ڈی او نے خبردار کیا کہ اس طرح کی پالیسیاں بالآخر دنیا بھر میں ملازمتوں کو خطرے میں ڈال دیں گی، جس کے باعث کمزور ممالک سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔

فلسطینی صدر محمود عباس 16 سال بعد شام پہنچ گئے

دمشق، 19 اپریل (یو این آئی) فلسطینی صدر محمود عباس 16 برس بعد دمشق پہنچ گئے جہاں شامی صدر نے ان کا استقبال کیا۔ عرب میڈیا کے مطابق فلسطینی صدر جب شامی دارالحکومت دمشق پہنچے تو شامی صدر الشعراء نے پیپلز پیلس کے دروازے پر اُن کا استقبال کیا، فلسطینی صدر سرخ قالین پر چل کر محل میں داخل ہوئے۔ فلسطینی صدر محمود عباس ان عالمی رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنہوں نے موجودہ شامی صدر الشعراء کو صدارت سنبھالنے کے بعد مبارک باد کا پیغام بھیجا تھا۔ فلسطینی صدر کے دورے کا مقصد شام اور فلسطین کے تعلقات مضبوط بنانا اور شام میں فلسطینیوں کے ساتھ لین دین کو آسان بنانا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے درپیش مشترکہ خطرات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

ریلپار اوکے روڈ بڑانالہ کے پاس مکان میں بھیانک آتشزدگی سے سامان خاکستر، لاکھوں کا نقصان

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 25 کے تحت اوکے روڈ کے بڑا نالہ کے قریب ایک مکان میں اچانک آج سنیچر دن دس بجے کیلئے قریب بھیانک آگ لگ گئی جس سے گھر میں رکھا تمام سامان جل کر راکھ میں تبدیل ہوگیا آگ لگنے کی خبر جنگل کی اگ کی طرح پورے علاقے میں پھیل گئی لوگ خبر پاتے ہی بڑانالہ کے پاس پہنچ گئے کثیر تعداد میں مرد وخواتین کی بھیڑ امڈ پڑی بتایا جاتا ہے کہ دراصل چھوٹے بچوں کے لیے ہوزری کی اشیاء فروخت کرنے والے ایک دکاندار محمد آصف خان ان اشیاء کو اس گھر میں رکھا کرتے تھے انہوں نے بتایا کہ چند روز قبل ہی گرمی وغیرہ کے لئے تقریباً70 ہزار روپے کا سامان آیا تھا اس کے علاوہ سردیوں میں بچوں کے پہننے والے کپڑے جسکی کی قیمت بھی تقریباً3 لاکھ روپے تھی رکھے ہوئے تھے آگ میں سب کچھ جل کر راکھ ہوگیا ساری چیزیں خاکستر ہو گئی ۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی وارڈ کاونسلر ایس ایم مصطفے موقع پر پہنچے اور آگ بجھانے میں بھی مدد کی انہوں نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی وہ موقع پر پہنچے اور خود گھر سے کچھ سامان نکالنے کی کوشش کی کاونسلر ایس ایم مصطفے نے بتایا کہ محمد آصف خان کاروبار میں بڑی محنت اور جانفشانی کرتے ہیں انکی دوکان قریشی محلہ میں ہے بڑے نالہ والے گھر میں انکی فیملی کے افراد بھی رہتے ہیں کئی بھائی اور انکی فیملی رہا کرتے ہیں اسی گھر والے کمرے میں انہوں نے سرد موسم میں فروخت ہونے والی چیزیں گرم کپڑے وغیرہ رکھا تھا اور گرمی کے مدنظر بزنس کرنے کے لئے تقریباً ستر ہزار روپے کی قیمت کے ساز وسامان امروز فردا ہی میں لاکر رکھا تھا سب جلکر برباد ہوگیا انہوں نے کہا کہ بیچارے اصف بھائی کا لاکھوں کا نقصان ہوا ہے اگ لگنے کی وجہ ابتک معلوم نہیں ہوسکا کہ اگ کیسے لگی کاونسلر صاحب نے بتایا کہ اگ کی خبر ملتے ہی فائر بریگیڈ اسٹیشن اور الیکٹرک ڈپارٹ کو مطلع کی گئی یہ لوگ ائے لیکن جب تک اگ کافی نقصان کرگئی تھی محمد آصف خان نے بتایا کہ وہ اپنی دکان پر تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے گھر میں آگ لگی ہے وہ بھاگتے ہوئے ائے تو دیکھا کہ اس کے گھر کا سارا سامان جل رہا ہے اس نے فوراً پولیس کو اطلاع دی انہوں نے بتایا کہ فائر بریگیڈ کو پہنچنے میں تقریباً40 منٹ لگے اس دوران ان کے گھر میں رکھا تمام سامان جل کر خاکستر ہوگیا وہ بیچارے بیحد مایوس بے بس اپنی جلتی ہوئی چیزوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆

ٹرانسپورٹ ورکرس کو سوشل سیکوریٹی اسکیم کا فائدہ ملے گا: وزیر مولئے گھٹک

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): اسٹیٹ لیبر منسٹر اور وزیر قانون مولئے گھٹک کی قیادت میں آج آسنسول بس اسٹینڈ پر ٹرانسپورٹ ورکرس کے لئے ایک نئے پروجیکٹ کا افتتاح کیا گیا ریاستی حکومت کے اس پروجیکٹ کے ذریعے ٹرانسپورٹ ورکرس کو کام کے دوران اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی بہت سے فوائد حاصل ہوں گے اس کے لیے انہیں ریاستی حکومت کی جانب سے شروع کیے گئے اس پروجیکٹ میں اپنا نام ورج کرانا ہوگا اس کے لیے 30 روپے فیس ہوگی وزیر قانون ومحنت کے وزیر مولئے گھٹک نے کہا کہ ٹرانسپورٹ ورکرز کو یہ فیس بھی ادا نہیں کرنی پڑے گی بس مالکان خود یہ فیس فیملی ورکرز کے لیے جمع کرائیں گے جس کے بعد انہیں اس پروجیکٹ میں رجسٹر کیا جائے گا جس کی وجہ سے انہیں کافی فائدہ ملے گا وزیر مولئے گھٹک نے ٹرانسپورٹ ورکرس کو سماجی تحفظ اسکیم (سوشل سیکیوریٹی اسکیم) کے زریعے بہت فائدہ ملے گا انہوں نے کہا کہ 2011 سے پہلے کسی بھی شخص کو ٹرانسپورٹ کی کمی سمیت اس طرح کے فوائد نہیں ملتے تھے ،لیکن جب سے ممتا بنرجی نے وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالا ہے ریاست کی وزیر اعلیٰ کی کرسی پر اقتدار سنبھالا ہے سبھی کو سماجی تحفظ مل رہا ہے۔ آج کے پروگرام میں وزیر مولئے گھٹک کے علاوہ مغربی بردوان INTTUC کے صدر ابھجیت گھٹک، میئر کونسل کے رکن گروداس چٹرجی، بس اونرز آرگنائزیشن کے چِتن مکھرجی، ڈپٹی لیبر کمشنر سدیپ رائے اور کئی دوسرے معزز لوگ اور ٹرانسپورٹ اہلکار موجود تھے اس دوران مختلف اسکیموں کے مستحقین کو امدادی رقم کے چیک بھی وزیر قانون مولئے گھٹک کے دست مبارک سے دیئے گئے۔

کار کی زد میں آکر ایک شخص کی موت

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): پنڈیشور سنیما روڈ کا رہائشی بنو مکھرجی ہوٹل سے نکلنے کے بعد سامنے سے آنے والی گاڑی سے ٹکرا گیا اور اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی سنیما ہال روڈ پر اس حادثہ کو لے کر بڑے پیمانے پر لوگوں نے برہمی دیکھائی لاش دیکھ کر اہل علاقہ سراپا احتجاج ہر اترائے اطلاع ملتے ہی تھانہ پنڈیشور کی پولیس موقع پر پہنچ گئی پولیس نعش لینے گئی تو اہل علاقہ نے پولیس کو گھیرے میں لے کر احتجاج کیا۔ بالآخر پولیس اور مقامی انتظامیہ کی کاوشوں سے احتجاج ختم گیا اور لاش کو برآمد کر کے پنڈیشور تھانے لے جایا گیا ذرائع نے بتایا کہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے درگاپور محکمہ اسپتال بھیج دیا جائے گا۔

دامودر ندی میں غرق آب کان کن کی لاش دو دن بعد برآمد

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): دو دن بعد صبح ای سی ایل کان ورکر 25 سالہ ابھجیت منڈل جورانی گنج میں دامودر ندی کے پل کے قریب پانی میں ڈوب کر ہلاک ہوگئے تھے دو دن بعد انکی لاش برامد کی گئی ذرائع کے مطابق ریاستی پولیس کی 7ویں بٹالین کی ریسکیو ٹیم نے دامودر ندی کے کنارے میجیا کے قریب ایک جگہ سے لاش برآمد کی واضح ہو کہ دو دن قبل سہ پہر جموڈیہ کا رہائشی کان میں کام کرنے والا ابھجیت منڈل اپنے چار دوستوں کے ساتھ رانی گنج کے ایک پرائیویٹ کمپنی کے پمپ ہاؤس کے پاس پل کے نیچے دامودر ندی میں نہانے گیا۔ اس جگہ ندی کے پانی میں بھنور ہے اور وہاں نہانے جاتے ہوئے اچانک بھنور میں ڈوب جاتا ہے۔ اس کے بعد پولیس کی موجودگی میں بچاؤ کا کام شروع ہوتا ہے۔ لیکن کان کن کی لاش نہیں ملی۔ بتایا جاتا ہے کہ بالآخر دو دن بعد صبح ان کی لاش برآمد ہوئی۔

پنڈیشور : ٹرک کی زد میں آکر 32 سالہ نوجوان جاں بحق

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): پنڈیشور تھانے کے علاقے میں ایک تنگ سڑک پر بھاری گاڑی چلاتے ہوئے سڑک حادثے میں ایک شخص کی موت ہوگئی واقعہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے گذشتہ رات تقریباً30:3 بجے پرسین جی مکھرجی نام کا ایک شخص جو پنڈیشور نگر کا رہنے والا ہے عمر 32 سال سڑک پر سے گزرتے ہوئے پروڈکٹ کو لے جانے والے ایک 12 پہیہ ٹرک چڑھ گیا اور بھاگ گیا اور اس واقعہ کی خبر سنتے ہی لمحہ بھر میں ایک ہیجان خیز صورتحال پیدا ہو جاتی ہے اہل علاقہ نے حادثے میں جاں بحق ہونے والے شخص کی لاش سڑک پر چھوڑ دی اور کافی دیر تک پولیس انتظامیہ سے بات کرتے رہے علاقہ مکینوں کا دعویٰ ہے کہ حادثے کا سبب بننے والے قاتل ٹرک کی فوری شناخت کر کے اسے گرفتار کیا جائے اور ٹرک ڈرائیور کو مناسب سزا دی جائے۔ اور اس کے ساتھ اس مصروف سڑک پر لاپرواہی سے گاڑی چلانے کو روکنا ہوگا۔ اس کے ساتھ انہوں نے اس علاقے کو ٹریفک جام سے پاک کرنے اور پورے علاقے کو لوگوں کے لیے قابل رسائی بنانے کا بھی مطالبہ کیا انہوں نے اس دعوے کے ساتھ کافی دیر تک سڑک بلاک کر کے احتجاج کیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پنڈیشور تھانے کے اوسی مناو گھوش فوراً موقع پر پہنچے اور احتجاج شروع کردیا انہوں نے علاقہ کے مشتعل مکینوں کو بار بار تسلی دی اور کارروائی کی یقین دہانی کرائی تاہم مظاہرین نے اپنا احتجاج جاری رکھا تقریباً ایک گھنٹے کے بعد مقامی قیادت اور پولیس انتظامیہ نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ سخت ترین اقدامات کرتے ہوئے حالات معمول پر آ جائیں گے، ٹریفک کو معمول کے مطابق چلنے دیا جائے گا اور سڑک کو کسی نہ کسی طریقے سے لوگوں کے گزرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ اس واقعہ کے بعد پولس نے لاش کو برآمد کیا اور اسے پانڈویشور تھانے لے گئی بتایا جاتا ہے کہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے آسنسول ضلع اسپتال بھیجا جائے گا بتایا جاتا ہے کہ پنڈیشور سنیما ہال علاقے کی یہ سڑک کافی عرصے سے ٹریفک سے بھری رہتی ہے اور اس تنگ سڑک پر ٹریفک کی آمدورفت اکثر پیدل چلنے والوں کے لیے تکلیف دہ ہو جاتی ہے اور چونکہ کوئی متبادل سڑک نہیں ہے اس لیے یہ سڑک ہمیشہ ہیوی گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے استعمال ہوتی ہے ان تمام مسائل کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہاں کے لوگوں نے بھاری ٹریفک کی آمدورفت کے لیے متبادل سڑکوں کا بار بار مطالبہ کیا ہے رات ہونے والے حادثے کے بعد بھی یہی دعویٰ عروج پر نظر آرہا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ انتظامیہ مستقبل میں اس حوالے سے کیا ایکشن لیتی ہے علاقہ مکین دیکھتے ہیں کہ انتظامیہ کیا سوچ رہی ہے کہ علاقہ کیسے معمول پر آئے گا۔

☆☆☆☆☆

20 اپریل کو رحمانیہ ہائی اسکول میں عازمین حج کیلئے تعلیمی وتربیتی پروگرام

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): ہر سال کی طرح امسال بھی شہر آسنسول ومضافات کے خوش نصیب عازمین کرام جو اس سال 2025 میں حج بیت اللہ کے مبارک سفر کیلئے روانہ ہو رہے ہیں ان عازمین کرام کے لئے رحمانیہ ہائی اسکول ریلپار جہانگیری محلہ آسنسول کے وسیع وعریض ہال میں حج کے تعلق سے نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ ایک تعلیمی وتربیتی پروگرام بتاریخ 20 اپریل بروز اتوار بوقت 9 بجے صبح زیر صدارت قاضی ضلع پچھم بردوان الحاج مفتی زبیر احمد قاسمی دارالقضاء امارت شرعیہ لوکو مسجد اسنسول منعقد ہونے جارہا ہے اس بابرکت نورانی مجلس میں شہر کے معزز ومعروف علماء کرام تعلیمی وتربیتی پروگرام کے سلسلے میں روشنی ڈالیں گے اراکین الوداعیہ واستقبالیہ حج کمیٹی جہانگیری محلہ اسنسول نے عازمین کرام سے شرکت کی پرخلوص استدعا کی ہے رابطہ کے لئے اس موبائل نمبر 9832847465 پر رجوع کریں۔

وزیر مولئے گھٹک کا گڈ فرائیڈے کے موقع پر کئی گرجا گھروں کا دورہ، عیسائی برادری کے لوگوں کو مبارکباد دی

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): گڈ فرائیڈے کے موقع پر ریاست کے وزیر قانون و وزیر محنت مولئے گھٹک نے شہر کے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور عیسائی برادری کے لوگوں کے ساتھ مقدس دن گڈ فرائیڈے منایا آسنسول کے چیلی ڈانگال علاقے میں واقع پی آر مکھرجی نرسنگ ہوم کے قریب ایک نجی شادی ہال میں گڈ فرائیڈے کے موقع پر تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا وزیر نے موقع پر پہنچ کر عیسی برادری کے لوگوں کے ساتھ دن منایا اس کے ساتھ وہ سرکڈیہہ کے علاقے میں بھی پہنچے اور یہاں بھی اس کی وضاحت کرتے ہوئے لوگوں کے ساتھ یہ دن منایا۔ اس موقع پر وزیر نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوری انسانیت کی خدمت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا لیکن اس کے باوجود اس نے ان لوگوں کو معاف کر دیا جنہوں نے اس کے ساتھ یہ سلوک کیا ریاستی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بھی یسوع مسیح کے آئیڈیل پر چلتے ہوئے تمام لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ جب سے ممتا بنرجی نے ریاست کی وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالا ہے اس کے بعد سے طاقت انسانی چہرے کے ساتھ چلائی جارہی ہے انہوں نے کہا کہ شہر کے مختلف علاقوں میں ماں کینٹینز قائم کی گئی ہیں جن کے ذریعے صرف 5 روپے میں غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کیا جارہا ہے ایسی مزید کینٹینیں بھی کھولی جائیں گی اس طرح کے اور بھی بہت سے پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں، جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست کے وزیر اعلیٰ کس طرح انسان دوست دل کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرنا چاہتی ہیں۔

کوئلے سے لدے ڈمپر اور ریل انجن میں زبردست تصادم

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): پنڈیشور کے شیاملا کولیری علاقے میں ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ خراب موسم کے درمیان، ایک ڈیزل ریل انجن اور ایسٹرن کول فیلڈ لمیٹڈ (ای سی ایل) کے کوئلے سے لدے ڈمپر ساؤتھ شیاملا کولیری کے قریب آپس میں ٹکرا گئے ۔ ذرائع کے مطابق اس حادثے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ اطلاع کے مطابق تصادم اتنا شدید تھا کہ کوئلے سے لدے ڈمپر کا پچھلا حصہ کھل گیا جس سے کوئلہ سڑک پر بکھر گیا اس واقعہ کی وجہ سے اطراف کی سڑکوں کے دونوں جانب شدید ٹریفک جام ہوگیا جس کی وجہ سے مقامی لوگوں اور ڈرائیوروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی انتظامیہ اور پولیس موقع پر پہنچ گئی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے صورتحال پر قابو پالیا اور ٹریفک کا نظام بحال کیا کوئلے سے بھری سڑک کو صاف کرکے ڈمپر کو ہٹا دیا گیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا تھا کہ خراب موسم اور دھند کی وجہ سے حد نگاہ کم تھی جو کہ حادثے کی وجہ ہو سکتی ہے۔ انتظامیہ نے حادثے کی اصل وجہ جاننے کے لیے معاملے کی چھان بین شروع کر دی ہے انتظامیہ نے لوگوں سے محتاط رہنے کی اپیل کی ہے۔

یاتری ساتھی ایپ کیلئے خصوصی ترغیبی پروگرام، کئی ڈرائیور اعزاز سے سرفراز

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): آسنسول ہاٹن روڈ موڑ ٹریفک کیوسک کے سامنے ایک خصوصی ترغیبی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں یاتری ساتھی ایپ کے وقف اور ایماندار ڈرائیوروں کو نقد رقم سے نوازا گیا، جس میں 5 ڈرائیوروں نیلیش ٹھاکر، محمد معراج عالم، رنجیت منڈل، نبین دے، چندن کمار مودی کو اعزاز سے نوازا گیا ان پانچوں ڈرائیوروں کو ان کی بہترین خدمات اور ایمانداری پر نقد انعامات سے نوازا گیا اس موقع پر مسٹر بسواجیت ساہا، اے سی پی ٹریفک، آسنسول، مسٹر رانا امیکا دتہ، ٹریفک انسپکٹر، آسنسول نے مہمان خصوصی کے طور پر ڈرائیوروں کو سرٹیفکیٹ اور نقد رقم دے کر ان کی عزت افزائی کی اے سی پی ٹریفک شری ساہا نے اپنے خطاب میں کہا کہ خواتین کی حفاظت اور معاشی سفر کے لیے یاتری ساتھی ایپ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ ساتھ ہی ٹریفک انسپکٹر شری دتہ نے شہریوں سے اپیل کی کہ اس ایپ کے ذریعے سفر کرنا نہ صرف سستا ہے بلکہ محفوظ بھی ہے۔ اوسی ٹریفک (نارتھ) اسرا الاسلام نے بتایا کہ حال ہی میں دو مسافروں کو ایپ ڈرائیوروں نے ان کی گمشدہ اشیاء واپس کر دی ہیں یہ مثال ڈرائیوروں کی ایمانداری اور حساسیت کو ظاہر کرتی ہیا وسی ٹریفک (ساؤتھ) سنجے منڈل نے کہا کہ یاتری ساتھی ایپ کی سروس 24 گھنٹے دستیاب ہے، اور ہر شہری کو اس کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔

سبھی افراد کو مریض دیکھنے کی اجازت نہ دینے پر IQCITY اسپتال میں اہل خانہ کا ہنگامہ اور فائرنگ، چار گرفتار

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): اسپات نگری درگاپور میں واقع حلقے کا معروف اسپتال ائی کیو سی ٹی اسپتال میں ایک مریض کے اہل خانہ نصف درجن لوگ ایک ساتھ مریض سے ملنے اور ڈاکٹر سے ملاقات کرنے کی اجازت طلب کی انلوگوں نے پہلے الزامات لگائے کے علاج ٹھیک سے نہیں ہو رہا ہے عدم توجہی برتی جا رہی ہے اس کے بعد مریض کے لواحقین کو مریض اور ڈاکٹر سے بات کرنے کے لیے اسپتال میں داخل نہیں ہونے دیا گیا جہاں سے پریشانی شروع ہوئی یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مریض کے کنبہ کے ممبروں میں سے ایک نے ہسپتال کے احاطے میں اچانک پستول سے گولی چلا دی اسی طرح کا واقعہ جمعہ کی رات درگاپور کے بی زون کے شوبھا پور کے قریب ایک نجی اسپتال ائی کیوسٹی میں پیش آیا جمعہ کی رات کے واقعہ سے درگاپور میں کشیدگی پھیل گئی پولیس نے فائرنگ کے الزام میں چار افراد کو گرفتار کر لیا گرفتار شدگان کے نام تاپش رائے ،امیت کرمکار ، الیکس پال اور اجیت حاضرہ بتایا جاتا ہے کہ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ تین راؤنڈ گولیاں چلائی گئیں اگر وہ مزید مطالبہ کرتے تو کوئی بڑا حادثہ رونما ہو سکتا تھا ذرائع کے مطابق درگاپور کے کوک اوون تھانہ کے علاقہ کا رہنے والا باسودیب پال اپنی موٹر سائیکل سے گر کر زخمی ہو گیا ابتدائی طور پر انہیں درگاپور کے سٹی سینٹر میں واقع ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا 53 سالہ باسودیو پال کو ان کی بگڑتی ہوئی جسمانی حالت کی وجہ سے شوبھا پور کے ایک پرائیویٹ اسپتال لے جایا گیا لیکن جمعہ کو باسودیو بابو کی جسمانی حالت مزید خراب ہونے لگی مریض کے اہل خانہ کو شکایت ہے کہ علاج ٹھیک نہیں ہو رہا ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ وہ ہسپتال کے حکام اور اپنی نگرانی میں ڈاکٹروں سے بات کرنے کی خواہش کی تو گارڈ نے اجازت نہیں دی اور الجھ پڑے اسپتال انتظامیہ نے مریض کے لواحقین کی درخواست منظور کرتے ہوئے دو افراد کو بات کرنے کی اجازت دے دی لیکن مریض کے اہل خانہ نے مطالبہ کیا کہ ہم تمام لوگ جو فیملی کے ائے ہوئے ہیں ہم سب کو ڈاکٹر سے ملنے اور بات کرنے کی اجازت دی جائے انہوں نے مرحلہ وار احتجاج شروع کر دیا آخر کار جمعہ کی رات تقریباً30:10 بجے پولیس بڑی نفری کے ساتھ ہسپتال پہنچی پولیس نے مریض کے لواحقین کو سمجھانے کی کوشش کی اس وقت، یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مریض کے بیٹے نے جو اس کے رشتہ داروں میں شامل تھا اچانک ہسپتال کے احاطے میں پوائنٹ بلین رینج پر دو راؤنڈ فائر کر دیا تاہم عینی شاہدین کا دعوی ہے کہ فائرنگ کے تین راؤنڈ فائر کیے گئے اس وقت ہسپتال میں موجود ایک پولیس افسر کو بھی مریض کے لواحقین نے ہراساں کیا آسنسول درگاپور پولیس کے اے سی پی سبیر رائے کی قیادت میں پولیس کا ایک بڑا دستہ تیزی سے اسپتال پہنچ گیا ابتدائی طور پر مریض کے بیٹے سمیت چار افراد کو گرفتار کیا گیا پولیس ذرائع نے بتایا کہ بعد میں چاروں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ آتشیں اسلحہ ضبط کر لیا گیا ہے ۔ پولس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آیا فائرنگ میں استعمال ہونے والے آتشیں اسلحے کا لائسنس تھا یا نہیں۔ تاہم مریض کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ آتشیں اسلحہ کا لائسنس ہے لیکن اگر آپ کے پاس درست لائسنس ہے تو کہا جارہا ہے کہ اگر آپ کے پاس لائسنس شدہ ہتھیار ہے تو کیا کہیں بھی گولی مار سکتے ہیں ایک پولیس اہلکار نے بتایا کہ پورے واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں اور انہیں عدالت میں پیش کر کے ریمانڈ کی درخواست کی جائے گی۔

وزیر مولئے گھٹک کی دھدکا میں واقع سوامی وویکانند جمنازیم کی جدت کاری کا یقین دلایا

آسنسول: 19 اپریل، (عوامی نیوز سروس): مغربی بنگال کے وزیر قانون مولئے گھٹک نے ہفتہ کو آسنسول کے دھدکا میں واقع تاریخی سوامی وویکانند جمنازیم میں منعقدہ ایک خصوصی میٹنگ میں شرکت کی اجلاس کا بنیادی مقصد کلب کو جدید شکل دینے کے مطالبے پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔ کلب کے ممبران نے زور دیا کہ دہائیوں پرانے اس ادارے کو جدید جم آلات، کھیلوں کے تربیتی مرکز اور خواتین اور بچوں کے لیے صحت کی تندرستی کے پروگراموں سے لیس کرنے کی ضرورت ہے اس سے یہ کلب معاشرے کے ہر طبقے کے لیے صحت اور تحریک کا مرکز بن سکتا ہے۔ وزیر مولئے گھٹک نے اراکین کے مطالبات کو غور سے سنا اور یقین دلایا ''میں اس کلب کو بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔'' ان کے اس وعدے سے کلب کے احاطے میں جوش و خروش کی لہر دوڑ گئی اور ممبران نے تالیوں سے ان کا استقبال کیا آسنسول میونسپل کارپوریشن کے چیئرمین امرناتھ چٹرجی، مقامی کونسلر رینا مکھرجی اور کلب کے سینئر رکن شری کرشنا مشرا بھی میٹنگ میں موجود تھے سب نے کلب کے سماجی وثقافتی کردار کو سراہا اور اس کی ترقی کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا سوامی وویکانند ویام شالا کے اس نئے باب نے مقامی کمیونٹی میں امیدیں جگائی ہیں کہ یہ ادارہ جلد ہی جدید سہولیات کے ساتھ علاقے کا فخر بن جائے گا۔

بابو تالاب میں میم یوتھ لیڈر شاہد منصور کی زیر سرپرستی عید ملن تقریب

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): آسنسول نارتھ بلاک 2 بابو تالاب کارپوریشن روڈ میں پچھم بردوان ایم آئی ایم کے بینر تلے نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ عید ملن کا پروگرام منعقد کیا گیا [illegible] انجام پایا اس موقعے پر بحیثیت مہمانان خصوصی محمد اختر، محمد عرفان، محمد، ساجد، محمد سمیر، محمد افتخار عالم، محمد ربانی، محمد صابر علی، منو شرکت کی علاوہ ازیں شرکا کی ایک بڑی تعداد موجود تھی اس موقعے پر مہمانان اور شرکا کو عید کے پرمسرت موقعے کے مدنظر چائے ناشتے کا عمدہ نظم تھا پروگرام میں ایم ایم یوتھ لیڈر شاہد منصور نے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا میم کی جانب سے ایک عید ملن تقریب منعقد ہوئی تو جوانوں کی خواہش کے مدنظر تقریب کا انعقاد ہوا انشا اللہ آئندہ سال اعلی پیمانے پر بڑے کینوس میں پروگرام کیا جائے گا۔

کولکاتا میں دلیپ گھوش کی شادی، الیکشن کے قریبی حریف درگاپور کے ترنمول ایم پی کیرتی آزاد خوشی میں کھوئے، گانے گائے، مٹھائی کھائی

آسنسول:19/اپریل،(عوامی نیوز سروس): کولکاتا میں ایک سرپرائز تقریب میں بی جے پی کے سابق ریاستی صدر اور ایم پی دلیپ گھوش کی شادی ہوئی اس شادی پر سیاست میں ان کے اہم حریف سابق کرکٹر کیرتی آزاد ہیں، جو بردوان - درگاپور لوک سبھا حلقہ سے ترنمول کانگریس کے ایم پی ہیں وہ اتنی خوش اور مسرور تھے کہ اس نے گانا 'میرے یار کی شادی ہے' کے ساتھ گانا شروع کر دیا مٹھائی۔ خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں لوک سبھا انتخابات میں ترنمول کانگریس کے امیدوار کیرتی آزاد کا مقابلہ بی جے پی امیدوار دلیپ گھوش سے تھا تاہم سابق کرکٹر جمعہ کی صبح اپنے حریف دلیپ گھوش کی شادی کی خبر ملنے کے بعد بے حد خوش ہو گئے بتایا جاتا ہے کہ مختلف تبصروں کے لیے بی جے پی کے متنازعہ لیڈر دلیپ گھوش مشہور ہیں لیکن ان کی شادی کی خبر سے کیرتی آزاد سابق کرکٹر بردوان درگاپور لوک سبھا کے ایم پی خوشی سے جھومے، موبائل فون پر گانا بجاتے اور میٹھی باتیں کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ترنمول ایم پی کیرتی ازاد دلیپ گھوش کو مبارکباد رسال کیا ہوگا دلیپ گھوش کی شادی کی صبح درگاپور کے ترنمول کانگریس کے لیڈروں اور کارکنوں نے پارٹی ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ جشن منایا۔ کیرتی آزاد نے سب کے ساتھ بیٹھ کر کھیل کھیلا ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ دلیپ گھوش کو نئی دلہن بہت بہت مبارک ہو۔ ان کی نئی زندگی خوشگوار ہو۔ ہم ایک دوسرے کے سیاسی مخالف ہیں لیکن شادی اور بعد کی زندگی ہر ایک کے لیے بہت اہم معاملہ ہے دلیپ دا کو ان کی شادی کی مبارکباد دینا میرا فرض ہے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں، بی جے پی امیدوار دلیپ گھوش اور ٹی ایم سی امیدوار کیرتی آزاد بردوان درگاپور مرکز میں دو اہم حریف تھیا نہوں نے میدان جنگ میں ایک دوسرے پر سیاسی حملہ کیا۔ لیکن ان دونوں نے کوئی غیر مہذب تبصرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے پر حملہ نہیں کیا الیکشن کے دن دونوں آمنے سامنے تھے وہ وہاں گپ شپ کرتے بھی نظر آتے ہیں اطلاع کے مطابق جمعہ کی شام، ان کی شادی پارٹی لیڈر 56 سالہ رنکو مجمدار اور 63 سالہ دلیپ گھوش کے ساتھ نیوٹاؤن، کولکتہ میں اپنے گھر پر ہوئی۔

لیجنڈ ٹینس کھلاڑی ماریہ شراپووا کو اگر کوئی مات دے سکتا تھا تو وہ خود ماریہ تھیں

نئی دہلی، 19 اپریل (یواین آئی) سابق ٹینس نمبر ایک کھلاڑی اور پانچ مرتبہ کی گرینڈ سلیم فاتح ماریہ شراپووا کا شمار ٹینس میں دنیا کی بہترین کھلاڑیوں میں ہوتا ہے۔ شراپووا آسٹریلین اوپن جونیئر ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچنے والی کم عمر کھلاڑی ہیں۔ ماریہ کی پیدائش 19 اپریل 1987 میں روس کے نیاگان میں ہوئی۔ جب شراپووا سات برس کی تھیں تو وہ اپنے والد کے ساتھ روس چھوڑ کر امریکہ آ گئیں۔ وہاں انہوں نے ٹینس سیکھنا شروع کیا۔ ان کو ٹینس سے بچپن سے ہی دلچسپی تھی۔ ماریہ نے چار برس کی عمر میں ٹینس شروع کر دیا تھا۔ چھ سال کی عمر میں ماریہ نے ماسکو میں ایک نمائش میچ میں حصہ لیا جس میں مارٹینا ناوراتیلووا بھی شامل تھیں۔ نو سال کی عمر میں ماریہ نے نک بولیٹیری کی ٹینس اکیڈمی میں تربیت شروع کی۔ اکیڈمی میں اپنے پہلے دو برسوں کے دوران، وہ ویزے کی پابندیوں اور مالی معاملات کی وجہ سے اپنی ماں یلینا سے الگ ہو گئیں۔ اس پیشہ میں بہت جلد اتنا ماہر ہو گئیں کہ محض سترہ برس کی عمر میں لیجنڈری سرینا ولیمز کو شکست دے کر اپنا پہلا گرینڈ سلیم ٹائٹل جیتا۔ اس کے بعد انہوں نے 2004 میں ومبلڈن ٹائٹل جیتا۔

ماریہ یوریونا شراپووا کا پورا نام ماریہ یوریونا شراپووا ہے۔ ماریہ ایک روسی سابق پیشہ ور ٹینس کھلاڑی ہیں۔ انہیں دنیا کی نمبر ایک ٹینس کھلاڑی کے طور پر درجہ دیا گیا تھا۔ خواتین کی ٹینس ایسوی ایشن (ڈبلیوٹی اے) کی جانب سے 21 ہفتوں کے لیے خواتین کے سنگلز میں نمبر 1۔ شراپووا نے 36 ڈبلیوٹی اے ٹور لیول سنگلز ٹائٹل جیتے ہیں، جن میں پانچ بڑے ٹائٹلز کے ساتھ ساتھ 2004 ڈبلیوٹی اے ٹور چیمپئن شپ بھی شامل ہیں۔ وہ سنگلز میں کیریئر گرینڈ سلیم حاصل کرنے والی دس خواتین میں سے ایک ہیں۔

دراصل ماریہ 17 برس کی عمر میں اس وقت پوری دنیا میں اسٹار بن گئی تھیں جب انہوں نے 2004 میں عالمی نمبر ایک کھلاڑی سرینا ولیمز کو شکست دے کر ومبلڈن چیمپئن شپ جیتی تھی۔ اس فتح کے بعد ماریہ کو عالمی شہرت حاصل ہوئی اور اس طرح ماریہ 21ویں صدی کی امیر ترین کھلاڑی بن گئیں۔ شاراپووا نے نہایت کم عمر میں ومبلڈن میں اپنا پہلا گرینڈ سلیم ٹائٹل جیتا تھا۔ پھر یہ کھلاڑی عالمی نمبر ایک بن گئیں۔ انہوں نے سرینا ولیمز کو شکست دے کر ٹائٹل جیتا۔ اس کے بعد ماریہ شراپووا نے 19 برس کی عمر میں یو ایس اوپن جیتا۔ انہوں نے 2012 فرنچ اوپن جیت کر کیریئر سلیم بھی مکمل کیا۔

شاراپووا نے 2001 سے 2020 تک ڈبلیوٹی اے ٹور میں حصہ لیا اور مجموعی طور پر 21 ہفتوں تک پانچ الگ الگ مواقع پر ڈبلیوٹی اے کے ذریعہ سنگلز میں عالمی نمبر 1 کا درجہ حاصل کیا۔ شاراپووا 22 اگست 2005 کو 18 سال کی عمر میں پہلی بار عالمی نمبر 1 ٹینس کھلاڑی بنیں، وہ پہلی روسی خاتون ٹینس کھلاڑی تھیں جو سنگلز رینکنگ میں سرفہرست رہیں اور پانچویں مرتبہ رینکنگ پر فائز رہیں، جو 11 جون سے چار ہفتے تک جاری رہی۔ ماریہ نے پانچ گرینڈ سلیم ٹائٹل جیتے، دو فرنچ اوپن میں اور ایک آسٹریلین اوپن، ومبلڈن اور یو ایس اوپن میں۔ ماریہ نے کل 36 ٹائٹلز جیتے جس میں اپنے پہلے سال کے اختتام پر ڈبلیوٹی اے فائنلز میں شرکت بھی شامل ہے۔ 2004 میں انہوں نے تین ڈبلز ٹائٹل بھی جیتے تھے۔

شراپووا نے پہلی بار ٹینس کی شہرت نومبر 2000 میں حاصل کی، جب انہوں نے صرف 13 سال کی عمر میں لڑکیوں کے 16 ڈویژن میں ایڈی ہیر انٹرنیشنل جونیئر ٹینس چیمپئن شپ جیتی۔ اس کے بعد انہیں ایک خاص اعزاز، رائزنگ اسٹار ایوارڈ دیا گیا، جو غیر معمولی عزم کے حامل کھلاڑیوں کو دیا گیا۔ شراپووا نے 19 اپریل کو اپنی 14ویں سالگرہ پر 2001 میں اپنا پیشہ ورانہ آغاز کیا، اور 2002 میں پیسیفک لائف اوپن میں اپنا پہلا ڈبلیوٹی اے ٹورنامنٹ کھیلا، جس میں مونیکا سیلیس سے ہارنے سے پہلے ایک میچ جیتا تھا۔ وہ کتنے پیشہ ورانہ مقابلوں میں کھیل سکتی ہیں اس پر پابندیوں کی وجہ سے، شراپووا جونیئر ٹورنامنٹس میں اپنے کھیل کو بہتر بنانے کے لیے گئی، جہاں وہ 2002 میں آسٹریلین اوپن اور ومبلڈن میں لڑکیوں کے سنگلز مقابلوں کے فائنل تک پہنچی۔ وہ 14 سال اور 9 ماہ کی عمر میں آسٹریلین اوپن جونیئر چیمپئن شپ کے فائنل تک پہنچنے والی اب تک کی سب سے کم عمر لڑکی تھیں۔

شراپووا 5 مرتبہ گرینڈ سلیم چیمپئن شپ جیتنے والی پہلی کھلاڑی ہیں۔ ان میں 2006 میں یو ایس اوپن، 2008 میں آسٹریلین اوپن، 2012 اور 2014 میں فرنچ اوپن شامل ہیں۔ انہوں نے 2012 کے اولمپکس میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ روس میں 2008 کا فیڈ کپ ٹائٹل سمیت 36 دیگر ٹور سنگلز ٹائٹلز بھی ان کے نام ہیں۔ انہوں نے 2005 میں پہلی بار پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد 3 فروری کو جاری سنگلز رینکنگ میں 21 ہفتے تک پہلی پوزیشن پر رہنے کا ریکارڈ بھی ان کے پاس ہے۔ اس کے بعد یہ ٹینس کھلاڑی یہی نہیں رکی اور 32 سال کی عمر میں اس نے مزید چار گرینڈ سلیم ٹائٹل جیتے۔ ٹینس کورٹ پر شاراپووا جتنی شاندار تھیں، وہ اپنی خوبصورتی میں کسی اداکارہ سے کم نہیں تھیں، یہی وجہ ہے کہ کورٹ کے علاوہ مختلف برانڈز بھی ان کے ساتھ جڑتے رہے اور کروڑوں اور اربوں کے معاہدے کرتے رہے۔

ماریہ شراپووا گرینڈ سلیم کے ساتھ سرگرم کھلاڑیوں کی فہرست میں تیسرے نمبر پر رہیں۔ ان سے آگے سرینا ولیمز اور وینس ولیمز ہیں۔ ماریا شراپووا کا کیریئر زیادہ تر زخموں سے دوچار رہا ہے۔ اس کے باوجود 2003 سے ہر سال 2015 سے آج تک کم از کم ایک سنگلز ٹائٹل جیتنے کا ریکارڈ ہے۔ ایسا ریکارڈ صرف اسٹیفی گراف، مارٹینا ناوراتیلووا اور کرس ایورٹ کے پاس ہے۔ ماریہ شراپووا کے پاس ہمیشہ کھیل میں حالات کو جلد سمجھنے اور مسائل کو جلد حل کرنے کی صلاحیت رہی۔ وہ اپنے اہداف پر قابو میں مہارت رکھتی تھیں اور کھیل میں کسی کا دباؤ محسوس نہیں کرتی تھیں۔ کھیل میں ہمیشہ انہوں نے حریف کھلاڑی پر دباؤ بنا کر رکھا۔ ان کی کھیلنے کی رفتار بہت تیز تھی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی ماریہ کو مات دے سکتا ہے تو وہ صرف خود ماریہ ہی ہیں۔

شراپووا ایک جارحانہ بیس لائنر تھی، جن کا کھیل ان کی طاقتور سرو اور گراؤنڈ اسٹروک پر مرکوز تھا۔ وہ اپنے شاٹس کو انتھک رفتار، طاقت اور گہرائی سے مارتی ہیں، اور اپنے فورہینڈ اور بیک ہینڈ دونوں سے تیز، شدید زاویہ پیدا کر سکتی ہیں۔ اس کے جارحانہ، زیادہ خطرہ والے کھیل کے انداز کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ وہ عام طور پر فاتحین اور غیر ضروری غلطیوں دونوں کی بڑی تعداد پیدا کرتی تھی۔ شراپووا کا سب سے بڑا ہتھیار ان کا بیک ہینڈ تھا، جسے ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد "ٹینس میں بہترین میں سے ایک" قرار دیا گیا تھا۔ اس کا کراس کورٹ بیک ہینڈ اس کا سب سے بڑا شاٹ تھا، حالانکہ وہ اپنے بیک ہینڈ کو لائن کے نیچے مارنے میں بھی ماہر تھی، اور کورٹ میں کسی بھی پوزیشن سے اپنے بیک ہینڈ سے فاتحین کو مارنے میں کامیاب رہی۔ اس کا فورہینڈ بھی مضبوط تھا، جو اپنے فلیٹ اور طاقتور شاٹس سے مخالفین پر غلبہ حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

ماریہ ڈبلیوٹی اے ٹور کے ان چند کھلاڑیوں میں سے ایک تھیں جنہوں نے اکثر ریورس فورہینڈ کا استعمال کیا- جسے 'بگی وپ' فورہینڈ بھی کہا جاتا ہے- ایک ایسی تکنیک جس نے انہیں دفاعی پوزیشنوں سے فاتحین کو مارنے کی اجازت دی جو تیز گھاس، سخت اور قالین کے عدالتوں پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتی تھی۔ تاہم، یہ قیاس کیا گیا ہے کہ اس شاٹ پر اس کا انحصار اس کے کندھے کی چوٹ کو خراب کرنے میں معاون ثابت ہوا ہوگا۔

سال 2010 کے بعد سے، جب وہ کندھے کی سرجری کے بعد واپس آئیں، شراپووا نے اپنے فورہینڈ کو زیادہ روایتی سوئنگ سے مارنا شروع کیا، جس میں ٹاپ اسپن کی مقدار میں اضافہ ہوا۔ اس تبدیلی نے اسے مٹی کے کورٹوں پر مہارت حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا، لیکن تیز سخت اور گھاس کے کورٹوں پر ان کے کھیل کو متاثر کیا۔ بعد میں اپنے کیریئر میں، شراپووا نے اپنے ذخیرے میں ایک ڈراپ شاٹ اور ایک کٹا ہوا بیک ہینڈ دونوں شامل کیے، جس سے کھیل کا انداز زیادہ غیر متوقع ہوگیا۔ جب کہ اس کا ڈراپ شاٹ انتہائی ٹیلی گراف تھا، ان کی غیر معمولی کارکردگی نے انہیں پوائنٹس ختم کرنے، یا مخالفین سے غیر ضروری غلطیاں کرنے کا موقع فراہم کیا۔ شراپووا کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ کورٹ کے ارد گرد اچھی رفتار رکھتی ہیں، خاص طور پر ان کے قد کو دیکھتے ہوئے، حالانکہ ان کے فٹ ورک، رفتار اور کورٹ کوریج کو ہمیشہ ان کے کھیل کی بڑی کمزوری سمجھا جاتا تھا۔ ان میں اس کے پورے کیریئر میں بہتری آئی، جس کی وجہ سے وہ زیادہ دفاعی کھیل کے انداز کو مؤثر طریقے سے انجام دے سکتی تھی، جب تک کہ وہ فاتح کو مارنے کا موقع پیدا نہ کر سکے۔

ٹینس لیجنڈ ماریہ شراپووا صرف 32 سال کی عمر میں اپنے 17 سالہ طویل ٹینس کیریئر کو الوداع کہہ دیا۔ ماریہ کی کم عمری میں ریٹائرمنٹ کی وجہ ان کے کندھے کی انجری رہی جو مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہو پائی تھی۔ شراپووا اپنی جلد ریٹائرمنٹ کی وجہ سے بہت جذباتی بھی تھیں۔ تاہم اس سے قبل انہوں نے وہ تمام کامیابیاں حاصل کرلیں جو کسی بھی کھلاڑی کا خواب ہوتی ہیں۔ شاراپووا کو ٹینس کے بہترین حریفوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

شاراپووا کو 2016 کے آسٹریلین اوپن کے دوران ممنوعہ دوا استعمال کرنے کا قصوروار پایا گیا۔ شراپووا کے ڈوپنگ میں ملوث ہونے سے کھیلوں کی دنیا میں مایوسی پھیل گئی۔ اس کے بعد انٹرنیشنل ٹینس فیڈریشن نے شراپووا پر پابندی لگا دی، جیسے ہی اس پر پابندی لگائی گئی، بہت سے مشہور برانڈز نے ان سے اپنی اسپانسر شپ واپس لے لی۔ پھر فوربس کی ایک رپورٹ کے مطابق اس اسٹار کھلاڑی کو 23 ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔ وہ 15 ماہ کی پابندی کے بعد اپریل 2017 میں واپس آئیں۔ تاہم پابندی کے بعد شراپووا کی واپسی کمزور رہی۔ شاراپووا کے پاس 2003 سے 2017 کے درمیان لگاتار کم از کم ایک سنگلز ٹائٹل جیتنے کا ریکارڈ بھی ہے۔ شراپووا تقریباً گیارہ برسوں تک دنیا کی سب سے زیادہ معاوضہ لینے والی خاتون کھلاڑی رہیں۔ صرف یہی نہیں اپنے ریٹائرمنٹ کے وقت بھی وہ تیسری سب سے زیادہ معاوضہ لینے والی ٹینس کھلاڑی اور مجموعی طور پر آٹھویں سب سے زیادہ معاوضہ لینے والی ٹینس کھلاڑی تھیں۔

روسی کھلاڑی نے اپنے کھیل کے کیریئر میں چیمپئن اور اپنے شاندار کھیل کے ساتھ ساتھ وہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بھی سرخیوں میں رہیں۔ فروری 2007 سے، وہ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کی خیر سگالی سفیر رہی ہیں، خاص طور پر چرنوبل ریکوری اینڈ ڈیولپمنٹ پروگرام سے متعلق۔ اس روسی کھلاڑی کے مداح دنیا بھر میں موجود ہیں۔ اس کھیل نے ماریہ کو 28 سال تک ایک نیا خاندان، خوشی اور شہرت دی۔

ہندوستانی ہاکی ٹیم ایشیا کپ میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی: کریگ فلٹن

نئی دہلی، 19 اپریل (یواین آئی) جھانسی میں 15ویں ہاکی انڈیا سینئر مینز نیشنل چیمپئن شپ 2025 کے بعد ہندوستانی مرد ہاکی ٹیم کے چیف کوچ کریگ فلٹن کو یقین ہے کہ ان کی ٹیم آئندہ ایشیا کپ 2025 میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی۔

نیشنل ہاکی چیمپئن شپ کے ہر میچ کو قریب سے دیکھنے والے کریگ فلٹن نے ایشیا کپ کے لیے ہندوستانی ٹیم کی تیاریوں کا جائزہ لیا اور اسکواڈ کی صلاحیتوں اور معیار کے بارے میں امید ظاہر کی۔

انہوں نے کہا کہ "پنجاب نے بین الاقوامی کھلاڑیوں کی مضبوط نمائندگی سے کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جب کہ ٹاپ 4 ٹیموں نے مجموعی طور پر اچھا توازن اور معیار دکھایا۔ کچھ شعبے یقینی طور پر دوسروں کے مقابلے مضبوط تھے۔ مثال کے طور پر، پنجاب نے سب سے زیادہ بین الاقوامی کھلاڑیوں کی شمولیت سے قیادت کی، جس نے انہیں برتری دلائی۔ اس کے علاوہ، ٹاپ 4 ٹیموں میں ٹیلنٹ کا صحت مند توازن موجود تھا۔ تاہم، اس سے اس کے علاوہ، معیار میں کمی اور مجموعی طور پر گراوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔"

ایشیا کپ کے لیے نئے کور گروپ کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے کریگ فلٹن نے کہا کہ ہماری توجہ عمر پر نہیں بلکہ مخصوص کرداروں کے لیے صحیح کھلاڑیوں کی تلاش پر مرکوز ہے۔ اس سے زیادہ نوجوانوں کو لانا مقصود نہیں ہے بلکہ صحیح پوزیشنوں کے لیے موزوں کھلاڑیوں کی شناخت کرنا ہے۔ 54 ممکنہ کھلاڑیوں پر مشتمل تربیتی کیمپ جلد ہی طے شدہ ہے جس میں سے 40 کھلاڑیوں کا کور گروپ منتخب کیا جائے گا۔

کوچ نے کہا، "ہم ابھی کچھ عرصے سے صلاحیت سازی کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ مناسب بنچ کی استعداد والی ٹیم بنانے کے لیے اگلے 18 ماہ اہم ہیں۔ ہمیں ایسے کھلاڑیوں کی ضرورت ہے جو مین ٹو مین اور زونل ڈیفینس دونوں محاذوں مؤثر طریقے سے گیند کو منتقل کر سکیں، سمجھداری سے دباؤ کا بنا سکیں اور دباؤ میں بھی باہر آ سکیں۔

بابر اعظم کی "معروف ماڈل" کو گھورنے کی ویڈیو وائرل

19 اپریل: پاکستانی ٹیم کے اسٹار بیٹر اور سابق کپتان بابر اعظم کی معروف ماڈل زباب رانا کو گھورنے کی ویڈیو وائرل ہوگئی۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان بابر اعظم حال ہی میں سوشل میڈیا پر زیر بحث ہیں لیکن اس بار کرکٹ نہیں بلکہ ایک ویڈیو کلپ کی وجہ سے جس میں وہ پاکستانی ماڈل اور اداکارہ زباب رانا کے ساتھ نظر آ رہے ہیں۔

اس ویڈیو میں بابر اعظم کے چہرے کے تاثرات نے مداحوں میں نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ وائرل ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بابر اعظم اور زباب رانا ایک تقریب میں ایک ساتھ نظر آئے، جہاں انہیں تھوڑا پریشان اور شرمیلے تاثرات دیکھا گیا۔ "بابر، اپنے جذبات پر قابو رکھو"" لگتا ہے بابر ہیر اسٹائلر بننا چاہ رہے ہیں"" یہاں بابر فلرٹی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔

دوسری جانب پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) کے 10ویں ایڈیشن میں ابتک دو مقابلے کھیلے ہیں تاہم وہ فی الحال فارم حاصل نہیں کر سکے، دونوں میچز میں وہ محض 0 اور ایک رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔

ہم ایک اکائی کے طور پر بلے بازی نہیں کر سکے: پاٹیدار

بنگلور، 19 اپریل (یواین آئی) پنجاب کنگس کے خلاف پانچ وکٹ سے شکست کے لیے خراب بلے بازی کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے رائل چیلنجرس بنگلور (آر سی بی) کے کپتان رجت پاٹیدار نے کہا کہ ان کے بلے باز ایک اکائی کے طور پر کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے۔

میچ کے بعد پریس کانفرنس میں پاٹیدار نے کہا، "بارش کے بعد وکٹ میں ہونے والی نمی کی وجہ سے بلے بازوں کو ابتدا میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ کوئی بہانہ نہیں ہے، سچ یہ ہے کہ ہم ایک اکائی کے طور پر بلے بازی نہیں کر سکے، اس وکٹ پر شراکت برقرار رکھنا ضروری تھا، ٹم ڈیوڈ نے اس وکٹ پر شاندار نصف سنچری اننگز کھیلی، لیکن ہم دوسرے بلے بازوں کی کارکردگی کو مایوس کن تھی۔" اس کے ساتھ ہی پنجاب کنگس کے کپتان شریاس ایر نے جیت کا سہرا اسپن بولر یوجویندر چہل اور نوجوان بلے باز نہال وڈیرا کو دیتے ہوئے کہا کہ چہل عالمی معیار کا بولر ہے۔ اس کی قابلیت پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔ انھوں نے کہا کہ 'میں نے انھیں میچ سے پہلے کہا تھا کہ رن بچانے کے بجائے انھیں وکٹ لینے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے تا کہ رن ریٹ کو کم کیا جا سکے۔ 'انھوں نے ایسا ہی کیا اور رجت پاٹیدار اور جیتیش شرما کی اہم وکٹیں حاصل کیں۔ باقی کام ارشدیپ سنگھ، ہرپریت برار اور مارکو جانسن نے مکمل کیا۔ 'وڈیرا کی تعریف کرتے ہوئے شریاس ایر نے کہا، "آپ کو یقینی طور پر ایسے بلے باز کی ضرورت ہے جو جارحانہ انداز میں بلے بازی کرے۔ نہال کا رویہ آج شاندار تھا۔ امید ہے کہ وہ مستقبل میں بھی اس فارم کو برقرار رکھیں گے۔"

واضح رہے کہ جمعہ کی شام آر سی بی اور پی بی کے ایس کے درمیان بارش سے متاثرہ میچ کو 14-14 اوورز تک محدود کر دیا گیا تھا جس میں آر سی بی نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے نو وکٹ پر 95 رن بنائے تھے جس کے جواب میں پنجاب نے فتح کا ہدف 12.1 اوور میں حاصل کرلیا۔ پنجاب کے لیے نہال وڈیرا نے 19 گیندوں میں 33 رنز بنائے۔

اکشر پٹیل اور کلدیپ یادو کو بی سی سی آئی سنٹرل کانٹریکٹ گریڈ اے میں شامل کرے گی

شریاس ایر کی بھی گریڈ اے میں واپسی متوقع، وراٹ، روہت اور بمراہ کی پوزیشن برقرار

ممبئی، 19 اپریل: کرکٹ کنٹرول بورڈ آف انڈیا (بی سی سی آئی) دو تین دنوں کے اندر 26-2025 کے لئے کرکٹروں کے سنٹرل کنٹریکٹ کا اعلان کرنے والی ہے۔ بی سی سی آئی کے ذرائع نے بتایا کہ اس کا اعلان سے گریڈ اے میں پروموشن دیا جائے۔ مڈل آرڈر بلے باز شریاس ایر کو بھی واپس گریڈ اے میں لایا جائے گا جیسے گزشتہ سال گریڈ اے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ سینئر کرکٹرز جیسے روہت شرما، وراٹ کوہلی اور جسپریت بمراہ بدستور گریڈ اے+ میں شامل رہیں گے۔ ابھی حال میں آئی سی سی کے تحت دو ٹورنامنٹ ٹی-20 ورلڈ کپ 2024 اور آئی سی سی چمپئنز ٹرافی 2025 کھیلے گئے اور ان دونوں ٹورنامنٹوں میں انڈیا کو کامیابی ملی تھی۔ ٹی-20 ورلڈ کپ میں کلدیپ یادو نے 10 وکٹیں حاصل کیں جس کا اوسط 13.90 رہا اور اکنومی اوسط 6.95 رہا۔ جس میں بہترین کارکردگی 3/19 رہا۔ چمپئنز ٹرافی میں کلدیپ یادو نے 7 وکٹیں حاصل کیں جس کا اوسط 81.85 رہا۔ اور اکنومی اوسط 4.79 رہا۔ اور بہترین کارکردگی 3/40 رہی۔ اکشر پٹیل جو انڈیا کے لئے سب سے اہم اسپنر ثابت ہوا جب اس نے آل راؤنڈر کے طور پر اچھے

رن بھی اسکور کیے اور اس نے بالنگ اور بیٹنگ میں مشترکہ طور پر ٹی-20 ورلڈ کپ اور چمپئنز ٹرافی میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ٹی-20 ورلڈ کپ 2024 میں آٹھ میچوں میں 5 اننگ میں اس نے 5 اننگوں میں 92 رنز بنائے جس کا اوسط 23.00 رہا اور اسٹرائیک ریٹ 139.39 رہا۔ اس نے 9 وکٹیں بھی حاصل کیں ان جس کا اوسط 19.22 رہا اور اکنومی ریٹ 7.86 رہا۔ جس میں بہترین بالنگ 3/23 رہا۔ اس کے 47 رن کا وکٹ اسٹرائیک برائے فائنل میں اس کی کارکردگی جنوبی افریقہ کے خلاف بہت ہی شاندار رہی تھی۔ آئی سی سی ٹرافی چمپئنز ٹرافی 2025 میں اکشر پٹیل نے 15 سنگھ میں 109 رن اسکور کے دوسری طرف اس نے اپنے آپ کو انڈیا کا سب سے خطرناک ترین اسپنر بھی منوالیا۔

شریاس ایر نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اگر چہ اس نے سنٹرل کانٹریکٹ سے ہٹا دیا گیا تھا لیکن اس نے جس سنجیدگی کے ساتھ واپسی کی اس کی تعریف ہر کوئی کر رہا ہے۔ اس وقت اوپنرز شبھمن گل، کے ایل راہل، روہت شرما اور وراٹ کوہلی پر کسی کو اعتماد نہیں رہا ہے البتہ شریاس ایر کے اندر جو مہارت کے ساتھ زبردست سنجیدگی پائی گئی اس نے ہر کسی کا دل جیت لیا ہے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Sunday, 20th April, 2025

عوامی نیوز کولکاتا
اتوار، ۲۰/ اپریل ۲۰۲۵ء

SPORTS کھیل کی دنیا

Holi & Eid Milan 2025
Kavi Sammelan
&
Mushaira

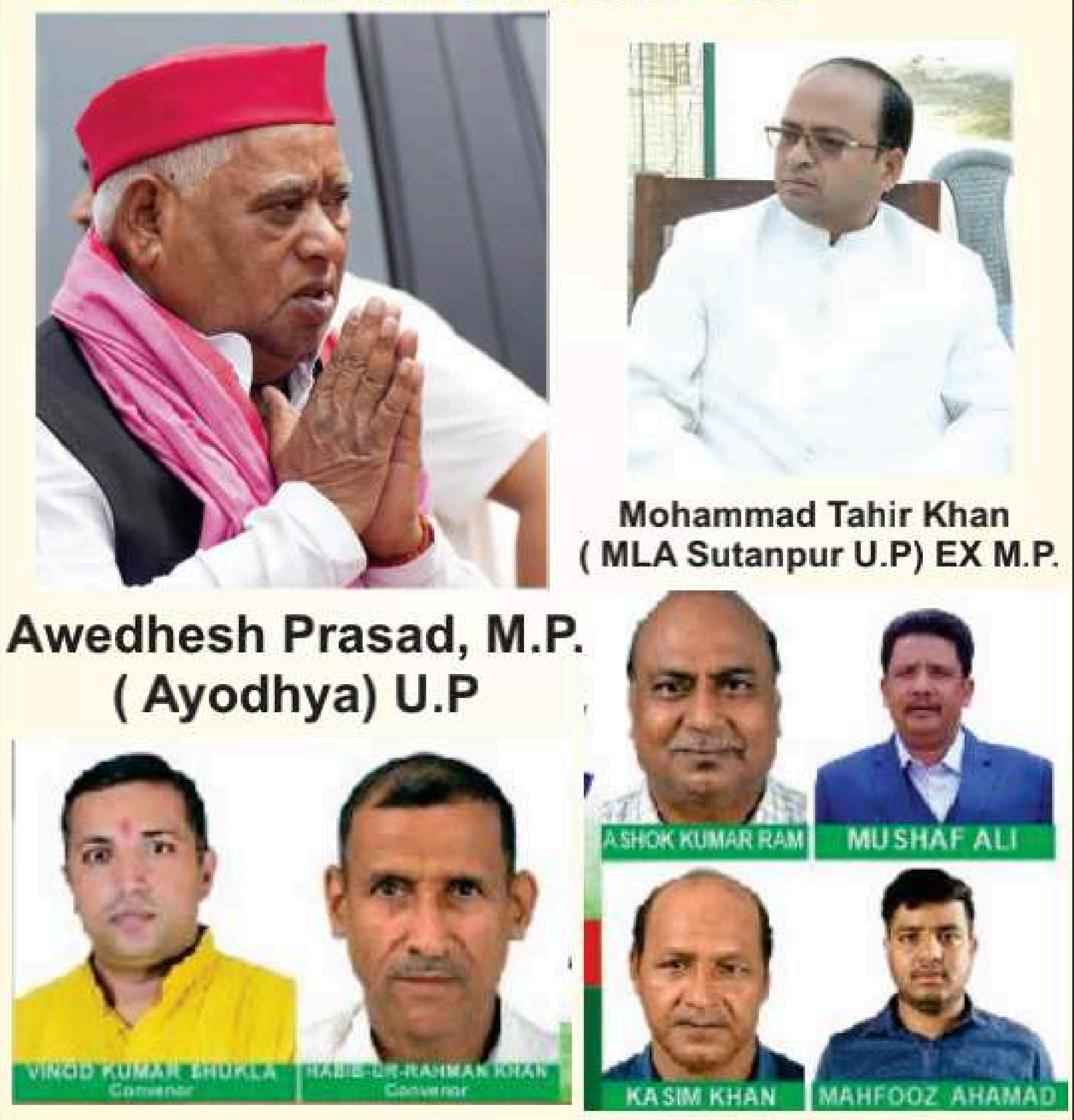

20th April 2025 (Sunday)
Venue : Swami Vivekananda Auditorium, Moulali Yuba Kendra
Organised by
Regd. S/1L/2923
SHANAH UFKAR-E-NAWJAWAN

بٹلر 97 ناٹ آؤٹ، گجرات نے دہلی کو شکست دی

احمد آباد 19 اپریل: گجرات ٹائٹنس نے دہلی کیپٹل کو چار گیندیں باقی رہتے 7 وکٹوں سے شکست دے دی جس میں جوس بٹلر نے غیر مفتوح 97 رن بنائے۔ دہلی کیپٹل نے 8/203 بنائے جس کے جواب میں گجرات نے 19.2 اوور میں 204/3 رن بنائے۔

آشوتوش شرما (37) کی شاندار اننگز اور بلے بازوں کی متوازن کارکردگی کی بدولت دہلی کیپٹلس (ڈی سی) نے ہفتہ کے روز انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) کے 35 ویں میچ میں گجرات ٹائٹنس کے خلاف آٹھ وکٹوں پر 203 رنز بنائے۔

نریندر مودی اسٹیڈیم میں شدید گرمی میں دہلی کے بلے بازوں نے رنز کی بارش کردی۔ دہلی نے پہلے پاور پلے کا بھرپور استعمال کرکے، 12 رنز فی اوور سے زیادہ کی شرح سے رنز بناتے ہوئے تیز شروعات کی۔ تاہم مہمان ٹیم نے ابھیشیک پورل (18) اور کپتان کے ایل راہول (28) کی وکٹیں گنوادیں۔ تیز شروعات کے بعد، مڈل آرڈر اپنی ذمہ داری پر پورا اترا اور کرونا نائر (31)، کپتان اکشر پٹیل (39)، ٹرسٹن اسٹبس (31) اور آشوتوش شرما کی تیز بلے بازی نے نہ صرف گجرات کے گیند بازوں کو مایوس کیا بلکہ فیلڈرز کو بھی چلچلاتی دھوپ میں پسینہ بہایا۔

دہلی کا اسکور 220 سے زیادہ ہو سکتا تھا لیکن گجرات کے گیند بازوں نے بلے بازوں کو آزادانہ طور پر کھیلنے نہیں دیا۔ اننگز کی آخری 14 گیندوں پر صرف 11 رنز بنے۔ فاسٹ بولر پرسید کرشنا نے اپنے اسپیل میں 41 رنز دے کر چار اہم وکٹیں حاصل کیں جبکہ محمد سراج، ایشانت شرما، ارشد خان اور سائی کشور نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔

ضرورت ہے
شہر کولکاتا کے معروف دینی ادارہ کیلئے
شعبۂ حفظ میں تجربہ کار حافظ وقاری اساتذہ کی
ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دیجائے گی۔
رابطہ نمبر: 9038133114

WEST BENGAL URDU ACADEMY
Minority Affairs & Madrasah Education Deptt.
Govt. of West Bengal

مغربی بنگال اردو اکاڈمی
محکمہ اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، حکومت مغربی بنگال

آج

تیسرا اجلاس
۲۰/ اپریل ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، بوقت صبح ۱۱/ بجے
مجلسِ صدارت : پروفیسر آفتاب احمد آفاقی، صدر شعبۂ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی
پروفیسر احمد محفوظ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
مقالہ نگار
• پروفیسر انشومان کور، بردوان یونیورسٹی
• ڈاکٹر غلام سرور، کولکاتا
• جناب ظہیر انور، کولکاتا
• جناب شمیم قاسمی، پٹنہ
• ڈاکٹر ارشاد علی، مولانا آزاد کالج، کولکاتا
• نظامت: ڈاکٹر غزالہ یاسمین، رکن، اردو اکاڈمی
ہدیۂ تشکر: جناب شمس الصالحین، رکن، اردو اکاڈمی

سہ روزہ قومی سیمینار
میر تقی میر کی
عصری معنویت
۱۸/ تا ۲۰/ اپریل ۲۰۲۵ء

بمقام: مولانا ابوالکلام آزاد آڈیٹوریم، مغربی بنگال اردو اکاڈمی

اختتامی اجلاس ۲۰/ اپریل ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، بوقت دوپہر ۲/ بجے
صدارت : جناب محمد ندیم الحق (ایم۔پی، راجیہ سبھا) وائس چیئرمین، مغربی بنگال اردو اکاڈمی
تاثرات: پروفیسر شہاب الدین ثاقب، علی گڑھ
پروفیسر احمد محفوظ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
پروفیسر سواتی گوہا، آئی ایل ایس آر، کولکاتا
نظامت : ڈاکٹر دبیر احمد، رکن، اردو اکاڈمی
ہدیۂ تشکر : محترمہ ریحانہ خاتون، رکن، اردو اکاڈمی

مہمانِ اعزازی
شری وویک گپتا ایم ایل اے
چیئرمین، مغربی بنگال ہندی اکیڈمی
ایڈیٹر سنمارگ

NATIONAL MUSHAIRA
SUNDAY, 20TH APRIL 2025
TIME - 6:00 PM
VENUE
MAHAJATI SADAN
CENTRAL AVENUE,
KOLKATA

MEER BHI HUM BHI
میر بھی ہم بھی

قومی مشاعرہ
اتوار ۲۰/ اپریل ۲۰۲۵ء | بوقت ۶/ بجے شام
بمقام
مہاجتی سدن
سینٹرل ایونیو

مہمانِ خصوصی
شری کیرتی آزاد
ایم پی، لوک سبھا

شعراء

داخلہ بذریعہ کارڈ
آپ سے شرکت کی مؤدبانہ درخواست ہے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/ چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804